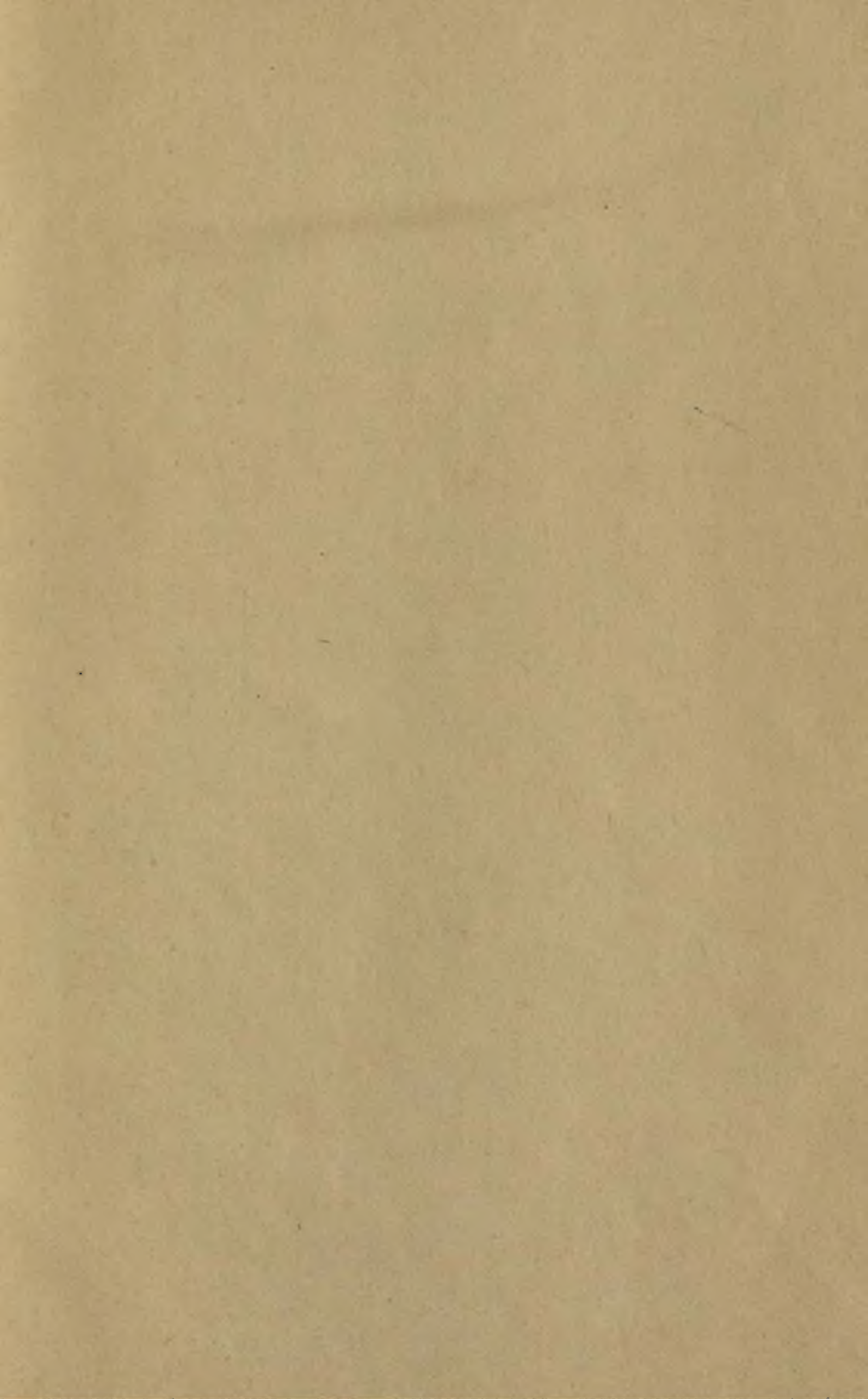




انتباه فی سلسل ادبیہ و اللہ

ع

آدراد فتحیہ



هو اولی

الآن اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون

انتباه فی سرائر اولیاء مع رفیق

از تصنیف

حضرت دستگاہ حقایق انتباه مجمع کمالات ظاہری و باطنی منبع بہار
حسنات صوری و معنوی زبدۃ المفسرین و قدوة المحمدیین
پیشوائے سالکین فانی فی اللہ باقی باللہ جناب حضرت
شاہ ولی اللہ صاحب محبت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

شمار

کتب خانہ علویہ ضمیمہ پوری حنفیہ بوٹ لاپور

صدیق



الْآنَ اُولِيَا غَدَاةٍ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

هو الولي

انتباه في سلاسل أوليام أ. فدية

التصنيف

حضرت دیندار حقایق انتباه مجمع کمالات ظاہری و باطنی مہینہ مکارم حسنات صوری و معنوی
زبدۃ المسفرین و قدوة المحدثین پیشوائے سالکین فتاویٰ الہیہ باقی باللہ جناب حضرت
شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

کتابخانه علویہ رضویہ مسجد نوری حنفیہ جکٹ روڈ لاہور



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله



هذا كتاب من كتب دار الفقه والحكمة
بمكة المكرمة
تحت إشراف

المفتي محمد صالح المنجد

فہرست کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
۳۰	دوسرا طریقہ بزرگان نقشبندیہ	۱۳	۱	خطبۃ الکتاب
۳۲	خرقہ نقشبندیہ ^{رحمۃ اللہ علیہ}	۱۴	۲	مقدمہ سلاسل اولیاء کرام
۳۶	نقل رسالہ شیخ تاج الدین سبکی	۱۵	۴	اقسام خرقہ
۳۸	معرفت کے اقسام	۱۶	۴	اقسام بیعت
۳۹	پہلا طریقہ سلسلہ نقشبندیہ	۱۷	۴	طریقہ بیعت کا بیان
۴۲	مقامات یعنی سیر الی اللہ و سیر فی اللہ	۱۸	۴	فصل اول
۴۳	دوسرا طریقہ نقشبندیہ توجہ و مراقبہ	۱۹	۶	نبی کریم رؤف صیم علیہ الصلوٰۃ
۴۶	حضرت غجدانی رحمۃ اللہ علیہ	۲۰	۶	والسلام کا طریقہ بیعت
۵۱	دوسرے کے دفع کے بیان میں	۲۱	۷	فرق مجذوب اور سالک
۵۲	یقین خطروں کی نفی	۲۲		وہ مقام جہاں جو سلسلہ زیادہ
۵۹	قنار اور بقار	۲۳	۱۰	مشہور ہے۔
۱۱	قنار اور بقار کیا ہے	۲۴		نقشبندیہ بزرگان دین رحمہم اللہ
۶۰	آدمی مجھ سے ہی سنا دیکھتا اور حملہ کرتا ہے	۲۵	۱۱	تعالیٰ کا بیان
۶۱	باطن میں پیر کا تصرف	۲۶	۲۶	طریقہ ذکر قادریہ
۶۳	میت کے حال میں	۲۷	۲۳	وظائف قادریہ
۶۴	کشف قبور کے بیان میں	۲۸	۲۶	طریقہ استغفار

نمبر شمار	مضامین	صفحہ	نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۲۹	مرید کے سلب و ظلمات کے بیان میں	۶۲	۵۰	طریقہ ذکر احسنہ نقشبندیہ	۸۹
۳۰	آداب پیر و مرید کے بیان میں	۶۴	۵۱	غلبہ شہزادہ توحید و جود و شہودی	۹۰
۳۱	لطیفہ انسانی (خط شیخ عبدالاحد)	۶۷	۵۲	صابرہ سراجیہ کے فردغ	۹۵
۳۲	لطائف انوار کے بیان میں	۷۰	۵۳	وطیفہ خاندان چشتیہ	۱۰۱
۳۳	وماہیت نفس کیا ہے	۷۰	۵۴	طریقہ کشف قبور	۱۱۳
۳۴	خط دوسرا شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ	۷۱	۵۵	طریقہ ختم خواجگان	۱۱۴
۳۵	عالم کبیر	۷۲	۵۶	طریقہ سہروردیہ	"
۳۶	لطیفہ روح	۷۴	۵۷	طریقہ لطاف کبرویہ	۱۲۱
۳۷	لطیفہ سر	۷۵	۵۸	میر سید علی مہدانی کے ختم کا طریقہ	۱۲۳
۳۸	لطیفہ خفی	"	۵۹	سلسلہ عید روسیہ	۱۲۴
۳۹	لطیفہ اخفی	۷۶	۶۰	قوت القلوب کی سند	۱۲۸
۴۰	مراقبات	۷۷	۶۱	حزب البحر کی سند کا بیان	۱۵۵
۴۱	قرب نوافل تفسیر خط شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ	۷۸	۶۲	طریقہ شطاریہ کا بیان	۱۵۶
۴۲	نائدہ جلیلہ	۷۹	۶۳	جواہر خمسہ اور دعائے سیفی کی سند	۱۵۸
۴۳	خط خانوادہ احمدیہ	۸۱	۶۴	مراقبہ مشاہدہ کے طریقے	۱۶۰
۴۴	طریقہ چشتیہ سلسلہ	۸۳	۶۵	تبیح کی سند	۱۶۱
۴۵	طریقہ احسنہ نقشبندیہ	۸۴	۶۶	دلائل الخیرات شریف کی سند	۱۶۴
۴۶	اسم ذات کیا ہے	۸۶	۶۷	قصیدہ برہ شریف کی سند	"
۴۷	توجہ کا بیان	"	۶۸	ادرا فنتحیہ	۱۶۵
۴۸	نفی اثبات اور تجلیات	۸۷	۶۹	اسمائے رب العزت	۱۷۲
۴۹	حدیث و لطائف	۸۸	۷۰	الصلوۃ والسلام یا رسول اللہ	۱۸۱

ختم شد

عبارت فارسی و عربی

ترجمہ یعنی عبارت اردو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي بعث نبيه
محمداً صلى الله عليه وآله وسلم لبثنا في
وعدنا به - وداعياً إلى الله بأخيه وهدى
منيراً فيفضل أصحابه بروية محيية امتاع
كلامه وصحبته ثم اتبعهم في الفضل
ناساً من أمة صح لهم السند في
ظاهر العلم وباطنه اليه صلى الله
عليه وآله وسلم وتظاهروا تصاليم
الباطن والظاهر به صلى الله عليه
وآله وسلم فهم حجة الله على عباده
وصفوته من خلقه وأئمة الهدى
وقادة التقي ولولا العلم لما تورمته
صلى الله عليه وآله وسلم ذال
وسلم بالإنسانيد والفهم الذي
يؤتاه الله عز وجل من شاء في
ذالك العلم لم يعيد الله ولم يهتد

سب حمد و ثنا خدای جلشانه کو ہے جس
نے اپنے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو بشیر و نذیر کر کے بھیجا۔ یعنی اسکے حکم سے
مسلمانوں کو بشارت دینے والے اور کافروں کو
ڈرانے اور انکو سراج منیر یعنی چراغ روشن
کیا۔ پھر انکے اصحاب کو فضیلت بخشی کہ وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار مبارک سے
مشرف ہوئے۔ اور انکی حدیث شریف سنی
اور صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ صحابہ کے
بعد تابعین کو فضیلت عطا کی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم ظاہر و باطن کی
اُن سے سند لیجاتی ہے۔ اور انکے ظاہر و باطن کا
اتصال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر و محکم
ہوا۔ سو وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں اُسکے بندوں پر
اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں۔ اُسکی مخلوق ہیں۔
اور ہدایت کے امام اور تقویٰ کے پیشوا ہیں۔ اور

ولا تقرب بشر و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی انفس
خلق محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ہ
اما بعد می گوید احمد بن عبد الرحیم
العمری الدہلوی المعروف بولی
اللہ، تخلصہ اللہ، تخلصہ لے و متناحہ
والدیہ برحمۃ العظمیٰ۔ این رسالہ
الیت مسی۔ بانتباہ فی سلاسل
اولیاء اللہ و اسانید وارثی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مؤلف۔ برائے تعریف
سلاسل مشہورہ کہ این فقیر در ظاہر علم و
باطن علم بآن متمسک شدہ و خود را بر طے
ازاں بستہ جعل اللہ تالیفہا خالصاً
لوجه الکرم و اعاد علی و علی الناس
منھا الخطا بحسبہ۔

مقدمہ :- باید دانست کہ مکے از نعم
خدا نے تعالیٰ بر امت مصطفویہ صلی
اللہ علیہ وسلم علی صاحبھا الصلوات و
التسلیمات آنست کہ تا از رتباط در سلسلہ
ہائے ایشان تا پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صحیح و ثابت است اگرچہ ادائے امت را
باوا انرا امت در بعض امور اختلاف برود
باشد پس صوفیہ صافیہ ارتباط ایشان در زمن
اول بصحبت و تعلیم و تادب با آداب تہذیب

مقدمہ در بیان سلاسل و ارتباط

علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر روایت
اور منقول نہ ہوتا۔ اسناد سے اور اس فہم سے جو
اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بختاب ہے۔ تو کوئی اللہ
تعالیٰ کی عبادت نہ کرتا۔ اور کوئی ہدایت نہ پاتا۔
اور نہ کو بشر مقرب ہوتا۔ اللہ جل شانہ کا و صلی
اللہ علی افضل خلق محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
اسکے بعد کہتا ہے احمد بن عبد الرحیم عمری دہلوی
عرف ولی اللہ خدا اسکو اور اسکے مشایخ اور والدین
کو اپنی رحمت عظمیٰ میں ڈھانک لیوے۔ یہ رسالہ
ہے۔ کہ اسکا نام انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ
و اسانید وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
تالیف کیا گیا واسطے تعریف ان سلسلوں مشہورہ
کے جن سے یہ فقیر علم ظاہر و باطن میں سندرکتا ہے۔
خدا اس تالیف کو خالص توجہ اللہ کرے۔ اور مجھے اور
اور لوگوں کو اس سے نصیب کامل عطا فرمادے۔
مقدمہ :- جانتا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں اس
امت محمدی پر ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان میں سے
ایک یہ ہے کہ سلسلوں کا ربط آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تک صحیح و ثابت ہے۔ اگرچہ بعض
امور میں ادائے امت اور اخرا امت اختلاف
ہوا ہو۔ تو حضرات صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ
میں ہوئے ہیں۔ تو ان کا ارتباط صحبت اور تعلیم
اور نفس کی تہذیب کے آداب سے مودب

نفس بودہ است نہ بخرقہ و بیعت و در زمن
سید الطائفہ حبیبہ بندای رسم خرقہ ظاہر
شد۔ بعد از آن رسم بیعت پیدا گشت
و ارتباط سلسلہ بہیہ ای امور متحقق است
و اختلاف صور ارتباط ضرر نمی کند و خرقہ
و بیعت را اصلے هست۔ از سنت سیدہ
اما خرقہ پس اصلش الباس آنحضرت
است صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ را بہ عبد الرحمن
بن عوف در وقتیکہ امیر لشکر گردانید۔ و
اما بیعت پس وجود آن و اعتبار بآن از
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مستفیض یقینی
است کما لا یخفی و علمائے کرام ارتباط ایشان
در زمن اول باستماع احادیث و حفظ آن در
دعا و تلب بود بعد ازاں تصنیف کتب قرآۃ
و منادلہ و اجازت و وجاہۃ آن پیدا شد
و ارتباط سلسلہ بہیہ ای امور صحیح است
و اختلاف صور را اثری نیست و ہر یک
زیی امور اصلے دارد از سنت سیدہ
اما قرآۃ پس اصلش قرآۃ عبد اللہ بن
مسعود است و سوال اعرابی و منادلہ
اصلش کتابت آنحضرت است باطراف
بلدان و منادلہ صحیفہ حبیبہ اللہ بن جحش و
بچنین اجازت و وجاہۃ را اصول است

ہونے سے تھا۔ اس وقت خرقہ اور بیعت نہ
نہ تھی۔ اور سید الطائفہ حضرت حبیبہ بغداد
قدس سرہ کے زمانہ میں خرقہ کی رسم ظاہر ہوئی۔
اور بعد اسکے بیعت کا دستور جاری ہوا۔ اور
ارتباط ان امور کے سلسلہ روشن کا متحقق یعنی
صحیح و ثابت ہے۔ اور ارتباط یعنی رابطے کی صورتیں
جو مختلف ہیں۔ ان سے کچھ ضرر نہیں۔ اور خرقہ
اور بیعت کی اصل ہے۔ سنت سیدہ تو
خرقہ کی اصل تو الباس عمامہ ہے۔ کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن بن
عوف کو عطا فرمایا تھا۔ جب ان کو امیر لشکر
کہا تھا۔ اور بیعت کی اصل خود آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے مستفیض و متواتر یقینی ہے
کچھ پوشیدہ نہیں۔ پس زمانہ اول میں عمامہ کرام
کا ارتباط حدیثیں سننے اور انکو اپنے دل میں محفوظ
کرنا تھا۔ بعد اسکے کتابیں تصنیف ہوئیں۔ اور
قرآۃ اور منادلہ اور اجازت اور وجاہت
جاری ہوئی اور سلسلوں کا ارتباط ان سب امور
میں صحیح ہے۔ اور صورتوں کے اختلاف کا ہمیں کچھ
مضائقہ نہیں۔ اور ان سب باتوں کی سنت سیدہ
میں اصل ہے۔ چنانچہ قرآۃ کی اصل تو حضرت عبد اللہ
بن مسعود سے اور اعرابی کا سوال اور منادلہ کی
اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان یعنی اطراف

در بیان طریقت خرقہ

در بیان طریقت بیعت

در بیان طریقت بیعت

کہ در کتب حدیث مبین می شود بالجملہ رسم قدیم صوفیہ است کہ یاران خود را خرقہ می پوشانند از قطن سبزه و عمامہ قمیص و قبا و رداء از آن ہر چہ میسر شود بسہ وجہ یکہ خرقہ اجازت چوں خواهند کہ مجتہد از محبان خود اجازت طریقہ دهند و اورا نائب خود سازند و تلقین محبت با طالبان و اخذ بیعت و اعطا خرقہ ورا خرقہ دهند و شرط آن قبولیت بی محبت و یکہ خرقہ ارادت چوں عزیز سے در زمرہ صوفیان داخل شد و اعمال ایشان بحد تمام پیش گرفت ورا خرقہ عطا می کنند تا علامت دخول او باشد در طریقہ صوفیہ و شرط اورویت جد و جد است و تفرس استقامت او درین باب منوکم خرقہ تبرک چو بر کسی مہربان شوند کہ برکات عزیزاں شامل حال او باشد ورا خرقہ دهند بغیر ملاحظہ شرطے پادشاہ باشد یا امیر یا تاجر و همچنین اخذ بیعت بچند طریق باشد بیعت توبہ از معاصی و آن عام است ہر مسلمان را و بیعت تبرک بدخوال و سلسلہ صالحین و آن نیز عام است و بیعت حکیم کہ شیخ را در سلوک طریقہ بجاہدہ بر خود حکم سازد و بچندم این راہ را سلوک نیابد و آن مخصوص اصحاب ارادت است و در ہیئت بیعت

بلدان میں در مناد لہ صحیفہ عبداللہ بن جحش اور سبطور اجازت اور وجادت کے اعلان میں جبکہ کتب حدیث میں بیان ہے بفرض صوفیہ کی رسم قدیم ہے کہ اپنے یار و کو خرقہ پہناتے ہیں خود کچھ خواہ عمامہ خواہ قمیص خواہ قبا خواہ بی در خواہ از جو کچھ میسر ہو اور سکے تین طریقے ہیں ایک تو خرقہ اجازت کہ جب چاہتے ہیں کہ اپنے کسی دوست کو طریقت کی اجازت دیں اور سکوا پنا تا تب کہ بی تلقین ہیں اور صحبت میں کہ مذہبوں سے بیعت لے اور خرقہ عطا کرے۔ تو اسکو خرقہ دیتے ہیں سو اسکی شرط ان امور کا قبول کرنا ہے۔ دوسری صورت خرقہ ارادت ہے کہ جب کوئی عزیز صوفیوں کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے اور انکے سے عمل جد و جد کے کرنے لگتا ہے اسکو خرقہ عطا کرتے ہیں کہ اسکی صوفیوں میں داخل ہونکی علامت ہو۔ اور اسکی شرط ان امور میں دیکھ لینا ہے کہ وہ جد و جد کو شش کرتا ہے ان امور میں اور استقامت کھتا ہے۔ تیسرا خرقہ تبرک ہے کہ جب کسی مہربان ہوتے ہیں کہ صدیقیوں کی برکات کے شامل حال ہوں اسکو خرقہ دیتے ہیں اس میں کچھ شرط نہیں پادشاہ ہو یا امیر یا سوار کوئی ہو اور سبطور بیعت بھی کئی قسم کی ہے ایک بیعت توبہ ہے کہ گناہوں سے توبہ کرے سو وہ عام ہے ہر مسلمان کیواسطے یعنی جس سے

است جمہور صوفیہ دیار عرب ہیئت بیعت
ایشان است کہ شیخ کف دست راست
خود را بر کف دست راست

طالب ہند و ہریکے با پیغام و اصباح
کف دیگر را قبض کنند و بعد قراۃ
سورۃ فاتحہ و آیات از قرآن عظیم
طالب گوید۔

انی اشہدک واشہد ملائکتک
وانبیاءک و اولیاءک انی قبلۃ
شیخانی اللہ و مرشد اوداعیا
شیخ گوید۔ اللہم انی اشہدک
واشہد ملائکتک و انبیاءک
و اولیاءک انی قبلتہ و کلد
فی اللہ۔ بعد ازاں دعا کند و با پنج
ضروری و اندوختہ کند و ہمیں
ہیئت اشارہ واقع شدہ است در
آیتہ ید اللہ فوق ید یم۔ و آنچه والدین
فقیر را از رویار آحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
و سلم و این فقیر نیز رویار آحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ و سلم معلوم کردہ است ہیئت
آن مصافحہ است و دست طالب
در میان دو دست شیخ باشد و کلمات مبارکہ
ناظرہ کہ در حدیث صحیح آمدہ است بگویند

چاہے بیعت کرے۔ در جو چہ بیعت کرے۔
بیوے۔ اور ایک ہیئت تبرک ہے کہ مصافحہ کے
سلسلہ میں داخل ہو۔ و دوسری غم بہت دور کیے ہیں
تخلیم ہے کہ شیخ کو سواک طریقہ ہانڈہ میں سپرد
ہر حال کرے۔ اور خوب کوشش سے اس رستے
چلے سو یہ خاص ہے۔ اور باب ارادت کیساتھ
بیعت کے طور میں اختیار ہے۔ ملک
کے کل صوفیوں کی بیعت کی۔ تو یہ صورت ہے
کہ شیخ اپنا دامن ہاتھ مرید کے دامن میں
رکھتا ہے اور گونگے اور انگلیوں سے پکڑتا ہے
پکڑتا ہے۔ اور بعد سورۃ فاتحہ پڑھنے اور قرآن شریف
کی آیتیں پڑھنے کے مرید کہتا ہے۔ اللہم انی اشہدک
واشہد ملائکتک و انبیاءک و اولیاءک انی قبلتہ
شیخانی اللہ و مرشد اوداعیا۔ و شیخ کہتا ہے۔
اللہم انی اشہدک واشہد ملائکتک و
انبیاءک انی قبلتہ و اولیاءک انی اشہدک
کہ از ضروری باتوں کی وصیت کرے اور کی آیت
کا اشارہ ہے۔ آیت کریمہ ید اللہ فوق ید یم میں در جو
طریقہ بیعت اس فقیر کے والد کو خواب میں حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا معلوم ہوا ہے۔ اور اس
فقیر کو بھی آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا
معلوم ہوا ہے۔ اسکی صورت مصافحہ کی ہے۔
و دامن مرید کے شیخ کے دونوں ہاتھوں میں پکڑتا ہے

۹
اسے اللہ تعالیٰ بخشے
سرواں ناموں۔ اور
ملائکہ اور انبیاء
شیخ کے سر میں
اور اللہ تعالیٰ
سب کو اپنا شیخ
فرمائی ہے۔ اللہ ہی راہ
سب کو اپنا مرشد اور
مرید بنا دے۔ لا قبل
ہو۔
اسے اللہ تعالیٰ
بخشے۔ اور اللہ تعالیٰ
سب کو اپنا مرشد
اور مرید بنا دے۔
فوق اللہ راہ میں
سب میں سے
کے لئے اختیار کیا۔

دور آخر کو بنید۔ اختارت الطریقۃ الفلانیۃ و
 این بحث در رسالہ القول الجمیل فی سوار
 السبیل - مذکور کر دیم۔
 وهذا اوان الشروع
 فی المقصود -

میں نے فلاں طریقہ
 اختیار کیا۔ ۱۲۔

فصل

اس فقر کو ارتباط بیعت صحبت و خرقہ و فیض توجہ
 و تلقین عالم باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ اس
 فقر نے خواب میں دیکھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کی حضور میں حاضر ہوا ہے۔ اور درود آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا ہے۔ پہلے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی صورت مثالیہ دیکھی۔ اول تو ایک ایسا جسم
 کہ اس کا اعلیٰ اور اسفل پیر میں کہتا ہے۔ اور اعلیٰ
 اسفل سے زیادہ چوڑا ہے۔ اور درمیان اعلیٰ اور
 اسفل کے نزدیک ہے۔ جیسے جسم مخروطی میں ہوتی
 ہے۔ اور وہ تمثال (صورت) ہے۔ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خاص نسبت کی۔ پھر یہ معلوم ہوا کہ ایک
 جسم نڈور جیسے ایک طباق زمین پر رکھا ہوا ہے
 اور اس میں ایک لکڑی گڑھی ہوئی ہو۔ وہ تمثال
 سالکوں کی نسبت کی ہے۔ جنہوں نے جذب
 کا چندال حصہ نہ پایا ہو۔ نیز یہ ایسی شکل جیسی

در عالم باطن ارتباط این فقر از حجت بیعت و
 صحبت و خرقہ و فیض توجہ و تلقین بجناب عالی
 حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم است تفصیل
 این اجمال آنکہ این فقر در واقعہ دید کہ بخدمت
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ است مقابل
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نشسته تخت۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صورت مثالیہ اناضہ
 فرمودند یکے جسمی کہ جانب اعلیٰ و اسفل او ہر
 دو پیر میں دارد و اعلیٰ آن عرض تراست۔
 از اسفل و در میان اعلیٰ تا اسفل تدریجیت
 چنانکہ در جسم مخروطی می باشد۔ و آن مثال نسبت
 خاصہ آنحضرت است صلی اللہ علیہ وسلم
 دیگر جسمی نڈور مثل طبق مستقر در زمین و در وسط
 آن عودی مرکوز است و آن تمثال نسبت
 سالکان است۔ کہ از جذب چندین بہرہ
 نیافتہ اند۔ سوئم جسمی شبیہ ثانی الا آنکہ عود

بیان بیعت از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بر زمین قائم است۔ و آن طبق بر دو معتد و
 آن مثال نسبت مجذوبان است۔ کہ از مراتب
 سلوک چنداں بہرہ ندارند۔ و در ضمن نمودن این صور
 سہ گانہ انعام نمودند کہ نسبت خاصہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم آنست کہ طبقات مجردہ روحانیہ و مراتب
 سفلانہ جسمانیہ ہمہ بکمالات مناسبہ خود متصف
 باشند و مراتب روحانیہ قوی تر بود و بچیز از
 مراتب روحانیہ نباشد الا کہ او را در عالم شمیمہ
 خلیفہ و نمودن جی ہست، مانند آن کہ محبت ذاتیہ
 را نمونہ باشد و آن محبت افعال است انقیاد
 روح را خلیفہ باشد و آن سجدہ ظاہر و آنانکہ
 این جامعیت را نیافتہ اند۔ و قسم اند۔ قسمی
 مجذوبانند کہ تکمیل مراتب روحانیہ کردہ اند و در
 المراتب الشمیمہ وسعت درجات ایشان فوق
 است۔ فقط و قسمی سارا کنند کہ تکمیل مراتب
 سافلہ کردہ اند۔ و در المراتب الروحانیہ وسعت
 کمال ایشان درجات تحت است و پس چوں
 این معرفت جلیلہ بجا طرم جا گرفت آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم بشم کردن سراز حبیب مراقبہ
 بیرون آوردن۔ و در دست خویش برداشتند
 و اشارت فرمودند بہ بیعت و مصافحہ این فقیر
 برخواست۔ و زانو بہ زانو متصل ساختہ و دست
 خود در میان دو دست آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

دو سر سے مشابہ لکین وہ اس طرح کہ جیسے کٹری زمین میں
 گر کٹھی ہوئی ہوئی اور طباق اسکے اوپر ہو۔ وہ مثال
 مجذوبوں کی نسبت کی ہے۔ جنہوں نے سلوک کچھذاں
 حصہ نہیں پایا۔ اور ان تینوں مثالوں کے دکھانے کے
 درمیان یہ بات دل میں الی کہ خاص نسبت آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ہے کہ طبقات مجردہ و
 اور مراتب سفلانہ جسمانیہ سب اپنے کمالات مناسبہ
 کیساتھ متصف ہوں اور مراتب روحانیہ زیادہ
 قوی ہوں۔ اور مراتب روحانیہ سے کوئی ایسی
 چیز نہیں جس کا عالم شمیمہ میں خلیفہ اور نمونہ نہیں
 ہے۔ مثلاً محبت ذاتیہ کا نمونہ کیا ہے۔ محبت افعال
 اور روح کی اطاعت کا خلیفہ کیا ہے۔ سجدہ ظاہر
 اور جن لوگوں کو یہ جامعیت نہیں ملی ہے۔ وہ دو
 قسم ہیں۔ ایک قسم تو مجذوب ہیں کہ انہوں نے
 روحانیہ کی تکمیل کی ہے۔ سوائے مراتب شمیمہ کی
 انکی وسعت درجات فقط فوق ہے۔ اور دوسری
 قسم سالک ہیں کہ مراتب سافلہ کی تکمیل کی ہے
 سوائے مراتب روحانیہ کے انکی وسعت کمالات
 فقط درجات تحت ہے اور پس جب یہ معرفت جلیلہ
 میری خاطر میں جمے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے مسکراتے ہوئے سر مبارک گریبان مراقبہ سے اٹھایا
 اور اپنے مبارک ہاتھ اٹھائے۔ اور اشارہ فرمایا
 بیعت و مصافحہ کا۔ یہ فقیر اٹھا اور زانو بہ زانو متصل

در بیان مجذوب و سالک

طریقہ بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نہادہ و بیعت کرد۔ و بعد فراغ از بیعت
چشم فرو بستند و ای فقیر نیز در حضور مبارک چشم
بستہ متوجہ شد آنگاہ بہان نسبت خاصہ کہ
سابقاً علم آن دادہ بودند عطا فرمودند۔

ناحظت بمجا علیہ رحا شادریں واقعہ
یکسج کلمہ و کلام در میان بودہ۔ و اقامت روحانیہ
بود با اشارت و فعل و چون این فقیر بزیارت
مدینہ منورہ رسید۔ دستہ بر قبر مبارک
متوجہ شد۔ مراتب جذب ہوک
ہمہ از ابتدائات انتہا در نظر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طے کرد۔
آنگاہ این فقیر را ہز کی حکیم منتخب ساختند
و طریقہ عنایت فرمودند۔ و آنچہ در علم
مشکلات داشتہم پرسیدیم جواب با صواب
بشرآں چیز ہا در رسالہ ہمعات میسر
نہ فیض این نوشتہ ام و بیان طریقہ
در رسالہ ہمعات میسر شد۔ و یکے از
آن جواب ہا کہ در فیوض الحرمین مرقوم نیست
ایجا نوشتہ شد۔ این فقیر در جناب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کرد بوجہ
از کلام روحانی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
چہ مے فرمایند۔ در فرقہ شیعہ کہ محبت
بل بیت دعویٰ مے کنند۔ و باعتبار

یعنی ہر یک

منہ اکی وجہ تا ماہ بیدیم ہمہ فیوض الحرمین

بیٹھ کر اپنے دونو ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے دونو مبارک ہاتھوں میں رکھے اور بیعت
کی۔ بعد فراغ بیعت کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی مبارک آنکھیں بند کیں۔ اور اس
فقیر نے بھی اپنی آنکھیں اُن کے حضور مبارک
میں بند کیں۔ اسوقت آپ نے وہی نسبت خاصہ
جسکا پہلے علم البقا فرمایا تھا عطا فرمائی۔ تو
میں محیض ہو گیا۔ از روئے علم کے اور عاشقانہ
کہ اس واقعہ میں کچھ کلمہ و کلام در میان نہ تھا۔
فقط روحانیہ فیض تھا۔ یا اشارہ اور فعل تھا۔
اور جب یہ فقیر مدینہ منورہ پہنچا اور ایک مدت
تک رخصتہ انور میں متوجہ رہا۔ سب مراتب جذب
سلوک کے ابتدا سے انتہا تک طے کئے۔ اس
وقت اس فقیر کو القاب کی حکیم سے ملتب فرمایا۔ اور
ایک طریقہ عنایت فرمایا۔ اور جو علم میں زیادت تھی۔
میں نے پوچھی اور انکا جواب با صواب پایا۔ انہیں سے اکثر
میں نے رسالہ فیوض الحرمین میں لکھے ہیں۔ اور طریقہ کا
بیان رسالہ ہمعات میں میسر ہوا۔ و ایک اُن جوابوں
میں جو رسالہ فیوض الحرمین میں نہیں لکھا۔ انہیں لکھا ہے
وہ یہ ہے کہ اس فقیر نے ایک روحانی کلام سے حضور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا۔ کہ فرقہ شیعہ
کیوسطے کیا ارشاد ہے۔ کہ یہ اہل بیت کی محبت
کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور اصحاب رضی اللہ عنہم

حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم عداوت اترتے
 ذہنہ فرمودند کہ مذہبِ اہلِ جماعت باطل
 است و بطریقان مذہبِ ایشان از تامل
 و تعریفِ امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر
 خراب شدہ انتہی بعد افاقہ از حالت
 در وقتِ امامِ زائل کردہ شدہ معلوم گشت کہ
 ایشان گویند کہ امامِ معصوم مفترض
 است عداوت سے باشد و وحی باطنی کہ عبارت
 از انقائے حکمِ الہی بر باطن است بطریق
 اجتہاد یا الہام یا امن از خطا در آن مسئلہ
 در اثباتِ ی کنند و می گویند در اعدائے
 تعالیٰ نصب کردہ است ہر اے مردمان
 تا ایشان را احکامِ الہی رسانند و تحقیقت
 معنی نبوت ہمیں حاصل رجوع می کنند
 زیرا کہ جعشہ اللہ لتبلیغ الاحکام
 حاصلش ہمیں نصب و افراض طاعت
 است پس بحقیقت ایشان قائل بختم نبوت
 نیستند و آنرا رضی اللہ عنہم معنی نبوت اثبات
 می کنند اگرچہ نام نبوت می گویند و حاصل
 عقیدہ ہر صحیح من خالات و در عالم
 ظاہر این فقیر را از جهت بیعت و صحبت
 و خدمت و اجازت و توفیق اشتغال بہ این امور
 با بعضی این امور با جمیع خانواده ہائے

سے عداوت کہتے ہیں۔ تو ان ائمہ نہ پایدار کہ اس
 جماعت کا مذہب باطل ہے۔ اور ان کے مذہب
 کا بطریقِ ظاہر ہو جائیگا کہ جب غور کر کے غلط
 امام کی تعریف میں جو انہوں نے مقرر کی ہے
 انتہی۔ بعد اس حالت کے افاقہ سے میں نے جو
 غور کی تو معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہیں۔ امام معصوم
 مفترض الطاعت ہوتا ہے۔ اور وحی باطنی
 کہ عبارت ہے حکمِ الہی کے القا ہونے سے
 باطن میں یا الہام یا امن خطائے اس مسئلہ
 میں ثابت کرتے ہیں۔ بطریقِ اجتہاد کے
 اور کہتے ہیں کہ اس کو خدا مقرر کرتا ہے
 لوگوں کے واسطے کہ ان کو احکامِ الہی پہنچا
 اور فی الحقیقت نبوت کے معنی یہی خصلتیں
 ہیں اسو سے کہ نبی کی تعریف یہی ہے کہ جعشہ
 اللہ لتبلیغ الاحکام یعنی اللہ نے اس کو
 بھیجا ہے۔ واسطے احکام پہنچانے کے اسکا
 حاصل یہی مقرر کرنا۔ اور افراض طاعت
 سے۔ تو یہ لوگ درحقیقت ختم نبوت کے
 قائل نہیں ہیں۔ در اماموں رضی اللہ عنہم کے
 واسطے نبوت ثابت کرتے ہیں اگرچہ نبوت
 کا نام نہ لیں۔ اس عقیدہ سے بھی کوئی اور
 بدتر عقیدہ ہے۔ اور عالم ظاہر میں اس
 فقیر کو دہرے سے بیعت اور صحبت و

۱۰
 خطائے اس سے سزا
 نہ جاتی ہو۔ ۱۲
 مفترض الطاعت
 یعنی نبی و ائمہ
 رضی اللہ عنہم ۱۲

طریقہ کہ امروز بہر روئے زمین مشہور اندیا
اکثر آہنہا ارتباط واقع شدہ است و الحمد للہ
از انجملہ درین رسالہ سند خانوادہ لائے
مشہورہ می نویسند بالجملہ طریقہ قادریہ مشہور
ترین طریق است در عرب و ہندوستان و
نقشبندیہ در ہندوستان و ماوراء النہر
شہرت تمام دارد و در حرمین نیز شائع شدہ
و چشتیہ در ہندوستان بسیار مشہور است
و سہروردیہ در نواحی خراسان و کشمیر و سندھ
کبردیہ در توران و کشمیر و شطاریہ در ہندوستان
و شاذلیہ در مغرب و مصر و سوڈان و مدینہ
فی الجملہ در مغرب و عیدروسیہ در حضرموت
سلسلہ صحبت این فقیر در طریق تہذیب باطن
آنحضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم مستفیض
متصل یقینی الوقوف است کہ ہر یک از رجال
سلسلہ با شیخ خود صحبت داشتہ و آداب طریق
فرگرفتہ بے شبہ بہ چند تعین آن آداب اشغال
یقینی نیست پس فقیر با حضرت والدہ بزرگوار
مدت صحبت داشت و بیعت کرد و از
آداب طریقہ طریقی عظیم آموخت و اشغال
طریق مشہورہ اخذ کرد و خرقة صوفیہ از دست
ایشان پوشید و در خلوت برین ضعیف توجہ
کردند و اصل نسبت حضور از توجہ ایشان

خرقہ اور اجازت اور تلقین اشغال لائے سب
یا ان میں سے بعض امور در سب خانوادہ
طریقہ سے جو آج کے دن روئے زمین پر
مشہور ہیں یا ان میں سے اکثر سے رزق حاصل
ہوئے ان میں سے اس رسالہ میں مشہور خانوادہ
کی سند لکھتا ہے حاصل کلام یہ کہ سب طریقوں
سے قادریہ طریقہ عرب و ہندوستان میں بہت
مشہور ہے اور نقشبندیہ ہندوستان اور
ماوراء النہر میں بہت مشہور ہے و در حرمین بھی
شائع ہوا ہے و چشتیہ طریقہ ہندوستان میں
بہت مشہور ہے و سہروردیہ خراسان و کشمیر و سندھ
کے نواح میں و کبردیہ طریقہ توران و کشمیر میں اور
شطاریہ ہندوستان میں اور شاذلیہ مغرب مصر و اسکے
نواح اور مدینہ میں فی الجملہ مغرب میں اور عیدروسیہ
طریقہ حضرموت میں اس فقیر کا سلسلہ صحبت تہذیب
باطن کے صریح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مستفیض
متصل یقینی الوقوف ہے کہ ہر یک رجال سلسلہ نے
اپنے شیخ کیساتھ صحبت رکھی ہے و آداب طریقہ
حاصل کئے میں بے شبہ بہ چند تعین ہونا ان آداب و
اشغال کا یقینی نہیں ہے پس فقیر ایک مدت حضرت
والدہ بزرگوار کی صحبت میں رہا ہے و اور بیعت کی ہے
اور آداب طریقہ سے بہت کچھ سیکھا ہے اور طریقوں
کے اشغال خذ کئے ہیں و خرقة صوفیہ انکے لائق سے

حاصل کر دے۔ کراماتت بسیار کثیرہ خود دید و
واقعات عجیبہ و اتفاقات غریبہ کہ برایشان
شیوخ ایشان واقع شدہ بود یاد گرفت
چنانکہ قسم اول از کتاب انفس العارفین
بیان می کنند۔ و در آخر اجازت تلقین و
بیعت و صحبت و توجہ دادند۔ و کلمہ
ذیہ کبیدی مکرر گفتند و الحمد للہ
علی خالک حمد اکثیر امداد کافیہ و
هو صاحب شیوخ اکثرہ منہم السید
عبد اللہ صاحب الشیخ آدم النبوی
صاحب الشیخ احمد السہندی صاحب
خواجہ محمد باقی خواجہ امکنی
صاحب مولانا درویش محمد
صاحب مولانا زاہد صاحب
خواجہ عبید اللہ الاحرار صاحب
شیوخ اکثرہ منہم مولانا یعقوب
الچرخ و خواجہ علاؤ الدین
الخجندی و فی صحابہ نقشبند
بلا واسطہ و صاحب الاول ایضا
خواجہ علاؤ الدین العطار
و الثانی خواجہ محمد پارسا و ہما
من کبار اصحاب خواجہ نقشبند
و الخواجہ نقشبند صاحب شیوخا

پہنا ہے۔ اور خلوت میں اس ضعیف پر بہت توجہ فرمائی
ہے۔ اصل نسبت حضور کی کئی توجہ سے حانس کی بحر
اور بہت کراماتیں انہی آنکھوں سے دیکھی ہیں اور واقعات
عجیبہ و اتفاقات غریبہ جو ان کے مشائخ پر واقع
ہوئیں ہیں یاد کئے ہیں۔ چنانچہ قسم اول کتاب انفس العارفین
میں بیان کئے ہیں۔ اور آخر عمر میں اجازت تلقین اور
بیعت و صحبت و توجہ کی عنایت فرمائی ہے۔ اور کلمہ
ذیہ کبیدی مکرر فرمایا ہے۔ یعنی اسکا لفظ جیسے
میرا لفظ ہے۔ سو الحمد للہ علی خالک حمد اکثیر
طیبا مبارکافیہ اور انہوں نے صحبت رکھی
ہے۔ بہت سے شیوخ سے ان میں سے سید عبداللہ
ہیں۔ کہ انہوں نے صحبت رکھی ہے۔ شیخ آدم بنوری
سے انہوں نے شیخ احمد سرہندی سے انہوں نے
خواجہ محمد باقی سے انہوں نے خواجہ امکنی سے انہوں
نے مولانا درویش محمد سے انہوں نے مولانا زاہد
انہوں نے خواجہ عبید اللہ الاحرار سے اور وہ
بہت سے شیوخ کی صحبت میں رہے ہیں کہ
ان میں سے مولانا یعقوب چرخ ہیں اور خواجہ
علاؤ الدین غجدوانی ہیں۔ یہ دونوں صحبت میں
رہے ہیں۔ خواجہ نقشبند کے بلا واسطہ اور مولانا
یعقوب چرخ خواجہ علاؤ الدین عطار کی صحبت میں
بھی رہے ہیں اور خواجہ علاؤ الدین غجدوانی خواجہ محمد پارسا
کی صحبت میں رہے ہیں اور یہ دونوں صاحب شے

بیان برائے حضرت شیخ

کثیرۃ اجماعہ خواجہ محمد بابا السماسی
 و خلیفۃ الامیر سید کلایہ الخواجہ
 محمد صاحب خواجہ علیا البرکات متقی
 صاحب خواجہ محمود الخیر فغنوی
 صاحب خواجہ یاروت دیو کدی صاحب
 خواجہ عبد الخالق الخجدانی صاحب
 خواجہ یوسف الہمدانی صاحب
 اباعلی الفارمدی صاحب شیوخا
 کثیرۃ اجماعہ اثنان احدهما
 الامام ابو القاسم القشیری صاحب
 اباعلی الدقاق صاحب ابالقاسم
 الذبیر آبادی صاحب اباعلی الرضایی
 و ابابکر الشبلی و ابابکر الواسطی
 صاحبو سید الطائفۃ الجندی البغدادی
 و الثانی خواجہ ابو القاسم الکرکائی
 صاحب اباعثمان المغربي صاحب اباعلی
 الکاتب صاحب اباعلی السودی
 صاحب حبیب البغدادی صاحب
 خالد السمری السقطی صاحب معروف
 الکرخی صاحب شیوخا کثیرۃ اجماعہ
 اثنان احدهما الامام علی بن موسی
 الرضا صاحب اباء الامام موسی
 صاحب اباء الامام جعفر الصادق

بڑے اصحاب خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہتے ہیں
 کہ انہیں بہت بزرگ خواجہ محمد بابا ساسی میں اور خلیفہ
 امیر سید کلایہ میں اور خواجہ محمد صحبت میں رہتے ہیں
 خواجہ علی رامیتہنی کے وہ صحبت میں رہتے ہیں خواجہ
 محمود فغنوی کے اور خواجہ محمود صحبت میں رہتے ہیں
 خواجہ عارف دیو کدی کے خواجہ عارف رہتے ہیں
 صحبت میں خواجہ عبد الخالق الخجدانی کے اور خواجہ عبد
 صحبت میں خواجہ یوسف ہمدانی کے خواجہ یوسف
 صحبت میں رہتے ہیں ابو علی فارمدی کے اور ابو علی بیت
 سے شیوخ کی خدمت میں رہتے ہیں کہ انہیں دو بہت
 بزرگ ہیں ایک تو امام ابو القاسم قشیری کے وہ صحبت میں
 رہتے ہیں ابو علی دقاق کے اور ابو علی الدقاق ابو القاسم
 نصیر آبادی کے اور ابو القاسم بوعلی رودباری کے اور ابو بکر
 شبلی اور ابو بکر واسطی کے جنہوں نے صحبت پائی ہے سید
 الطائفۃ الجندی کی اور دوسرے خواجہ ابو القاسم کرکائی
 میں جو صحبت میں رہتے ہیں ابو عثمان مغربی کے اور ابو عثمان
 ابو علی کاتب کے اور ابو علی کاتب ابوعلی رودباری کے
 اور ابوعلی رودباری حبیب بغدادی کے اور حبیب بغدادی
 صحبت میں رہتے ہیں اپنے ماموں سری سقطی کے اور
 سری سقطی معروف کرخی کے اور معروف کرخی صحبت
 میں رہتے ہیں بہت سے شیوخ کے کہ انہیں دو بہت
 بزرگ ہیں ایک تو امام علی بن موسی رضا وہ اپنے والد
 امام موسی کی اور وہ اپنے والد امام جعفر صادق کے اور

صاحب اباء الامام محمد باقر صاحب اباء الامام
 زین العابدین صاحب اباء الامام حسین صاحب
 اباء الامام امیر المؤمنین علی بن ابی طالب
 صاحب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم و ثانیہما داؤد الطائی صاحب حبیب
 العجمی صاحب الحسن البصری صاحب ابی النبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہم النبی خاتم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 و حافظ سنتہ باید انت کہ طریقیہ کہ امروز
 محفوظ است انتشار آل جنید بغدادی است
 و خرقة محفوظ امروز ہمان است کہ بواسطہ جنید
 است و از بی سلسلہ سید عبد اللہ عامل
 بودند و بالانرازیں شان تا خواجہ محمد باقی در
 ہند مقتدای صوفیہ بودند بارشاد ایشان
 عالمی بہ منزل مقصود رسید۔ و از خواجہ امکنہ
 تا خواجہ عبد الخالق در ملک ماوراء النہر بودند
 ہر یکے در زمان خود مرجع صوفیہ و مقتدائے
 طالبان و بفضل و ارشاد مشہور آچہ در
 مکتوبات حضرت خواجہ محمد باقی مسطور
 است و تابعان ایشان بر آن رفتہ اند
 ہمیں سلسلہ است کہ نوشتہ شد۔ و در شجرہ
 بعض اہلبیت خواجہ محمد امکنہ یافتہ شد۔ کہ خواجہ
 محمد امکنہ ارتباط انابت و صحبت در خفیہ بخواجہ

وہ اپنے والد امام محمد باقر اور وہ اپنے والد امام زین العابدین
 کے اور وہ اپنے والد امام حسین کے اور وہ اپنے والد امیر
 المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور وہ صحبت
 میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ سمران
 میں کے داؤد طائی کہ وہ صحبت میں رہے حبیب عجمی
 کی اور وہ حسن بصری کے اور وہ اصحابوں نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے ان میں سے انس خادم رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور سنت رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کے حافظ ہیں۔ جانا چاہیے کہ جو طریقیہ آج
 کے دن محفوظ ہے۔ اسکا منشأ جنید بغدادی
 ہیں۔ اور خرقة بھی محفوظ وہی ہے جو جنید بغدادی
 کے واسطے سے ہے۔ اور اس سلسلہ سے سید عبد اللہ
 عامل تھے۔ اور ان سے اوپر خواجہ محمد باقی تک۔
 ہند میں مقتدا صوفیہ کے تھے۔ اور ان کے ارشاد
 سے ایک عالم منزل مقصود کو پہنچا۔ اور خواجہ امکنہ
 سے خواجہ عبد الخالق تک ماوراء النہر کے ملک
 میں تھے۔ ہر ایک اپنے زمانہ میں صوفیوں کے مرجع
 اور طالبوں کے مقتدا اور فضل و ارشاد میں مشہور
 تھے۔ وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے مکتوبات میں
 لکھائے۔ اور انکے پیرو اس پر ہیں۔ وہ یہی سلسلہ جو
 جو لکھا گیا۔ اور بعض کے شجرہ میں اہل بیت خواجہ محمد
 امکنہ کے لکھا ہے۔ کہ خواجہ محمد امکنہ مریدی اور صحبت
 خفیہ میں محمد درویش سے رکھتے ہیں۔ اور

محمد درویش داشتند اند و مولانا زابد را نیز ملاقات کردہ اند و ایشان ہر دو صحبت حضرت خواجہ علیہ اللہ احرار در یافتند اند و اللہ اعلم و بالاتر از خواجہ نقشبند طریقہ خواجگان می گفتند و ایشان جمع جمعیّت می کردند و این طرف از خواجہ نقشبند طریقہ نقشبندیہ میگفتند و ایشان اکتفا کردند بخفیہ و از خواجہ یوسف ہمدانی تا عنید از راہ ابوالقاسم قشیری جامع بودند در علم ظاہر و باطن و محدث بودند و تذکیر می کردند و از راہ ابوالقاسم کرگانی مخصوص بکشف و تالیح مریدان و طریق تسلیم ایشان و اختصاص ہر یکے بشیخ خود درین سلسلہ از راہ صحبت و خرقہ و تلقین یقینی است کہ شبہ را در آن و خس نہ بود۔ باید دانست کہ آنچه در پی سلسلہ بغیر انقطاع یافتہ شد تہذیب قلبی عقل و نفس است۔ اما تہذیب لطائف خفیہ و احوالے کہ بہ تہذیب آن متفرع شود از قبیل ثمرات و مواہب است نہ از قبیل مواہب و باید دانست کہ بنور بفتح موحده و تشدید نون بلدہ ایست از توابع سہرند و سہرند یکسر سین مہملہ و سکون با و فتح رای مہملہ بلدہ ایست عظیمہ مابین لاہور و دہلی دراصل نام آن سہرند یعنی بیشہ شیرست و در زبان

لاہور باب جج کوہب یعنی بیشہ

مولانا زابد سے بھی ملے ہیں۔ اور یہ دونوں صحبت میں خواجہ علیہ اللہ احرار کے رہے ہیں واللہ اعلم اور خواجہ نقشبندیہ سے اوپر طریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا۔ اور یہ مل کر ذکر جبر کیا کرتے تھے۔ اور اس طرف خواجہ نقشبند سے طریقہ نقشبندیہ کہلاتا ہے اور انہوں نے خفیہ ذکر پر اکتفا کیا۔ اور خواجہ یوسف ہمدانی سے عنید تک ابوالقاسم قشیری کے طریق سے سب جامع تھے علم ظاہر و علم باطن کے اور محدث تھے۔ اور وعظ کہتے تھے۔ اور ابوالقاسم کرگانی کے طریق سے سب کو مریدوں کے حال کے کشف سے اور ان کے سلوک راہ سے اور ہر ایک کو خصوصیت اپنے شیخ سے اس سلسلہ میں از راہ صحبت و خرقہ و تلقین کے یقینی ہے۔ کہ ہمیں کچھ شک و شبہ کو دخل نہیں۔ جانتا چاہیے کہ اس سلسلہ میں جو علی انقطاع پایا جاتا ہے۔ وہ تہذیب قلب و عقل و نفس ہی لیکن تہذیب لطائف خفیہ کے اور جو حال اسکی تہذیب سے متفرع ہوتے ہیں۔ وہ ثمرات و مواہب کی قسم سے ہیں۔ اور جانتا چاہیے کہ بنور بفتح موحده و تشدید نون ایک شہر ہے۔ توابع سہرند سے اور سہرند یکسر سین مہملہ و سکون با و فتح رای مہملہ ایک شہر عظیم ہے۔ درمیان لاہور اور دہلی کے اصل میں اسکا نام سہرند ہے۔ یعنی جنگل شیر کا اور فارسی

نہری گویان سرہند مستعمل ہے شود و اکند
نام موضع است نزدیک شہر شیراز و آن
را انکنہ نیز گویند و جمع بحیم فارسید و رای
مہملہ و آخر آن خارج مجملہ نام قریہ است از توابع
غزین نقت نسبت است بحر قہ کنایہ فی
ایشان بہ رایشان بان مشغول بودند کذا فی سفینہ
الاولیاء در غجد و ان بغین مجملہ مکسورہ سکون بحیم نام موضع
ست از توابع بخارا ہذا ابوالمشہور و کفوی و طبقات
حنفیہ گفتہ است بحیم بغین المجملہ سکون بحیم
و ضم الدال المہملہ قریبہ علی استنہ فرسخ من
بخارا و فی اللب بفتح الدال المہملہ واللہ اعلم الخیر
نغنی بفتح فار و سکون فین مجملہ و نون دیہی
است از توابع بخارا و ریو کر بکسر راہ مہملہ دیہی
است از توابع بخارا را متین بفتح راہ مہملہ و
کسر میم و سکون یائے تختیہ و کسر ثناء آخر نون
قصبہ الیت از توابع بخارا سہاسی بفتح سین
مہملہ و کسر ثانیہ دیہی است از توابع شہر
طوس کہ امر دزان را مشہدے گویند و نسبت
بان دیہ سہاسی است بفتح سین ثانیہ و دودیا
قتیری نسبت است و بہ بنی قشیر بضم
قاف و فتح شین مجملہ قبیلہ از عرب دقاق
بہ تشدید قاف اول و داسطہ شہریت میان
بصرہ و کوفہ و دودبار سے نسبت بنا جہ

گویانکی زبان پر سرہند مستعمل ہو ہے۔ اور اکند
ایک موضع کا نام ہے شہر شیراز کے قریب اور
اسکو انکنہ بھی کہتے ہیں۔ اور حیرج بحیم فارسی و رای مہملہ
اور آخر فای مجملہ ایک گاؤں کا نام ہے۔ ذاب غزین
سے نقشہ نسبت ہے۔ کنایہ بان کی طرف
کہ یہ اور نکتہ والدیہ کام کرتے تھے کذا فی سفینہ
الاولیاء در غجد و ان بغین مجملہ مکسورہ سکون بحیم نام موضع
کا نام ہے۔ توابع بخارا سے یہ یونہی مشہور ہے اور کفوی
نے طبقات حنفیہ میں کہہ ہے کہ بضم غین مجملہ سکون
بحیم و ضم وال مہملہ ایک گاؤں ہے۔ بخارا سے چھ روز
اور تب میں کھا ہے۔ بفتح وال مہملہ واللہ اعلم الخیر
نغنی بفتح فار و سکون فین مجملہ و نون ایک گاؤں ہے
بخارا کے توابع سے اور ریو کر بکسر راہ مہملہ بھی ایک
گاؤں ہے۔ توابع بخارا سے۔ متین بفتح رائی
مہملہ و کسر میم و سکون یائے تختیہ و کسر ثناء آخر نون
ایک قصبہ ہے توابع بخارا سے سہاسی بفتح سین
مہملہ کسر سین مہملہ ثانیہ ایک گاؤں ہے۔ توابع شہر
طوس سے کہ آج کل اسکو مشہد کہتے ہیں۔ اس گاؤں
سے نسبت کر کے سہاسی کہتے ہیں۔ سین مہملہ ثانیہ
کی فتح اور دودیا کی سے قشیری نسبت ہے۔
قتیر سے بضم قاف و فتح شین مجملہ عرب قبیلہ
ہے۔ اور دقاق بتشدید قاف اول اور واسطہ ایک
شہر ہے۔ در میان بصرہ اور کوفہ کے اور

کہ منشاء سے اصول ایساں بود کرگانی بفہم
کانت اعرابی و تشدید مہملہ و کاف عجمیہ
و ہیں است از دیہائے مشہد ستری
بفتح سین و کسر رائے مہملہ و تشدید یائی
تختیہ در لغت بمعنی جوان مرد سقطی نسبت
تند آذوشی و سقط متاع حقیر را گویند۔ در
سین شجرہ سری سقطی بن منلس ویدہ شد المغلس
بضم میم و فتح غین مجملہ و تشدید لام و سین
مہملہ در لغت بمعنی نماز صبح را و سیاہی شب
را از تہ سلسلہ صوفیہ علماء سلسلہ بشارت باید
و نسبت اما طریقہ قادریہ را شعب بسیار است
نسب داوئی آن نزدیک اہل حدیث شعبہ اکبریہ
است از جانب شیخ محی الدین ابن العربی اشہر
آن در عوام شعبہ جیلانیہ از جہت سادات
جیلانیہ و اشہر آن در مین شعبہ مسرعیہ است
بمہملہ این فقیر را با کثراہں شعب از تباطیح
القبیلہ است پس ارتباط این فقیر از جہت
بیعت و صحبت و خرقہ و تلقین و اجازت
با والد بزرگوار خود است و ایساں را ارتباط
از جہت خرقہ و تلقین و صحبت و اجازت با سید
عبداللہ است۔ عن الشیخ آدم بنوری
بنور شیخ احمد السعدی عن عبد اللہ بن
سعد بن لاحد عن شاہ بحال عن

رودباری نسبت ہے۔ ایک اطراف کی گونجے اصول
کا انتشار ہے۔ یعنی اباد اجداد کی پیدائش و نال ہے
کرگان بفہم کاف عربی و تشدید مہملہ و کاف عجمیہ
ایک گاؤں ہے مشہد کے گاؤں میں سے سری
بفتح سین مہملہ درار مہملہ و تشدید یائی تختیہ
لغت میں بمعنی جوان مرد ہے۔ سقطی نسبت بہ سقط
فروشی ہے۔ اور سقط متاع حقیر کو کہتے ہیں اور
بعض شجرہ میں سری سقطی منلس دیکھا ہے۔ منلس
بضم میم و فتح غین مجملہ و تشدید لام و سین
مہملہ ساکن لغت میں اسے کہتے ہیں جو صبح کی نمازرات
کی تاریکی میں پڑھے۔ سلسلہ صوفیہ علماء کا سلسلہ بشارت
کا لکھنا چاہئے۔ اور طریقہ قادریہ کے شعبہ بہت ہیں۔
اور بہت مضبوط اہل حدیث کے نزدیک شعبہ اکبر
یہ ہے۔ شیخ محی الدین ابن عربی کی جہت سے اور
بہت مشہور شعبہ جیلانیہ ہے۔ عوام میں سادات
جیلانیہ کی جہت سے اور مین میں بہت مشہور شعبہ
مسرعیہ ہے۔ الغرض اس فقیر کو اکثر ان شعبوں
سے ارتباط صحیح واقع ہے۔ پس اس فقیر کو ارتباط
بیعت اور صحبت اور خرقہ اور تلقین اور اجازت
کی رو سے اپنے والد بزرگوار سے ہے۔ اور انکو
خرقہ اور تلقین اور صحبت و اجازت کی رو سے سید
عبداللہ سے ہے۔ ان کو شیخ آدم بنوری سے انکو
شیخ آدم سرمندی سے انکو اپنے والد شیخ عبداللہ

السيد فصيل عن سيد گل ارجمند
عن السيد شمس الدين عارف
عن السيد گل ارجمند بن سيد
ابي الحسن شمس الدين عارف
عن السيد عقيل بن السيد
مجاو الدين عن السيد عبد الله
عن السيد شمس الدين القتال
عن السيد عبد الرزاق عن بيه
عن الطهراني عيني محمد بن شيخ عبد الله
جيلاني وفتايشان را ارتباط از جهت
خرقه بايش منظر است الله اكبر آبادی است
عن ابيه عن جده عن شيخ
عبد العزيز عن السيد ابراهيم اديري
عن الشيخ مجاو الدين الثوري
عن الحسين بن السيد السادات
ابي العباس احمد بن حسن بن موسى
بن علي بن محمد بن حسن بن ابي نصر
بن ابو صالح بن عبد الرزاق بن قطب
ابي محمد محي الدين عبد القادر جيلاني
عن ابيه عن جده وحليم بن جبر
واین فقیر را ارتباط از جهت خرقه با شيخ
ابو طاهر محمد بن برهمه گروی واقع است و قد
ليسها من بيه، و قد ليسها من

[illegible]

عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ عن ابی اسحاق
احمد القشاشی بسحاح من ید والد وشیخ
الشیخ محمد المدنی عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق بن
صدیق عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق
عن ابی اسحاق عن عبد القادر الجیلانی المشرع عن
ابی الجلیل بن احمد عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق بن موسی
المشرع الیمینی عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق بن
صدیق عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق
المرجانی عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق بن
ابراہیم الجبیری الیمینی عن ابی اسحاق
سراج الدین ابی بکر بن محمد
السلاوی عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق
بن محمد بن احمد بن عبد اللہ
بن یوسف الاسدی عن ابی اسحاق
عن الدین ابی بکر محمد بن
علی بن نعیم عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق
محمد بن احمد بن عبد اللہ
بن یوسف الاسدی عن ابی اسحاق عن والدہ
ابی محمد احمد بن عبد اللہ
الاسدی عن والدہ ابی اسحاق
عبد اللہ بن یوسف الاسدی
عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق
بن زریعہ عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق

سے اور ایک ان طریقوں میں سے یہ ہے
کہ شیخ احمد قشاشی نے پہنا لاکھ سے اپنے
والد اور اپنے شیخ مدنی کے۔ انہوں نے شیخ
ابن بن صدیق سے انہوں نے شیخ سراج الدین
عمر جبریل سے۔ انہوں نے شیخ عبد القادر جلیل
مشرع سے انہوں نے اپنے والد جلیل بن احمد
انہوں نے اپنے والد احمد بن موسیٰ مشرعی سے انہوں
نے شیخ سہیل بن صدیق جہتی سے انہوں
نے شیخ محمد مزہابی سے انہوں نے شیخ اسماعیل
بن ابراہیم جہتی یمینی سے انہوں نے شیخ سراج الدین
ابوبکر بن محمد سلامی سے انہوں نے شیخ محی الدین
احمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ یوسف
اسدی سے انہوں نے شیخ فخر الدین
ابوبکر محمد بن علی بن نعیم سے انہوں
نے شیخ ابوالفتح محمد بن احمد بن
عبد اللہ بن یوسف اسدی سے
انہوں نے اپنے والد ابوالفتح احمد بن
عبد اللہ الاسدی سے انہوں
نے اپنے والد شیخ عبد اللہ
بن یوسف اسدی سے۔ انہوں
نے اپنے شیخ عبد اللہ بن قاسم
بن زریعہ سے انہوں نے اپنے شیخ
ابو محمد عبد اللہ علی اسدی

ای سلسلہ بوعہ باشد واللہ اعلم وآن سلسلہ
 ابن است سیدی الشیخ ابو محمد
 عبد القادر الجیلانی اخذ الصریقۃ عن
 ابیہ ابی صالح موسیٰ چنگے دوست عن
 ابیہ السید عبد اللہ عن ابیہ السید
 یحییٰ زاهد عن ابیہ السید محمد رومی
 عن ابیہ السید داؤد امیر محمد اکبر عن
 ابیہ موسیٰ ثانی عن ابیہ السید
 عبد اللہ عن ابیہ السید موسیٰ الجون
 عن ابیہ السید عبد اللہ المحض عن
 ابیہ السید حسن المثنیٰ عن ابیہ الامام
 حسن المجتہد عن ابیہ وایمہ سیدنا
 علی المرتضیٰ و سید تناق اطمح الزہر کلہما
 عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و
 کتاب غنیۃ الطالبین فتوح الغیب
 و حجالس ستین کہ ملفوظ حضرت غوث
 رت و اصل طریقۃ الیشاں در آئینہ مفصل است
 ابن فقیر اخذ کرد و اجازت از شیخ ابوطاہر
 محمد بن ابراہیم الکردی عن ابیہ عن لقمانی
 عن اشتاوی عن عبد الرحمن بن عبد القادر
 بن عبد العزیز بن فہد الماشی الحلوی
 المکی عن عمر جبار اللہ بن عبد العزیز بن
 فہد المکی عن ابی الفضل جلال الدین سیوطی

جاتا کہ باطن کی تربیت اس سلسلہ میں یونی ہو
 واللہ اعلم اور وہ سلسلہ یہ ہے کہ سید رشید
 عبد القادر جیلانی نے فرما دیا کہ اپنے والد
 ابوصالح موسیٰ چنگی دوست سے انہوں
 نے اپنے والد سید عبد اللہ سے انہوں
 نے اپنے والد سید یحییٰ زاہد سے انہوں
 نے اپنے والد سید محمد رومی سے انہوں نے
 اپنے والد سید داؤد امیر محمد اکبر سے
 انہوں نے اپنے والد موسیٰ ثانی سے انہوں نے اپنے
 والد سید عبد اللہ سے انہوں نے اپنے والد سید
 موسیٰ جون سے انہوں نے اپنے والد سید عبد اللہ
 سے انہوں نے اپنے والد سید حسن مثنیٰ سے انہوں
 نے اپنے والد امام حسن مجتبیٰ سے انہوں نے اپنے
 اور والدہ سیدنا علی مرتضیٰ و سید تناق اطمح
 سے اور ان دونوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے اور کتاب غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب
 و حجالس ستین کے جو ملفوظ ہیں حضرت غوث کے اور اصل غنیۃ
 انکا نہیں مفصل ہے اس فقیر نے اجازت حاصل کی شیخ
 ابوطاہر محمد بن ابراہیم الکردی سے انہوں نے اپنے والد
 انہوں نے قشاشی سے انہوں نے شادوی انہوں نے جبار
 بن عبد القادر بن عبد العزیز بن فہد الماشی الحلوی
 انہوں نے اپنے چچا جبار اللہ بن عبد العزیز بن فہد
 انہوں نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی

قال انبأني الشيخ جلال الدين بن
الملقن عن ابی اسحاق التتوخی عن
ابی العباس الحجازی عن محمد بن یعقوب
المدستانی عن قطب الطریقۃ الشیخ
محمّد بن عبد القادر جیلانی قال انبأنا
شیخنا ابو طاهر قال انبأنا الشیخ محمد بن سعید
بن الحسن القرشی الکوفی ثم انبأنا فی
رسال ایقظ لہم ما یؤدوا ولا ذکر
لتعرض لفتات العزیز انبأنا عن اہل بیت
جادلہ الشیخ ابراہیم الکردی قبل انبأنا
شیخنا ابو طاهر عن اہل بیت الشیخ
ابراہیم الکردی قال انبأنا الشیخنا الشیخ
ابن محمد القشاشی المدنی ان کیفیۃ ذکر
الطریقۃ العلیۃ القادرین تجلس من بعد
وتضع کفیک علی فخذک منبسطتین
تغمض علیک وتبدل بالکرم من جہانبات
الایسر ولتقصد ان تلخذ ما سوی اللہ من
قلبك وھو تحت ید یدک الایسر بقولک
وتمرھا الی ان تطرح الہ وھو امتنی
فوق کتفک الایمن وتثبت بقولک الا
من فوق کتفک الایمن اللہ فی قلبک الذی
تقلبت ما سوی اللہ تعالیٰ عند جہرب
شد ید یدک وقلبت ویتکرم فبہ

ہر روز ذکر و دعا

سے انہوں نے کہا مجھے خبر دی شیخ جلال الدین بن
ملقن نے کہا مجھے خبر دی ابو اسحاق التتوخی نے
انکو ابو العباس حجازی نے انکو احمد بن یعقوب
المدستانی نے ان کو قطب الطریقۃ شیخ محی الدین
عبد القادر جیلانی نے اور خبر دی ہم کو ہمارے
شیخ ابو طاهر نے انکو شیخ محمد سعید بن حسن قرشی
کو کئی ثم المدنی نے اپنے رسالہ میں جس کا نام ہے
ایقظ الہم ما یؤدوا ولا ذکر لہم
فتات العزیز الغفار شیخ عرف باللہ شیخ
ابراہیم کردی سے اور خبر دی ہم کو ہمارے شیخ
ابو طاهر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے
کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ احمد بن محمد قرشی
مدنی نے یہ کہ ذکر طریقۃ غیبہ زاد یہ کا اس
طور پر ہے کہ مربع بیٹھے اور دونوں ہاتھوں
کو دونوں رانوں پر رکھے کھڑے ہوا اور آنکھوں
کو بند کرے درشت دیکر سے ذکر کو بائیں طرف
سے اور ارادہ کرے کہ اپنے دل سے نکالتا ہے
اللہ کے ماسو کو اور دل کا مقام بائیں پستان کے
نیچے ہے۔ اسے شروع کرے اور کھینچے اسکو یہاں
تک کہ ڈالے انہ کو حالت نفی میں اور اپنے مؤنڈ سے
کے اور ثابت کرے ساتھ لفظ لا کے اپنے مؤنڈ سے
کے پر سے اللہ کو بیچ دل کے جس سے ماسو کے
ازانہ کو تمام درشت بہت شدت اور ضرب کے ساتھ کہ دل میں

نور الذکر انتفی و غیر انتفی و غیر انتفی
 الکوری انه قال فی ابنته انتفی و انتفی
 بینہی بطالب الحق سیدانہ ن یسأل
 بعد ادعاء ما افترض عبیدہ بطریق التقریب
 بالتزام ما یطیق من منہ و ما انتہا
 قوال و الادعاء بنہ انتفی و انتفی
 فانتفی انتفی انتفی انتفی انتفی انتفی
 ادہ علیہ السلام فیما یرد عن ربہ تبارک
 و تعالیٰ و ما تقرّب الی عبدی بشئ أحب الی
 مما افترضت علیہ و ما یرزق عبدی
 یتقرّب الی بالنوافل حتی احبہ فکنت
 الذی یتسمع بہ و یصبر الذی یتصبر بہ
 ید الی یسئل بہا و رجاء حتی یمشی
 یحذر فی غیر روادیہ البخاری و فوارہ
 لاری یجتل بہ و سائر الذی یتکلم بہ
 فمن اراد العمل علی ذلک فعلیہ بالذکر
 بالغد و الاصل و ان لا یکون من
 الغافلین فیما بین ذلک عند تقلباتہ فی
 الاستغفار و انتفی انتفی انتفی انتفی
 فان یمن مرہ و احسن الاسباب فلیقطع
 بالذکر و ان کان من اهل الاسباب
 فلیجعل منہ و رو الجسد انتفی و
 من الوسطان فیقول لا الہ الا اللہ

شہدہ در میں ذکر نہ کرے۔ انتہی اور اسی
 سند سے شیخ بہیم کردی سے کہ انہوں نے
 کہا ہے۔ انتفی انتفی انتفی انتفی انتفی
 کے طالب کو چاہئے بعد ذلک فرانس کے سوال کے
 طائفہ اللہ کے تقریب اپنے پر لازم کر لینے اس وظیفہ
 کے کہ انتفی انتفی انتفی انتفی انتفی انتفی
 کیا ہے۔ انتفی انتفی انتفی انتفی انتفی انتفی
 شے کا جو فرمایا سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث
 قدسی میں ہے۔ انتفی انتفی انتفی انتفی انتفی
 نے سابقہ کی چیز کی جو محبوب تر ہو طرف میر فرانس میر
 سے و ہمیشہ میر میر میر انتفی انتفی انتفی انتفی
 یہاں تک کہ میر محبوب ہو جاتا ہے۔ تو میں ہوتا ہوں ایک
 کان چہ نہ سننا نہ دیکھنا۔ انتفی انتفی انتفی انتفی
 انتفی انتفی انتفی انتفی انتفی انتفی انتفی
 وہ چہ نہ سننا نہ دیکھنا۔ انتفی انتفی انتفی انتفی
 نے یہ بھی زیادہ رعایت کیا ہے کہ اسکا دل جس سے
 وہ سمجھتا ہے۔ اور کی زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے
 انتہی۔ ترچہ انتفی انتفی انتفی انتفی انتفی
 ذکر کیا کریں۔ انتفی انتفی انتفی انتفی انتفی
 کے شغل میں۔ انتفی انتفی انتفی انتفی انتفی
 اگرچہ ہے۔ انتفی انتفی انتفی انتفی انتفی
 ذکر ہی کیا کرے اور جو دنیا کے کاروبار میں گھرا ہوا
 ہے۔ ترچہ انتفی انتفی انتفی انتفی انتفی

اور اوسط کا درجہ بہت کہ لا الہ الا انت ایک یہاں
بعد ہر صبح اور عشاء اور تہجد کی نماز کے بعد دو بار
کرے۔ اور غز کے وقت جنتِ آسمان ہو۔ ورنہ
مرتبہ استغفار انہیں تینوں نمازوں کے بعد اس
حدیث شریف پر عمل کرے کہ فرمایا آنحضرت علی
اللہ علیہ وسلم نے جو شخص استغفار چاہے، مومن
اور مومنات ہر روز سائیس دفعہ وہ پوگا ان میں
سے جنکی دعا قبول ہوتی ہے۔ اور جن کے سبب
زمین روزی پاتے ہیں۔ اور یہ بعد نماز صبح کے یہ
اور اس حدیث شریف کے مضمون پر عمل کے بعد جو
شخص منفرت مانگے اللہ سے بعد ہر نماز کے تین سو
مرتباور کیے استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی وقیوم
والقالبیہ تو اسکے سب گناہ بخشتے جاتے ہیں اگرچہ چھار
میں بھاگا ہو پس کہے بعد صبح کے ہر روز لا الہ الا اللہ
وحد لا شریک لہ الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ
الخیر وعلیٰ علیٰ شیء قدرید دل مرتبہ اور جوہ نماز کے بعد
کہے تو ادلی ہے۔ اور ہر صبح اور عصر کے بعد دل دفعہ یہ
پڑھے۔ اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ
اصحابہ عدد خلقک بدوامک اور سو بی دفعہ یہ
در پڑھے ایوسے۔ وعلی جمیع الربیاء والمرسلین
وعلی الہم وصحبہم والذابحین دعلیٰ هل طئک
اجمعین من اهل السموات والارضین وغنیبت
معہم برحمۃک یا ارحم الراحمین عدد خلقک ورضا

من اهل السموات واهل الارضین وغینا
 معہم برحمتک یا ارحم الراحمین عدد
 خلقتک ورضا نفسک وذنہ عرشک و
 مدارکک کل ذلک کبریا الذاکر ان لا یغفل
 عن ذکرک الغافلون وان جعل بعد کل
 فریضة عشر اثمہ ازکی وبقیۃ الاثمین من
 من بعد کل فریضة عشر و بعد رکعتی
 الضحی البوریتھا والشمس ومنہما والفقہ
 یقول سبحان اللہ والحمد للہ والاکمال
 للہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا
 باللہ العلی العظیم۔ عدد خلق اللہ
 بن و ام اللہ عشر و لیکن و تبارک کل صبح
 و مساء و فیہ یاء فی السجود بعد المغرب
 سورۃ الحمد السجدۃ وان فداق الوقت
 عن لیکن فی اللیل ذاکم السجدۃ و تبارک
 و یصلی ست رکعات من الاوابین بعد
 المغرب و یقول بعد رکعتی المغرب مرحبا
 بملائئۃ اللیل مرحبا بالملکین الکریمین
 الکاتبین اکتبا فی صحیفۃ الشہدان کا الہ
 الا اللہ و حدۃ لا شریک لہ و الشہدان
 محمد عبدہ و رسولہ و الشہدان الجنۃ
 حق و النار حق و الموت حق و القبر حق
 و السؤال حق و الحشر حق و الحساب حق

نفسک و زینۃ عرشک و مدارکک کل ذلک
 الذاکرون و غفل عن ذکرک الذانہ ان لا یغفل
 فرعون کے بعد و من متعبہ و کریمہ و ذہبت
 خوب ہے و رہ نماز فرعون کے بعد و من و فداق سورۃ
 اخلاص پر تھا کریمہ و رہ دو رکعتوں پناشت
 کے سورتیر و الشمس و غلبہا اورہ البقیۃ
 سیکے بعد یوں ہے۔ سبحان اللہ و الحمد للہ لا
 الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
 العلی العظیم

عدد و شمس اللہ بد و ام اللہ و من مرتبہ
 اور لیکن اور تبارک ہر صبح و شام پڑھے
 اور مغرب کو بعد نماز کے سورۃ الحمد سجدہ
 پڑھے۔ اور جو لیکن پڑھنے کا وقت نہ پائے
 رات کو تو الحمد سجدہ اور تبارک پڑھے
 اور بعد نماز مغرب کے چھ رکعتیں نفس
 الاوابین اور بعد مغرب کے دو رکعتوں
 کے یہ کہے۔ مرحبا بملائئۃ اللیل مرحبا بالملکین
 الکریمین اکتبا فی صحیفۃ الشہدان کا الہ
 الا اللہ و حدۃ لا شریک لہ و الشہدان
 محمد عبدہ و رسولہ و الشہدان الجنۃ
 حق و النار حق و الموت حق و القبر حق
 و السؤال حق و الحشر حق و الحساب حق

والشفاعة حق والنصر الحق والميزان
حق والشهدان الساعة آية لا ريب
فيهما والآن أدعيت بيوت من في القبور
التي هي في دار عذاب هذا والله هو الذي
أمرني بالعبادة والحمد لله على ما ذكره
في كتابي وثقل بها مبدئي وأوجبته بها
أما في وثقها بغيرها عني بيمينتي يا أرحم
الرحيمين: دراجد دور کعتی مغرب کے
نیت کرے۔ دور کعتوں حفظ الایمان کی
ادایں کے ساتھ اور سلام کے یہ کہے۔
الحمد لله وحی بک الایمان والحفظ
علی فی حیاتی وعند وفاتی وبعد موتی
اسکی وصیت کی ہے شیخ محی الدین قدس سرہ
نے فتاویٰ میں کہہ کہ باب اولیائیں یوں فرمے
ہے کہ ہر روز کسی ہر رکعت میں سورہ نوح پڑھ
چھ مرتبہ وائل غوث برب غوث اور قل غوث برب
ایک ایک دفعہ اسکے بعد دو رکعتیں اور میں ک نیت
ساتھ استخارہ کے یعنی مطلق جو اولیاء اللہ پڑھ
کرتے ہیں ہر روز اعمال شب روز کیواسے شیخ
محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ہم نے تجربہ کیا ہے تو
ایک سراسر بہتری پائی ہے۔ اور دعا استخارہ کو دی
ہے جو پہلے گزری اور ہر دنوں کے بعد کہ استغفر
العظیم الذی لا یزالنا دعا فی القیوم و توب الیم

والشفاعة حق والنصر الحق والميزان
حق والشهدان الساعة آية لا ريب
فيهما والآن أدعيت بيوت من في القبور
التي هي في دار عذاب هذا والله هو الذي
أمرني بالعبادة والحمد لله على ما ذكره
في كتابي وثقل بها مبدئي وأوجبته بها
أما في وثقها بغيرها عني بيمينتي يا أرحم
الرحيمين: دراجد دور کعتی مغرب کے
نیت کرے۔ دور کعتوں حفظ الایمان کی
ادایں کے ساتھ اور سلام کے یہ کہے۔
الحمد لله وحی بک الایمان والحفظ
علی فی حیاتی وعند وفاتی وبعد موتی
اسکی وصیت کی ہے شیخ محی الدین قدس سرہ
نے فتاویٰ میں کہہ کہ باب اولیائیں یوں فرمے
ہے کہ ہر روز کسی ہر رکعت میں سورہ نوح پڑھ
چھ مرتبہ وائل غوث برب غوث اور قل غوث برب
ایک ایک دفعہ اسکے بعد دو رکعتیں اور میں ک نیت
ساتھ استخارہ کے یعنی مطلق جو اولیاء اللہ پڑھ
کرتے ہیں ہر روز اعمال شب روز کیواسے شیخ
محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ہم نے تجربہ کیا ہے تو
ایک سراسر بہتری پائی ہے۔ اور دعا استخارہ کو دی
ہے جو پہلے گزری اور ہر دنوں کے بعد کہ استغفر
العظیم الذی لا یزالنا دعا فی القیوم و توب الیم

الحفظ

یرجع السلام کجینا ربنا یا سیدنا و
 ارحمنا دار السلام تبارکت ربنا و
 تعالیٰ تبارک و تعالیٰ والاکرام ثم یقر
 الفاتحة فی الخیرات و المحاکم الی واحد
 لا اله الا هو و ترجمان الرحیم ثم یتقول
 الحمد فی اقرب الی رب یدری ذالک
 کلام اللہ لا اله الا هو الی یتقوا الی ثلث
 الی العظیم ثم امن الرسول الی انہ السور
 ثم شہد ان لا اله الا الله و الی قولہ
 ان الدین عند الله و سجد فیقول
 بعد وانا اشہد ان لا اله الا الله و
 استودع الله هذه الشہادة و وحی الی عند الله
 و وحی الی عند الله و دنیو ثم یتقول قل
 لا حول الا بالله الی قولہ بغير حساب
 ثم یقول الحمد یا رحمن الدنیا والاخرۃ
 ورحیمہما رحمانی انت ترحمنی ورحمنی برحمۃ
 من عندک تعیننی بها عن رحمتہ من
 سواک ثم الاخذ من المعوذتین ثم یقول
 سبحان الله ثلاث و ثلاثین مرۃ و الحمد لله ثلاثا
 و ثلاثین مرۃ و الحمد لله اربع و ثلاثین مرۃ
 لا اله الا الله و الحمد لا شریک له
 لا الملك و لا الخازن و لا الخیر و لا الخیر
 الخیر و هو علی کل شیء قدیر الحمد

النبی صلی اللہ علیہ و علیہ السلام و علیہ السلام یرجع
 السلام کجینا ربنا یا سیدنا و ارحمنا دار السلام
 تبارکت ربنا و تعالیٰ تبارک و تعالیٰ والاکرام
 ثم یقر الفاتحة فی الخیرات و المحاکم الی واحد
 لا اله الا هو و ترجمان الرحیم ثم یتقول
 الحمد فی اقرب الی رب یدری ذالک کلام اللہ لا اله الا
 هو الی یتقوا الی ثلث الی العظیم و هو العلی العظیم
 ثم امن الرسول الی انہ السور ثم شہد ان لا اله الا الله
 و الی قولہ ان الدین عند الله و سجد فیقول بعد
 وانا اشہد ان لا اله الا الله و استودع الله هذه
 الشہادة و وحی الی عند الله و وحی الی عند الله
 و دنیو ثم یتقول قل لا حول الا بالله الی قولہ
 بغير حساب ثم یقول الحمد یا رحمن الدنیا والاخرۃ
 ورحیمہما رحمانی انت ترحمنی ورحمنی برحمۃ من
 عندک تعیننی بها عن رحمتہ من سواک
 ثم الاخذ من المعوذتین ثم یقول سبحان الله
 ثلاث و ثلاثین مرۃ و الحمد لله ثلاثا و ثلاثین
 مرۃ و الحمد لله اربع و ثلاثین مرۃ لا اله الا الله
 و الحمد لا شریک له لا الملك و لا الخازن و لا الخیر
 و لا الخیر الخیر و هو علی کل شیء قدیر الحمد
 لا حول الا بالله الی قولہ بغير حساب

لا ما نفع لما أعطيت ولا معطى لما منعت
 ولا زاد لما قضيت ولا ينفع زالجهد منك
 الجهد ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم
 ان تبارك وتعالى اياته ثم يصلي على النبي
 صلى الله عليه وآله وسلم ثم يدعو بما يحب
 ثم يختم بسم ربك رب العزة عما يصفون
 الاية ثم لا اله الا الله عشر مرات هذا
 بعد كل فرضية وليقول كل يوم بعد الصبح
 يا الله يا واحد يا احمد يا جواد انفتحنى
 منك بنفحة خير انك على كل ما تشاء
 قد ير احد عشر مرة ويكون ابتداء من
 يوم الخميس بعد قرأت الفاتحة لغوث
 المشايخ قدس سره ومشايخ السلسل
 من السالقين والاحتقين كما شرط المشايخ
 وليقول يا عزير كل يوم بعد الصبح احد
 واربعين مرة ويا الله الله الرفيع
 خمسة عشر مرة ويا قيوم فلا يفوت
 شئ من علم ولا يؤد و عشرون مرة وان
 وسع الوقت قال سبحان الله وبحمده سبحان
 الله العظيم مائة مرة ولجزم ثلثة ايام
 من كل شهر ومن زاد زادة الله فان جدد
 من نفسه قوة فليصم من شوال ستا و
 من ذى الحجة التسع الاول وسينحنا

لما منعت ولا مراد لما قضيت ولا ينفع
 زالجهد منك الجهد ولا حول ولا قوة
 الا بالله العلي العظيم ان الله وملائكته
 يصلون على النبي الخ آخر آية تک پھر
 درود پڑھے۔ آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا
 مانگے جو چاہے پھر کہے۔ سبحان ربك رب العزة
 عما يصفون آخر آية تک پھر لا اله الا الله
 دس مرتبہ یہ بعد ہر فرض نماز کے اور ہر روز صبح
 کی نماز کے کہے۔ یا الله یا واحد یا احمد یا جواد
 جواد انفتحنى منك بنفحة خير انك على كل
 ما تشاء قد ير گیارہ دفعہ اور اسکو شروع کرے
 پنجشنبہ سے اسطور سے کہ پیدے حضرت غوث
 الثقلین قدس سرہ اور سب مشایخ سلسلہ پیدے
 پچھلے سب کی فاتحہ دے۔ جیسے اس کو شرط کیا
 ہے۔ مشایخ نے اور کہے یا عزیر ہر روز بعد
 صبح کے اکتالیس مرتبہ اور یا الله الله الرفيع
 پندرہ دفعہ اور یا تیوم فلا یفوت شئ من
 علم ولا یؤد ستائیس مرتبہ اور وقت میں
 گنجائش ہو تو کہے۔ سبحان الله وبحمده
 سبحان الله العظيم تو مرتبہ اور ہر مہینے میں
 تین روزہ رکھے۔ درجہ زیادہ رکھے۔ اللہ
 زیادہ کرے اور جو اپنے نفس میں قوت پائے تو
 رکھے چھ روزہ غیبہ کے اور بقرا عید کے نوروز کے

الامام کان یامر اصحابہ باحیاء هذا
 النبی الی العشر بقراءة القرآن کل لیلۃ
 عشرۃ اجزاء بالمدار ستۃ ففی کل
 ثلاث لیلۃ ختمۃ ولیلۃ العید ختمۃ
 کاملۃ بالتقسیم هذا ومن الايام
 الفاضلۃ یوم عاشورۃ و یوم النصف
 من شعبان و ورد فی الفضائل وجب
 احادیث باسانید ضعیفۃ لا یاس
 بالعمل بها ذات وجد من نفس قوۃ
 فلیعمل بها رجاء فضل اللہ تعالیٰ
 فمما صوم ول وجب کفارۃ ثلاث
 سنین والثانی کفارۃ سنین الثالث
 کفارۃ سنۃ ثم کل یوم شہر او منہا فی
 وجب یوم ولیلۃ من صام ذالک
 الیوم وقام تلک اللیلۃ کان کم من
 صام الدھر ما قۃ سنۃ۔
 فمما ثلاث بقین من وجب منہا
 من صام سبعة ايام غلقت عنه
 سبعة ابواب جہنم ومن صام
 ثمانیۃ ايام فتحت لہ ثمانیۃ
 ابواب الجنۃ ومن وجد قوۃ من
 نفسہ فقد ورد افضل الصیام
 صوم اخی داود کان لیسوم یوما و

اول تاریخ سے نویں تک اور ہمارے شیخ
 امام اپنے اصحاب کو امر کرتے تھے کہ ان دنوں
 راتوں کو بیدار رہیے۔ اور قرآن شریف پڑھیں
 ہر رات کو دس سیپارے و تین رات میں تین
 اور دسویں رات کو ایک پورا کرے۔ اس
 تقسیم سے اور ایام فاضلہ سے عاشورہ
 اور پندرھویں رات شعبان کی اور رجب کے
 فضائل وارد ہیں۔ حدیث ضعیف اسناد سے
 کہ ان پر عمل کرنا مفضلاً ہے نہیں اگر آدمی اپنے
 میں قوت دیکھے۔ ان پر عمل کرے اللہ کے فضل
 کی امید پر ان میں سے ایک روزہ پہلی رجب کو
 ہے جس کا ثواب تین برس کا کفارہ ہے۔ اور
 دوسرا روزہ دو برس کا کفارہ ہے۔ اور تیسرا روزہ
 ایک برس کا کفارہ ہے۔ بعد اسکے پھر ہر روزہ
 ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے۔ اور ایک انہیں سے
 ہے کہ ماہ رجب میں ایک روزہ اور ایک شب ایسی
 ہے کہ جو سو روزہ رکھے اور اس رات کو عبادت
 کرے تو ایسا ہے جیسے ہر سو برس روزہ رکھے۔
 پس وہ واسطے تیسری رجب ہے اور بعض انہیں سے یہ
 کہ جو سات روز رکھے اس پر سات دروازے زرخ کے باز
 ہوتے ہیں۔ اور جو اٹھ روز رکھے اٹھ دروازے جنہ کے
 اسے واسطے کھل جائیں گے۔ اور اپنے نفس میں قوت پائے
 تو حدیث شریف میں ہے۔ افضل روزہ میر شعبان کی

یظہر لہما ولا یضرا خالا فی ہذا
التزمی وغیرہ عن ابن عمر الشیخ
سعد الکونانی وقال الشیخ حسن
الحجیم لہکی وعند الکاستنطاعت
یزید علی ما ذکر قرآن سورۃ اخلاص
الف مرة والصلوة علی النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الف
مرة ولقول فی يوم الف مرة لا الہ الا اللہ
وحد لا شریک لہ لا الملک ولہ الحمد
وہو علی کل شیء قدیر وان یقول فی
الف مرة کل يوم الف مرة سبحان اللہ و
سبحانہ الخ الخ۔ اما طریقہ نقشبندیہ راشع
بسیار است در دیار ہندوستان از وجہ
شائع شدہ است یکے جہت خواجہ محمد
باقی و دیگر جہت میر ابو العلی و دیار ماوراء
النہر از جہت مخدوم اعظم مولانا خواجہ
شائع است و اشہر شعب آل بکر رب
شعوب ویدیز شغال قوم شعبہ جامیہ ست
و باز جہت خواجہ محمد باقی راشع بسیار
است اشہر انہاد و شعبہ است۔ شعبہ
شیخ محمد معصوم و شعبہ شیخ آدم بنوری ہر یک
ازین دو اشغال و رد غیر اشغال متقدمان
ابن طریقہ و این فقیر را ہر یک ازین شعبہا

بہار طریقت نقشبندیہ

پیچیدہ ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور
ایک روز افطار کرتے تھے۔ اسکو روایت کیا
ترندی وغیرہ نے ابن عمر سے واسطیٰ شیخ سعید کونانی
کے اور کہا شیخ حسن عجمی نے نے ورمقہ ورمو
تو زیادہ کرے۔ اس پر سورہ اخلاص ایک ہزار
مرتبہ پڑھے۔ اور ہزار بار درود پڑھے۔ اور ہر
روز ہزار بار پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا
شریک لہ لا الملک ولہ الحمد وہو علی
کل شیء قدیر۔ در ہر روز صبح کو پڑھے ایک ہزار
بار سبحان اللہ و بحمدہ۔ انتہی۔

لیکن مدنیہ نقشبندیہ کے بہت شعبہ ہیں۔
ملک ہندوستان میں دو جہت سے
شائع ہیں۔ تو خواجہ محمد باقی کی جہت سے
اور دوسرا میر ابو العلی کی جہت سے اور ملک
ماوراء النہر میں مخدوم اعظم مولانا خواجہ کی
جہت سے مشہور ہے۔ اور ان سب میں
بہت مشہور بموجب تصوف کے رسالوں
کے اور اشغال قوم کے بیان کے شعبہ جامیہ سے
در ہر خواجہ محمد باقی کی جہت سے بہت
شعبے ہیں۔ ان میں دو شعبہ بہت مشہور ہیں۔
ایک شعبہ شیخ محمد معصوم کا ایک شعبہ شیخ
آدم بنوری کا۔ اور ان دونوں میں سے شغال ہیں
سوا اشغال متقدمان طریقہ کے اور اس فقیر کو

رتباط صحیح واقع شدہ است پس ارتباط میں
فقیر از جہت بیعت و محبت و تلقین
شغل و اجازت و خرقة با والد خود و بہت
شیخ عبدالرحیم قرنی سرور و حضرت ابی
ابو بکر کس از شاخ ابی طریق ارتباط
مستقیم تھے۔ پیدائش والد دوم امیر و
ابراہیم کو سے امیر با خواجہ خورد و والد خواجہ محمد باقی
ابو اسحاق علی بن علی بن میر ابو علی
والد میر محمد بن احمد بن ابی شیخ از عم بنوری
بن ابی شیخ بن احمد اسہ بنیدی عن خواجہ
محمد باقی و خواجہ خورد عن ابی شیخ احمد
الدہ بنیدی و عن خواجہ حسام الدین
و ابی شیخ از احمد بن علی عن خواجہ محمد باقی
بالسند: احمد بن خوری سلسلۃ الصغیر و
میر ابو اسحاق اکبر آبادی المقلب بخلیفہ
عن ملاوی محمد اکبر آبادی عن اکامیر ابو
عن عمہ اکامیر عبد اللہ عن خالہ خواجہ
عبد الحق عن عمہ خواجہ جلی عن ابیہ
خواجہ عبد اللہ احرار و از میر نور علی خرفہ
بایشاد رسید عن والدہ الامیر ابو اسحاق اکبر آبادی
و ابی فخر شریح طریق احمدیہ را از ملا محمد بیل
گیا فی۔ اندر رود عن شیخہ میر موسیٰ بھٹی
کو فی سن ابی شیخ محمد معصوم بن ابیہ ابی شیخ

ان سب شہدوں سے ارتباط صحیح واقع ہے۔ پس
ارتباط اس فقیر کو جہت محبت و بیعت و
تلقین شغل و اجازت و خرقة سے والد
شیخ عبدالرحیم قرنی سرور سے ہے۔ و ان کو
پہلے ابی شیخ احمد اسہ بنیدی سے ارتباط
مستقیم ہے۔ پیدائش عبداللہ سے والد امیر و
اکبر آبادی سے تیسرے خواجہ خورد و والد خواجہ
محمد باقی سے چوتھے میر نور علی بن علی بن میر
ابو اسحاق سے تو سید عبداللہ و شیخ احمد
سے پانچویں احمد سرمدی سے۔ ان کو خواجہ
محمد باقی سے و خواجہ خورد کو شیخ احمد سرمدی
سے اور خواجہ حسام الدین سے و شیخ
الدہ داود اور ان سب کو خواجہ محمد باقی سے اسی
سند سے جو مذکور ہو چکی ہے۔ سلسلہ صحیح ہے
میں اور میر ابو اسحاق اکبر آبادی مندرجہ
کو ملاوی محمد اکبر آبادی سے۔ ان کو میر ابو
سے ان کو اپنے چچا امیر عبداللہ سے ان کو
اپنے ماموں خواجہ عبد الحق سے ان کو خواجہ
محمد باقی سے در اکوٹ والد خواجہ عبداللہ حارثی
اور میر نور علی سے ان کو خرقہ پہنچا۔ ان کو سید والد
امیر نور علی اکبر آبادی سے اور فقیر نے اشعاع
طریقہ احمدیہ کو من محمد بیل گئی۔ اس سے یہ صبر کیا
انہوں نے اپنے شیخ میر دسی بنی کوئی سے بہرہ

شیخ سربندی وای فقیر را خرقہ نقشبندیہ
 شیخ ابوطاہر مدنی رسد جیدہ وایشان
 را از دستہ کس و ولد بزرگوار ایشان شیخ
 ابراہیم کردی و شیخ احمد نخعی و شیخ
 عبداللہ بصری مکی و شیخ ابراہیم را
 از تباطا با شیخ احمد قشاشی است از بہت
 تلقین و خرقہ عن اخی المواعظ احمد
 بن زوی عن الشیخ محمد بن شہر بن
 عبد الرحمن التہنی عن مولانا محمد امین
 ملا جامی عن مولانا غیاث الدین
 احمد عن مولانا علاء الدین محمد عن
 مولانا عبد الرحمن الجامی عن مولانا
 سید الدین ابوالکلام غری عن مولانا
 ذکاء الدین خواجہ مویش عن خواجہ علاء الدین
 بن مر عن خواجہ بہاؤ الدین نقشبند
 و شیخ احمد نخعی شغال ابن طریقہ اخذ کرد از سید میر کمال
 ابخی عن ملا محمد عرب البلی عن ملا اکت
 الشیرغانی عن ملا خور و غزوان عن مخدوم
 اعظم ملا خواجگی عن مولانا محمد قافی
 عن خواجہ عبید اللہ الاحرار و
 شیخ عبد اللہ البصری بسین خرقہ
 عن ابی الشیخ عبد اللہ باقشیر المکی
 عن الشیخ تاج الدین السنہلے نزل مکہ عن

شیخ محمد معصوم سے انہوں نے اپنے والد شیخ احمد سربندی
 سے اور اس فقیر کو خرقہ نقشبندیہ حاصل ہوا۔
 شیخ ابوطاہر مدنی سے اور انکو تین مشائخوں سے
 اسبند و لب بزرگوار شیخ ابراہیم کردی سے و شیخ
 احمد نخعی سے اور شیخ عبد اللہ بصری مکی سے
 اور شیخ ابراہیم کو از تباطا ہے شیخ احمد قشاشی سے
 بہت سے تلقین و خرقہ کے ابوالمواعظ احمد
 بن شہر بن عبد الرحمن التہنی سے مولانا محمد امین ملا
 جامی کے ہوا ہے سے انکو مولانا غیاث الدین
 احمد سے انکو مولانا علاء الدین محمد سے انکو
 مولانا عبد الرحمن الجامی سے انکو مولانا سید الدین
 کا شغری سے انکو مولانا ذکاء الدین خواجہ مویش
 سے انکو خواجہ علاء الدین بن مر سے انکو
 خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیہ سے اور شیخ احمد نخعی
 نے اشغال اس طریق سے حاصل کئے سید میر
 کلال بلخی سے انہوں نے ملا اکتہ شیرغانی سے
 انہوں نے ملا خور و غزوان سے انہوں نے
 مخدوم اعظم ملا خواجگی سے انہوں نے مولانا
 محمد قافی سے انہوں نے خواجہ عبید اللہ الاحرار
 سے و شیخ عبد اللہ بصری نے خرقہ پینا لیا ہے
 شیخ عبد اللہ باقشیر مکی کے انکو پینا تاج الدین
 سنہلے نزل مکہ نے انکو خواجہ محمد قافی نے

خواجه محمد باقی بسندہ المذکور ثم الخواجه
نقشبند اخذ عن روح خواجہ عبدالخالق
البحر والی عن خواجہ محمد بابا السہمی
وعن خلیفۃ الامیر سید کلال وخواجہ
محمد بابا السہمی عن خواجہ عزیز الدین
بمثل ما ذکرنا فی سلسلۃ الصیحة الا ان
طریقنا نکتہ اخرى ثبت علیہا فی الشیخ
ابو علی الفارمدی اخذ ایضا عن خواجہ
ابو الحسن الخرقانی عن الشیخ ابی یزید
البسطامی من طریق الباطن لاهل طریق
الظاهر فان وفات الشیخ ابی یزید
قبل ولادۃ خواجہ ابی الحسن بمدت
مدیدۃ والشیخ ابو یزید عن سیدنا
الامام جعفر الصادق من طریق الباطن
کا الظاہر کان ولادۃ الشیخ ابی یزید
بعد وفات الامام جعفر الصادق بمدۃ
مدیدۃ والامام جعفر الصادق اخذ
من یحیی بن الاوی جہۃ ابانہ رضی
اللہ عنہم وقد ذکرناہ والثانیۃ اخذ
الطریق عن ابی امام القاسم بن محمد بن
ابی بکر الصدیق والقاسم اخذ عن
سلمان الفارسی عن سیدنا ابی بکر
الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اسی سند مذکور سے پھر خواجہ نقشبند نے
حاصل کی خواجہ عبد الخالق غنی وانی کی روح
سے اور خواجہ محمد باقی بابا سہمی اور خلیفہ
امیر سید کلال سے اور خواجہ محمد بابا سہمی
نے خواجہ عزیز الدین سے جیسا ہم نے سلسلہ
سجرت میں ذکر کیا ہے مگر یہاں ایک اور
نکتہ ہے جس سے انہوں نے خواجہ ابو علی
فارمدی نے بھی حاصل کیا ہے خواجہ ابو الحسن
خرقانی سے انہوں نے شیخ ابو یزید بطنامی
سے باطن کے طور پر ظاہر کے طور پر نہیں
کیونکہ ولادت شیخ ابو یزید کی خواجہ ابو الحسن
کی ولادت سے بہت مدت سے پہلے ہوئی
ہے اور شیخ ابو یزید نے سیدنا امام جعفر صادق
سے باطن کے طریق سے ظاہر کے طریق سے
نہیں سوا سبط کہ ولادت شیخ ابو یزید کی
بہت کے بعد ہوئی ہے وفات امام جعفر
صادق سے اور امام جعفر صادق نے حاصل
کیا دو طریق سے ایک تو اپنے آباؤ رضی
اللہ عنہم کے طریق سے اور وہ ہم ذکر کر چکے
ہیں اور دوسرے اپنے تانا قاسم بن محمد بن
ابوبکر صدیق سے اور قاسم نے حاصل کیا
سلمان فارسی سے اور انہوں نے سیدنا
ابوبکر صدیق سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ

قلت وانخذ القاسم عن سلمان كما يمكن
ان يكون الا من جهة الباطن يظهر
ذالك من تتبع اسم الرجال والادب علم
والحسن البصر ينسب الى سيدنا علي
رضي الله تعالى عنهم عند اهل السلوك
قاطبة وان كان اهل الحديث لا
يثبتون ذالك وقد انتصر الشيخ
احمد القشاشي لاهل السلوك
والكلام وواف وشاف في الكتاب
العقد الفريد في سلاسل اهل
التوحيد والادب علم بايد دانست که
گلیا فی بفتح کاف فارسیہ اول و تشدید
دوم یار نسبت کی ہے قبیلہ ازافاغنه کہ میا دد آہ
پشاور سکونت دارند و با قوم یوسف زنی
بنوا عماد می شوند۔ بھٹی کوٹ بتائیں ہندوین
قریبہ من مضافات جلال آباد و جلال آباد
بلدہ بین کابل و پشاور ہندو سی بفتح موحدة النون
و مہملہ نسبہ جینسا بالفتح بلدہ بصعید مصر
رہنے والا کہ بفتح الای و تشدید
کاف از عربیہ و بائے فارسیہ این یمین
تخلص می کنند و اوراد یوانے است مشہور
چرخان بحیم فارسیہ مضمومہ و بار موحدة مضمومہ
در ارمہلہ سائنہ و غین مجہ بلدہ است بر دو

علیہ وسلم سے میں کہتا ہوں قاسم کا سلمان سے
حاصل کرنا ممکن نہیں مگر باطن کی جست سے
یہ بات غابر ہوئی ہے اسماء الرجال بتتبع
العلم اور حسن بصری نسبت کے گئے ہیں۔ سید
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اہل سلوک کے
نزدیک یقیناً اگرچہ اہل حدیث اسے ثابت
نہیں کرتے اور تحقیق بہت تائید کی ہے۔ شیخ
احمد قشاشی نے اہل سلوک کے دوم دانی و
شافی سے اپنی کتاب عقد الفرید فی سلاسل
اہل توحید میں اللہ اعلم۔ جاننا چاہیے کہ
گلیا فی بفتح کاف فارسیہ اول و تشدید
دوم یار نسبت کی ہے قبیلہ افغانوں
میں سے جو پشاور کے دوآبہ میں رہتے ہیں
اور قوم یوسف زنی کے چچا زادوں میں
ہیں۔ بھٹی کوٹ دونوں تائبندیہ ایک گاؤں
ہے توابع جلال آباد سے اور جلال آباد
ایک شہر ہے درمیان کابل اور پشاور کے
بھٹی بفتح موحدة والنون اور بین مہملہ بالفتح
اور یار نسبت کی ایک شہر ہے۔ صعید مصر
ادنیٰ میں ملا اکہہ بفتح الف و تشدید کاف عربی و
لای فارسی ابن یمین تخلص کرتے ہیں اور ان کا
دیوان مشہور ہے چیرغان مجیم فارسی مضمومہ اور
بار موحدة اور ارمہلہ سائنہ و غین مجہ بلدہ است بر دو

محلہ از بلخ شیرخان تعریف است و معنی
چیزخان بلفظ ترکی چیز یکہ یکے بعد دیگرے
در ضول مانند قطار بودہ باشد۔ عزیزان لفظ
لغظیم مثل میران و سیدی و غیر آن و باقشیر یا
بلنظیم من حرف نسبت است کہ اول کلمہ می
آید سبغی بیلے ہندیہ کہ اشنام ہا دار و بلدہ
است۔ دراز ہر جہنا و گنگا نزدیک جبال شرقی
دار الخلافہ دہلی، کاتب حروف گوید کہ حضرت
والد قدس سرہ می فرمودند کہ چون حضرت خلیفہ
ابوالقاسم مرا اجازت دادند فرمودند کہ در طریقہ
امثال منی باشد و صدایا تمی نوین عمدہ و طریق
فانکتاب فقرات است آنرا از مشائخ خود من
اغذ کردہ ایم و مشائخ ما بحفظ و عمل بآں وصیت
می کردند شا آنرا از نسخہ من بنویسید پس حضرت
ایشان آنرا استنساخ کردند و اجازت حضرت
این فقیر را شالی شد کہ کتاب فقرات را در بعض
مواضع اشکال در آن کتاب از حضرت ایشان
استفسار نمودم و اشغال آنرا از حضرت ایشان
بوجہ نیک تلقی نمودم و الحمد للہ کاتب حروف گوید
کہ شیخ تاج الدین سبغی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی
در باب اشغال نقشبندیہ رسالہ دارند مخفی والد
بزرگوار آنرا بغایت می پسندید۔ آنرا بخط خود از
نزدیک بعض اصحاب شیخ تاج الدین انتساخ

بلخ سے دو منزل شیرخان اسکی تعریف ہے۔ اور
چیزخان لفظ ترکی ہے۔ کہتے ہیں چیز ایک
بعد ایک کے موضوعات یہاں مذکور کہ عزیزان
لفظ لغظیم ہے جیسے میران و سیدی وغیرہ کے
باقشیر بالفظمین میں حرف نسبت کا ہے کہ کلمہ
کے ال آتا ہے۔ جیسے یار نسبت کی آخر میں آتی
ہے۔ سبغی ہا ہندیہ کہ ملکہ کے شاہی ایک شہر ہے۔
گنگا جہنا کے اس طرف قریب جبال شرقی دار الخلافہ دہلی
کے کاتب حروف کہتے ہیں کہ جب حضرت خلیفہ ابوالقاسم
نے مجھے اجازت دی۔ فرمایا کہ ہمارے طریقہ میں زبان
نہیں ہوتا اور تعلیم نہیں کھتے ہمارے طریقہ میں
عمدہ کتاب فقرات ہے۔ وہ ہم نے جس شرف
سے بطریق عین کے حاصل کی ہے۔ اور ہمارے
مشائخ اسکے حفظ اور عمل کرنے پر وصیت کرتے
آئے ہیں تم وہ میری کتاب سے نقل کرو پس حضرت
والد نے وہ نقل کر لی اور انکی اجازت اس
فقیر کو ہوئی۔ اور اس میں بعض مقامات مشکل
اس فقیر نے ان سے دریافت کیے اور اس
کے اشغال بہت اچھی طرح سیکھ لئے۔
والحمد للہ کاتب حروف کہتا ہے کہ شیخ تاج الدین
سبغی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی کا ایک
رسالہ ہے مختصر اشغال نقشبندیہ میں والد
بزرگوار اسکو بہت پسند فرماتے تھے۔ اور اسے

کروہ بودند۔ و طالبان را بہمان اسلوب
ارستاد و فرمودند: این فقیر آں را
پیشتر حضرت ایشان بختاد و را بیتہ
خواندہ است۔ خواستم کہ آں را نقل
کنم و باللہ التوفیق۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی
سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین و بعد
اصحابہ اجمعین اعلم و قد علم اللہ تعالیٰ
ان معتقد السائرۃ المنقشبہ یبذل
للہ تعالیٰ امرہم و هو مستند اعلیٰ
الاستاذ و الجماعة و الیہ یقیمون و الیہ
التي لا یتصور لغير اداء السائرۃ وھی
عبادت عن دوام مع الحق بیکانہ بلا
مزاج و شعور باذنیہ و مع الذہول عن
صفة المحذور و بوجود الحق بیکانہ و لا
یحصل ہذا السعادتۃ العظیمۃ بغير
نصرف بجزبۃ الاغلبہ و لا سبب
فی طریق المحذبۃ اقوی من محبتہ الشیخ
الذی سارکہ بغير حق المحذبۃ قال الشیخ
بر علی المناذقۃ و قد علم اللہ تعالیٰ ان
التي تبین بن السہان فی سائرہ کان
لہا اثر بکون بغير انہ و سببہ و قد علم

شیخ تاج الدین کے بعض صحاب سے لیکر اپنے
ہاتھ سے نقل کیا تھا۔ اور اسطورہ بابوں کو ارشاد
فرماتے تھے۔ اس فقیر نے وہ رسالہ ان سے بشتا
و را بیتہ پڑھا ہے۔ میں نے چاہا اسکو بعینہ نقل
کر دوں اور توفیق اللہ کی طرف سے ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی
سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین و بعد
توفیق عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ کہ عقیدہ حضرات
نقشبندیہ قدس اللہ اسمہا رحمہم کا وہ ہے۔ جو
عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہے اور طریقہ
ہے۔ دوام عبودیت کا جو بیزد کے عبارت
کے متصور نہیں۔ اور وہ عبارت ہے۔ اس سے
کہ ہمیشہ مع الحق ہو سبجانہ تعالیٰ کہ شعور باذنیہ
اسکے مزاج نہ ہو۔ ساتھ فرمودہ کے صفت حقیقہ
بوجود الحق کے سبحانہ تعالیٰ اور یہ سعادت
عظمیٰ بغير جذبہ الہی کے نہیں حاصل ہو سکتی
اور طریق جذبہ میں کوئی بہت قوی سبب نہیں
سوائے صحبت۔ ایسے شخص کا جو کارہ
بصریق جذبہ کے ہو۔ شیخ بوزگاہی قدس
سبب ہے۔ کہ جو درجہ است و بغير
ہے۔ اسکا اثر نہیں ہوتا۔ اور جو سبب ترقی
نواسمیں لذت نہیں ہوتی۔ اور سنت و عبادت

فی رسالہ یکے تاج الدین (در باب احوال نقشبندیہ)

جاریۃ علی اندکابد من السبب فکما ان
التوالد والوالدة کن ذلک التوالد المعنوی
حصولہ بغیر المرشد متعذر قال فی
رسالة المکبة من لا شیخ له ذ الشیطان
شیخی وخذ الطریقة العلیة
النقشبندیہ اخذها العقبة الفقیر
فی النقصات والعاجز فی معرفتہ
الرحمن تاج الدین السید الخلی
عن محمدی الزمان الخواجه محمد باقی
وهو اخذها عن المولی الخواجه امین
وهو اخذها عن المولی درویش محمد
وهو عن المولی محمد زاهد وهو
عن الغوث الاعظم الخواجه عبدین
احمد وهو عن الشیخ الشیوخ یعقوب
البحرخی وهو من حضرة الخواجه الکبیر
الخواجه بهاد الحق والدین المعروف
بنقشبند وهو عن السید کلال
هو عن الخواجه محمد بابا السماوی
هو عن حضرت العزیز ان الخواجه
علی الرامیتنی وهو عن الخواجه محمد الفخوری
وهو عن الخواجه عارف الدیوکی و
هو عن الخواجه عبد الخالق الغدوانی
وهو عن الشیخ یوسف بن یعقوب بن

بے۔ اس پر کوئی سبب ہو تو جیسے ظاہری تولد
وتماسل بے ماں اور باپ کے نہیں حاصل ہوتا
اسی طرح تولد معنوی کا حاصل ہونا بغیر مرشد
کے مشکل ہے۔ رسالہ مکیہ میں لکھا ہے۔ من
لا شیخ له فالشیطان شیخہ۔ یعنی جبکہ کوئی مرشد
نہیں اسکا شیطان پیر ہے۔ اور یہ طریقہ غلیبہ
نقشبندیہ حاصل کیسے اس فقیر نے جو نقصان
میں کاں ہے اور معرفت جہنم میں عاجز ہے۔
تاج الدین سنہلی کہ حاصل کیا ہے۔ مہدی زمان
خواجہ محمد باقی سے اور انہوں نے ملا خواجہ امین
سے انہوں نے ملا درویش محمد سے انہوں نے
ملا محمد زاهد سے انہوں نے غوث الاعظم
خواجہ عبید اللہ احمد سے انہوں نے شیخ
الشیوخ یعقوب بحرخی سے انہوں نے حضرت
خواجہ کبیر خواجہ بہاد الحق والدین معروف
بنقشبند سے انہوں نے سید کلال سے
انہوں نے خواجہ محمد بابا سماوی سے
انہوں نے حضرت عزیز ان سے انہوں
نے خواجہ علی رامیتنی سے انہوں نے
خواجہ محمود خیر فتنوی سے انہوں نے
خواجہ عارف دیوکی سے انہوں نے
خواجہ عبد الخالق غدوانی سے
انہوں نے شیخ یوسف بن یعقوب بن

البسطامی کنسبۃ اولیس قدس اللہ سرہ
 من منہج الانوار علیہ افضل الصلوٰۃ
 وکرم التقیات وھکذا النسبۃ سلطان
 العارفين الی درویشیۃ جعفر الصادق
 والاعرف من خدمت و صحبتہ غیر
 صحیح والامام جعفر الصادق مع وجود
 انوار وراثت اباہ الکرام یتصل بمجدہ
 الامت القاسم بن محمد بن ابی ابکر الصدیق
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم وھو من فقہاء السبعۃ
 فی التابعین کان من اکھلم فی علم الظاہر
 وباطن وھو منسوب الی سلمان الفارسی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سلمان مع تشرفہ
 بصحبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ
 الطریقۃ عن الصدیق رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ وھو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 و الطریقۃ الاخری الامام جعفر ابی عن
 جذ الی باب مدینۃ العلم معرفۃ

فصل

طریق الوصول الی اللہ تعالیٰ علی طریق
 لساوۃ النقشبندیۃ اما الطریق الاول
 الذکر بحض الصحبۃ و بالذکر ارباب

فصل

طریق وصول الی اللہ بطور حضرات نقشبندیہ کے
 یا فقط صحبت سے ہے یا ذکر سے یا مراقبہ
 اور طریق ذکر اس سلسلہ کا یوں ہے کہ ذکر کرے

روحانی پیر

اول طریقہ حضرت نقشبندیہ

المراقبہ وطریق ذکر ہذا السلسلۃ ان
تذکر الکلمۃ الطیبۃ اعنی لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ بحسب النفس و تراعی الحد
الوتر و ازبجاء فی العدد احد عشر بن
متر ولم یظهر لای ذکر اثر ہذا الخیر علی
عدم قبولہ فنشر ع فی ابتداء الذکر
من اصلہ و اثر الذکر هو انک فی زمان
النفی منتفی عندک وجود البشریۃ و فی
الاثبات یظهر فیک اثر من آثار تصرفات
الحدیثات الا لہیۃ و الاثر مفاوت بحسب
الاستعداد و فی بعضہم اول ما یحصل
الغیبۃ عما سوی الحق و بعضہم اول ما
یحصل لہا السکر و الغیبۃ و بعد ذلک
یتحقق لہ وجود اعداد و بعدہ یتشرک
بالفناء کما قال الشیخ عبد اللہ الزمکا
فی تفسیر ہذا الایۃ و اذکر ربک
اذا نسیت غیرہ ثم نسیت ذکرک
ثم نسیت فی ذکر الحق ایامک اکل ذکرک
و اعلیٰ الامر حجاب و اتمہا الفناء اعنی لا یتقی
لیس الیک من غیر عما سوی اللہ و کیفیۃ الذکر ان
تجعل اللسان ملتصقا بسقف الفم و تلصق
الشفۃ بالشفۃ و اللسان بالاسنان و
تحبس النفس و تشرع کلمۃ لا مبتدئ ما بہرہا

کلمہ طیبہ کا یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
بحسب نفس سے اور گنتی میں حاق عدد کی رعایت
رکھے اور جب انیس مرتبہ سے گذر جائے۔ اور
اسکا کچھ اثر ظاہر ہو تو یہ دلیل ہو۔ اُس کے
قبول نہ ہونے کی۔ پھر نئے سرے سے ذکر
شروع کرے۔ اور ذکر کا اثر یہ ہے۔ کہ جب کہ
لا الہ تو وجود بشریہ کی نفی ہو جائے۔ اور جب کہ
الا الہ تو ظاہر ہوں آثار تصرفات جذبہ الہیہ کے
اور اثر اپنی اپنی استعداد کے موافق ظاہر ہوتا
ہے۔ بعضے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کو پہلے غیبت
ما سوائے حق سے حاصل ہوتی ہے۔ اور بعضے
ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کو پہلے مکر اور غیبت اور
اس کے بعد عدم کا وجود ثابت ہوتا ہے۔ اور
اس کے بعد فنا جیسے شیخ عبد اللہ انصاری نے
اس آیتہ کی تفسیر میں کہا ہے۔ کہ و اذکر ربک
اذا نسیت کہ جب بھول جائے۔ تو ما سوائے
حق کے پھر بھول جائے تو اپنے ذکر کو پھر بھول جائے تو حق
کے ذکر میں اپنے تئیں تو تیرا ذکر کامل ہو گیا
اور اعلیٰ اور اتم درجہ ذکر کا فناء یعنی تیری
زبان کو خبر نہ رہے۔ ما سوائے اللہ کے اور کیفیت
ذکر کی یہ ہے۔ کہ زبان کو تالو سے لگائے۔
اور لب کو لب سے اور دانتوں کو دانتوں سے
اور پس دم کرے۔ اور شروع کرے کلمہ لفظ

من السرة وتصلد برها الى جانب الدماغ
فاذا وصلت الى الدماغ ملت بالکما الى
جانب الكنف اليمين الا الله الى جانب
اليسار فرميت برها على القلب فتورى
بقوة بحيث يظهر اثرها وحرايرها في
سائر الجسد وقيل بجهد رسول الله من
اليسار الى جانب اليمين اي فتاتي بها
بينهما وتقول بعد خالک بالقلب ايضا
اننى انت مقصودى ورضاک مرسلو بنى
يعنى من هذا الذكر مع توجه القلب
على وجه يظهر اثره في القلب يتاثر منه
ويكون ذالك كله بحيث لا يظهر على
ظاهره حركة ولا يشعر به من كان
يقرب به ويحبس نفسه بذکره اثره
عرا عيا للو تروى قال حصة اخراجه
تدريس سره في معنى الكلمة لطيفة ان
لذاته معناه نفس الالهة الطبيعة
التي هي شدة العبور في امره
صعدا فلهذا من انفسه حتى
مقام فانقبضت في باطنه ونش كابر
هذه المسئلة قال في معنى الكلمة
الطبيعية ان مبتدئ تصويره في كماله
لامعبر به بالتوسط في حفظه مقصود

لا کوناف سے دماغ کی طرف لے جائے۔
اور جب دماغ کی پہونچے تو کچھ الگ کو دیکھنے
موندنے کی طرف سے کونایں موندنے
کی طرف سے کونایں موندنے سے
ایسے زور سے کہ کونایں موندنے سے
جسم میں معلوم ہو۔ درنظر خالک ماحول احوال
کو بائیں طرف سے دایمی طرف کو یعنی اُن
کے درمیان اور اس کے بعد دل سے یوں
کہہ لینی انتہا تک کہ وہ اپنے مطلوب
یعنی اس ذلت پر ہی میرا مقصود ہے، دیتریں
ہی رہنا چاہتا ہوں۔ یہ ہے کہ جب کونایں
سے ایسی طرح کہہ لیں کہ مرسلو ہو۔ اور
دل اس سے متاثر ہو اور یہ سب اس طرح
ہو کہ ظاہر میں کچھ نہ معلوم ہو جو کونایں پاس
بیٹھا ہو وہ کونایں اپنے نفس کے کبار کو
کرتے ہیں اور طاعت اللہ کی ذلیلت کر رہے اور
حضرت خواجہ ترمذی نے کہہ دیا کہ کونایں
ذلت کر رہے ہیں اور کونایں اپنے نفس کے کبار کو
اور کونایں اپنے نفس کے کبار کو
کے معنی میں کہہ لیں اپنے نفس کے کبار کو
ناتبر فی باطن پر وہ کونایں اپنے نفس کے کبار کو
نے کہہ چکے ہیں کہ کونایں اپنے نفس کے کبار کو
کرتے۔ کونایں اپنے نفس کے کبار کو

مقامات
سیر فی اللہ
سیر فی اللہ

والمنقذ لا موجود الا الله تكون ملاحظة
وقال الا كما برما لم يبت السیر فی اللہ و
بوضوح القول مر فی السیر فی اللہ تكون ملاحظته
لا موجود الا الله كذا او قبل معناها لا
متن في الملك والملكوت الا الله
مبين في الجواهر في مد او مت الملك
لا يترك في حال ولا وقت لا في
قيامك ولا فعودك ولا في حديثك
ولا في نومك وان جعل لك في الذكر
وفي مجالس الشيخ كيفية فافر ضحاك لخط
المستقيم فان يخيل هذا المعنى وشغل
الخيال بامر واحد من الجملة وقال
ابن القيم في العبر من متغيرة من
دنيا الدنيا في الدنيا والخيال وتأثيره في
لك في الدنيا في الدنيا في الدنيا
لك في الدنيا في الدنيا في الدنيا
الشغل هو عدم الشغل وعدم الشغل
هو الشغل وقال المولى سعد الدين
الكاشغري رحمه الله عليه ان الشيخ
عبد الكبير اليميني سألني وقال ما الذي
فقلت له لا اله الا الله فقال ما هذا
شئ من هذه عبارة فقلت له افدانت
فقال الذك ان تعلم انك لا تقدر

خیال کرے کہ لا مقصود اور منتہی سمجھے کہ لا موجود کا کیا
کا ملاحظہ ہووے اور بزرگوں نے کہا ہے کہ شبانہ
ہو جائے۔ سیر فی اللہ اور قدم رکھتے ہیں سیر فی اللہ
کے اور ملاحظہ کرے کہ لا موجود کا کیا ہے۔ تو یہ کفر
ہے اور بعضوں نے اس کے معنی یہ کہے ہیں کہ متصرف
فی الملك و ملکوت الا الله اور ضرور مراد ہے
کوشش کرنی کہ کی مدت کی کسی حال کی
وقت نہ ترک کرے۔ کھڑے نہ بیٹھ نہ سونے نہ
نہ سوئے اور جو ذکر میں یا شیخ کی مجلس میں کچھ
کیفیت حاصل ہو تو اسکو فرض کرے۔ جیسے
ایک خط مستقیم اور جیب یہ معنی خیال میں
بندہ جاوے۔ اور خیال اسی ایک امر میں شغل
ہو جاوے۔ تو یہ جمعیت کے واسطے بہت مد
کرتا ہے۔ اور بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ جب
ایک بال غنی بدن سے متغیر ہو جائے۔ شبانہ
کیواسطے اور اثر معلوم ہو تو چاہیے کہ اسکو
چھوڑے نہیں۔ یہاں تک کہ حاصل ہو جائے
تخلین عیہ بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ
الشغل هو عدم الشغل وعدم الشغل
هو الشغل اور بد سعد الدین کاشغری رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا ہے کہ شیخ عبد البکر الیمینی نے
مجھ سے پوچھا کہ ذکر کیا ہے۔ میں نے کہا۔ لا اله الا الله
کہا یہ تو عبارت ہے۔ ذکر نہیں ہے۔ پھر میں نے کہا

رحلہ صحابہ نہ۔ وقال السيد الطائفة
 نجيب التصوف وهو ان يتجسس ساعة
 متعطلة من ملاحظة كل شيء قال
 شيخ الاسلام في ملاحظة ذلك
 يحصل الواحد ان لا يتفقد روية
 لا غير نظر ومتصور الطائفة العلية
 اوصوفيه حصول مشاهدة الحق كانه
 نراه وقد استحضور لیس موافقا مشاهد
 تكون بالقلب واما الروية فيكون
 تبين الراس والشرق بين الروية
 والمشاهدة اذ في الروية لا تقدر
 ان تتبدى عما في نفسك و في
 المشاهدة انت بالخيار -

الطريق الثانية لتسلسل نقشبند
 في سبب الوصول وحصول المعصية
 وهي اتماع الطرق واقترانها التوجه
 والمراقبة وهو ان ذلك المعنى المقدر
 الذي لا غير كيف واما مثال المفهوم من
 الاسم المبارك اعني الله لا غير واسطة
 عند رتبة شربية او عبرية او فارسية
 او غيرها تلاحظه وتحفظه في خيال
 وتتوجه بجميع قواك وملا اركانك
 الى القلب الصوري وقد ارم على

آپ فرمایے تو کہا ذکر یہ ہے کہ تم جانویہ کہ تم اس کے
 وجدان پر قادر نہیں ہو رہے اور متبادلات اللہ عینہ نے
 فرمایا ہے کہ تصوف یہ ہے کہ ایک ساعت میں
 بیٹھے کل شئی کے ملاحظہ سے اور شیخ رسد م نے
 کہا ہے اس کے ملاحظہ میں حاصل ہوتا ہے۔ وصل
 بغیر جستجو کے اور دیدار ہے بغیر کے در مقامود
 صوفیہ کے طریقہ غیبیہ کا حصول ہے۔ مشاہدہ حق
 کا کائنات نما اور اس میں حضور کا نام نہیں نے
 مشاہدہ بالقلب رکھا ہے۔ اور دیکھنا جو ہر
 ہے۔ وہ سر کی آنکھوں سے ہوتا ہے اور فرق
 رویت اور مشاہدہ میں یہ ہے کہ رویت پر قادر
 نہیں ہوتا کہ اسے اپنے سے دور کرے اور
 مشاہدہ میں اختیار ہے۔

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ وصول
 کے سبب اور معرفت کے حصول میں اور
 بہت آسان درجہ ہے۔ یہ ہے کہ وہ کسی
 توجہ اور مراقبہ ہے۔ درود یہ ہے کہ وہ کسی
 مقدس جو بغیر کیف اور ان کی مثال نہیں مفہوم
 ہے۔ اللہ کے نام مبارک کا بیوا سے علم غبار
 عربیہ یا فارسیہ وغیرہ اس کا لحاظ اور اس کی
 حفاظت کرے۔ اپنے خیال میں اور متوجہ ہر تمام
 قوتوں اور مدد کوں سے قلب صوبہ بری کی طرف
 اور اس پر مداومت کرے اور تکلیف کرے

تصوف

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ وصول

توجہ

هذه الامور وتكثف في كرامة
حتى تلذ حب الكوفة من ابي بن ولصاير
هذه الامور كل ملكة لاث وقال بعض
الاكابر من نقشبندية ان المعنى المقصود
ان غشوي سبب في تخيل الصورة نور
بسيط حيد وان جميع الموجودات العلمية
والغيبية هي في حقيقة البصيرة
ومن غشوي سبب في تخيل الصورة نور
الصنوبري بجميع القوى وتدل الريح الى
ان تقوى البصيرة وتدل حسب الصورة
وليترب على ذلك فظهر المعنى المقصود
قال حضرة الشيخ جبر عبد الله اكرار
ان المراقبة من المفاصلة فلا بد من
التراقب من اسبابه من مع هذا الايد
المراقب ان يكون مراقبا لا اطلاع على
اطلاع الحق بغيره على احوال ويدا
واما على ذرات ويكون مراقبا لا اطلاع
على ما هو جاز لا بکافور وانشئت خط
والطريق الاخر ان يكون مراقب
بلقب الصنوبري ولا يتربش انما اطرا
محل فيه حتى تيسر له الربط بقلب
الحقيقي من غير ملاحظة معنی المفاعلة
وطريق المراقبة على من طريق النقي

اس کے لازم کرینے کو یہاں تک کہ کلفت دینا
سے جاتی رہے اور اس امر کا ملکہ ہو جائے اور
بعض بزرگوں نے نقشبندیہ کے کہہ ہے کہ
معنی مقصود کے یہ ہیں کہ بے خودی ہو جائے
بہتر خیال کرے اس کو ایک نور بیدار کی صورت
میں جو احاطہ کئے ہوئے ہے۔ سب موجودات
علمیہ و غیبیہ کو اس کو بصیرت کے مقابلہ کرے
اور باوجود اسکی حفاظت کے قلب صنوبری کی
طرف متوجہ ہو رہے تمام قوی سے اور تدارک
کرے اس امر کا کہ بصیرت قوی ہو جائے۔ اور
صورت جاتی رہے۔ اور مترتب اس امر پر ظہور
معنی مقصود کا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار
نے فرمایا کہ مراقبہ باب مفاصلہ ہے۔ تو ضرور
ہے۔ تراقب دونوں طرف سے تو بس مراقبہ
کر نیوالے کو ضرور چاہئے یہ کہ ہو مراقب اپنی
اطلاع کا حق سبحانہ کے مطلع ہونی ہے اسکے
حل پر اور اسکی مداومت کرے۔ اور یہ مراقب
ہو اپنی اطلاع کا اپنے موجد پر بلا فتور اور پریشان
فطری کے اور ایک اور یہ طریق ہے کہ اپنے قلب
صنوبری کا مراقب ہو۔ اور اس میں کوئی خطرو نہ
آنے دے۔ یہاں تک کہ اسکو اپنے قلب حقیقی
سے ربط آسان ہو جائے۔ بدون ملاحظہ معنی مفاعله
کے اور مراقبہ کا طریق بہت اعلیٰ ہے۔ نفی

والا تبات اقرب الی الجذبة الاصلیة
من غیرها ومن طریق المراقبة یمكن
الوصول الی الوزارة والتصرف فی الملك
والمذکوت ویمکن بها الاشراف علی
نحو الامر والنظر الی الغیر بنظر الوهبة
وتتویر بانه ومن ملکة المراقبة یحصل
دوام الجمعية ودوام قبول القلوب فی
هذه المعنی لیسے جمعاً وقبولاً الطریق
الثالث طریق الرابطة بالشیخ الذی
وصل الی مقام مشاهدۃ وتحقق
بالتجلیات الذاتیة فان رویتہ یقتضی
هم الذین اذا راد ذکر الله تعین فاند
الذکر وصحبتہ بموجب هم جلساء الله
تنتج صحبة المذکور واذ ایتسر صحبة
مثل هذه العزیز ورایتہ اثره فی نفسک
فینبغی لک ان تحفظ ذلک الاثر الذی
لنت اهدہ فیک بقدر الامکان وان
حصل لک فی ذلک المعنی فتور را ح
حقیقۃ حتی یرجع لک ببرکۃ ذلک الاثر
هکذا تفعل مرۃ بعد اخری حتی تصیر
تلک الکیفیت ملکۃ لک وان لم تظهر
من صحبة ذلک العزیز ویراد لکن
توصلت بصحبة وانشد اب

اثبات کے طریق سے اور بہت قریب ہے
جذبہ الطیبہ سے اور مراقبہ کے طریق سے ممکن
ہے۔ وصول وزارت کا اور ملک و ملکوت
میں تصرف کا، اور ممکن ہے۔ معلوم کر لینا
لوگوں کی دل کی باتوں کا اور دوسرے کی باتوں
بخشش کی نظر کرنا اور سے باطن کو منور کرنا
اور مراقبہ کے نام سے جمعیت دینی واسطی ہوتی
ہے۔ اور لوگوں کے دل کا ہمیشہ مقبول ہونا
اور اسی بات کو کہتے جمع و ثبوت۔ اور نیز حرق
الطیب ہے اس شیخ سے جو مشاہدہ کے مقام
کو پہنچا ہوا ہے۔ اور تجلیات ذاتیہ سے متحقق
ہوا ہے اس واسطے کہ اسکی رویت بموجب
اسکے کہ اذا راد ذکر الله فاند ذلک فاند
اور اسکی صحبت بموجب اسکے ہم جلساء اللہ
اس صحبت مذکور کا فائدہ دیتی ہے۔ اور جب
لیست عزیز کی صحبت بلسر ہو جائے۔ اور اپنے
نفس میں اس کا اثر معلوم ہو۔ تو چاہئے کہ
اسکی حفاظت کرے۔ جو اثر مشاہدہ کیا ہے
جہاں تک تحقیق ممکن ہو۔ اور جو اس میں فتور آجائے
تو اس شیخ کی صحبت کی طرف رجوع ہو۔ کہ
پھر تجھ کو حاصل ہو۔ اسکی برکت سے۔ اور
اور اسطور کیا کرتا۔ کہ وہ کیفیت مدہ ہو جائے
اور جو اس عزیز کی صحبت سے یہ اثر ظاہر نہ ہو

فینبغی ان تحفظ صورة فی الخیال و
توجه القلب الصوری حتی یحصل
الغیبة والفناء عن النفس وان قفت
عن الترقی فینبغی ان تجعل صورت
الشیخ علی کتفک الایمن ولعقب
من کتفک الایمن قلبک والامل
ممتد وبقای بالشیخ علی ذالک الامر
الممتد و تجعل فی قلبک فاذ یرجی لک
بن الذی حضور الغیبة والفناء ،

فصل

فی الکلمات القدسیۃ الماثورۃ عن حضرت
الخواجه عبد الخالق عجد وانی وہی
حد عشر کلمۃ بینی طریق السادۃ التقشید
عنہما وہی هذا - یاد کرد - بازگشت
نگاہداشت ، یادداشت ہوش درم
سفر در وطن نظر بر قدم
خلوت در انجمن وقوف زمانی
وقوت بدردی وقوف قلبی
وحیث کان حضرة الخواجه عبد الخالق
اس خنقة هذا الطائفة لزم بیان
نظام المصطلاح عنہما فلنشرھا

فصل

حضرت خواجہ عبد الخالق عجد وانی کلمات
قدسیہ ماثورہ کے بیان میں اور وہ گیارہ کلمے ہیں
جن پر نقشبندیہ کے طریقہ کی بنیاد ہے۔ سو وہ یہ ہیں
یاد کرد بازگشت نگاہداشت یادداشت
ہوش درم سفر در وطن نظر بر قدم
خلوت در انجمن وقوف زمانی وقوف بدردی
وقوت قلبی اور چونکہ خواجہ عبد الخالق اس
طریقہ کے سرخفقہ ہیں۔ تو ان کے الفاظ مصطلح کا
بیان ضرور ہے۔ ہم ان کی شرح کرتے ہیں
اجمال و تفصیل کے درمیان وہ یہ ہے۔

حضرت عجد وانی رحمتہ اللہ علیہ کے گیارہ کلمات قدسیہ کی شرح ہیں

مقصد بن بین الجمال والتفصیل
وهذا اذا اشرع في ذلك

یاد کرد و هو عبادۃ عن ذکر اللسان
او القلب یعنی کن دائمی تکرار الذکر
الذی استنداد من الشیخ الی ان
یتمسک بالمتصور الحق و طریق تعلیم
الذکر ان الشیخ یذکر او لا بقلب
الکلمة الدیة والمرید تخضر قلبه
فی مقابلة قلب الشیخ ویفتح عینه
و یلیق فی تمام بیانہ قال حضرت
الخواجه بہاء الدین قدس سرہ
ان المتصور من الذکر ان یکون
القلب دائم حاضر مع الحق بوصف
المحبت والعظیم لان الذکر طرد
الغفلة

بازگشت یعنی ان الذکر کما ذکر
لقلب الکلمة الطیبہ قال عقبہا بد
اللسان الہی انت مقصودی و رضا لک
مطلوبی یعنی من حد الذکر لان ہذا
لکلمة تفسیر نفی کل خاطر عن ملج و
قیح حتی یخلص الذکر و یفزع
السرعما سوی الخلق و اذا لم یجد
الذکر لہ انخلاص فی حد الکلام

یاد کرد

یاد کرد

کہتے ہیں ذکر زبان یا ذکر قلب کو یعنی
ہمیشہ وہ ذکر کیا کرے۔ جو شیخ نے بتایا
ہے۔ تاکہ حضور حق حاصل ہو۔ اور طریقہ
تعلیم ذکر کا یہ ہے۔ کہ پہلے شیخ آپ کلمہ
طیبہ کا ذکر کرے۔ اور مرید اپنے قلب
کو شیخ کے قلب کے مقابل کرے۔ اور
کھلی رکھے۔ دونوں انگلیں اپنی اور منہ باز
کر لے۔ جیسے ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ اور
خواجہ بہاء الدین قدس سرہ نے
فرمایا ہے۔ کہ مقصد ذکر یہ ہے کہ
ہمیشہ قلب حاضر مع الحق ہو۔ محبت
اور تعظیم کے ساتھ۔ اس لئے کہ غفلت کو
دفع کرتا ہے۔

بازگشت یعنی ذکر جب قلب سے
ذکر کرے کلمہ طیبہ کا اسکے بعد زبان سے کہے
الہی انت مقصودی و رضا لک مطابقی یعنی
اس ذکر سے الہی توفی میرا مقصود ہے۔ اور
تیری ہی رضا مطلوب ہے۔ سو سہل ہے کہ
یہ کلمہ فائدہ دیتا ہے۔ ہر خطرہ اور چھوڑا
برے کی نفی کا تاکہ ذکر خالص ہو جائے
اور سر فارغ ہو جائے۔ اس واسطے حق سے اور

قال علی السبیل التقلید من المرشد
فان یحصل له ببرکة ذالک الاخلاص
ن شاء اللہ تعالیٰ۔

نگاہداشت۔ وهو عبارة عن
مراقبة الخواطر یعنی اذا کمر الکلمة
فی نفسہ برأی ان لا یخطر بها الخاطر
ویجتهد ان لا یخطر به الخاطر الغیر
فی ساعة او ساعتین فان ذالک
مهم عند الاساکید و بعض اکمل الاولیاء
و حیاء یتیم لهم هذا المعنى۔

یادداشت۔ وهو عبارة عن
دوام حضور مع الحق سبحانه علی
سبیل الذوق و بعض اکابر قوال
فی شرح هذه الکلمات الاربعة هكذا
یازید و بعض نکات فی الذکر بازگشت
یعنی رجوع الی الحق سبحانه و تعالیٰ و
انکسرتما نگاہداشت یعنی محافظت
من هذا الرجوع یادداشت یعنی رجوع من
خلو شردم۔ یعنی ان بناء الامر
من الممارقة علی النفس فینتفعان
بجتهاد علی حفظ ما بین المنفسین
فی الطبيعة حتی لا یخل بخل بخل
ولا یخرج بخل بخل۔

جو ذکر اخلاص نہ پائے اس کلام میں تو مرشد
کی تقلید کی رو سے کہے۔ تو اس کی برکت سے
اخلاص ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

نگاہداشت۔ اور یہ عبارت ہے بخاطر
مراقبہ کا یعنی جب دل میں کلمہ کی تکرار کرے تو
اسکی رغایت کرے۔ کہ کوئی خطرہ دل میں نہ آئے
اور اس میں کوشش کرے کہ اُسکے دل میں کوئی خطرہ
نہ آئے۔ غیر کا ایک ساعت یا دو ساعت
کیونکہ یہ امر بہت ضروری ہے۔ بزرگوں کے نزدیک
اور بعض کامل اولیاء کو کبھی یہ بات حاصل ہوتی ہے
یادداشت۔ دوام حضور مع الحق کو بطریق
ذوق کے اور بعض بزرگوں نے از چار کلموں
کی یوں شرح کی ہے۔ یاد کرد یعنی ذکر میں
تکلف۔ بازگشت یعنی اللہ سے رجوع
از راہ عجز کے نگاہداشت یعنی اس
رجوع کی حفاظت۔ یادداشت یعنی
سرکورا سنج کرے۔

ہوش و دردم۔ یعنی اس طریقہ
کی بنا اس امر پر ہے۔ اس کی
حفاظت کرے۔ درمیان دونوں نفسوں
کے نہ غفلت سے داخل ہو۔ کوئی
نفس نہ نکلے۔ غفلت سے کوئی
سائنس۔

سفر و وطن۔ یعنی ن سفر و ملک
 یكون في الطبيعة التشرية يعني ينتقل
 من الصفات الذميمة الى الصفات
 الحميدة كما قال بعض الابرار لشيخ
 اذا انتقل الى اي محل لا تفارق
 صفات الخبيثة ما لم ينتقل عنها
 قيل رويت الغيب في الشهادة
 نظر بقرم۔ یعنی ان السالك ينبغي
 ان يكون نظره على قدمه في مشية
 حتى لا يلهو بالمراد حتى لا يتفرق
 نظره و يمس بالابنض فيتفرق عليه
 قلب و يمكن ان يكون المراد بالنظر الى
 قدمه ان يكون نظره لسالك في الاول
 درجات انما من حيث السلوك يعني الى
 حضرت نذات فقط كما قال فارسي
 بن عيسى بغدادی سالت شجرة
 قتلت لمن المرید فقال هو المراد
 باول قصیدہ الخ و لا یخرج علی
 شیء حتى یصل و یجتمل ان یكون هذا
 المعنى هو الذي قاله الشيخ و هو ان
 المسافر ان لا یجاوزه همة قدمه
 خلوت در آئین۔ یعنی ينبغي للسالك
 ان يكون ظاهره مع الحق و باطنه مع الحق

سفر و وطن۔ یعنی سالك کا سفر طبعیت
 بشریہ میں ہے۔ بری صفتوں کو چھوڑ کر
 اچھی اختیار کرے۔ عیب کہ کہا ہے
 بعض بزرگوں نے یعنی آدمی کسی مکان
 کو جائے۔ اسکی صفتیں بری اس کے ساتھ
 ہوتی ہیں جب تک ان سے نہ نقل کرے۔ اور
 بعضوں نے کہا ہے کہ عیب کو دیکھ شہادت ہیں۔
 نظر بقرم۔ یعنی سالك کو چاہیے کہ اس
 کی نظر قدم پر ہو۔ شہ ہیں۔ دلے پر ہے یا جگہ
 میں سئلے کہ اسکی نظر متفرق نہ جائے اور
 جس نے نہ دیکھنا چاہیے اس نے نہ دیکھ اور اسکا
 قلب متفرق ہو جائے۔ اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے۔ کہ
 سالك کی نظر اول ہی مرتبہ سلوک کے نہایت
 پر ہو۔ یعنی فقط حضرت کی طرف تبیقا اس
 بن عیسیٰ بغدادی کا قول ہے۔ کہ میں نے
 کہا۔ مرید کون ہے۔ انہوں نے کہا حواری
 باول قصیدہ الخ اندھا فلا یخرج علی شیء
 حتی یبیس۔ اور استمال ہے۔ کہ ہو مراد اس
 سے وہ مخنی جو شیخ دیم نے فرمایا ہر ادب
 لسا ان لا یجاوزه ہمة قدمه یعنی مسافر کا
 ادب ہے۔ کہ اسکی ہمت کا قدم نیچے نہ پڑے۔
 خلوت در آئین۔ یعنی سالك کو چاہیے کہ باطن
 خلقت ساتھ ہو اور باطن میں خالق کے ساتھ

ایہ بالشغل والقلب بالحق وما حسن
ما قبل فی ذلک شعر من داخل کن
صاحباً غیر غافل ومن خارج غافل بعض
الاجانب قال اکابر الطریق ان فی هذه
الطریقة الجمعیۃ فی الملاء والتفرقة
فی الخلوة۔

وقوف زمانی۔ یعنی حسابات
نفسک حل مرۃ باعمال الخیر
فتشکر از باعمال الشر فتستغفر
علی حسب مراتبہم فان حسنات
الابرار سیئات المقر بین۔

وقوف عددی۔ ہو عبارتہ عن
رعاية العدد فی الذکر القلبی بحسب
الخواطری المتفرقة۔

وقوف قلبی۔ ہو عبارتہ من الیقظة
وحضور القلب مع جناب الحق سبحانہ
علی وجہ لا یكون للقلب عرض غیر
الحق وقالوا ایضاً فی معناه ان الذاکر
ینبغی ان یكون واقفاً علی قلبہ یعنی
فی اثناء الذکر یتوجہ الی القلب
لصنوبری الذی یقال لہ قلب مجازاً
وہو فی الجانب الایسر مجازاً بلندنجا
و یجعل مشغولاً بالذکر ولا یتزکد

لما تھ کام میں اور دل حق سے رجوع اور
کیا خوب کہا اس معنی میں یہ شعر من داخل
کن صاحباً غیر غافل ومن خارج غافل بعض
خاطر کہ بعض الاجانب بعض بزرگوار نے
کہا ہے۔ کہ اس طریقہ میں کہ جمعیت ہے
اور تفرقہ ہے، خلوت میں۔

وقوف زمانی۔ کہ اپنے اوقات کا حساب
رکھے اگر اعمال خیر میں گزرے اس کا شکر کرے۔
اور جو اعمال بد میں گزرے استغفار کرے۔
اپنے اپنے مرتبہ کے موافق۔ کیونکہ ان حسنات
الابرار سیئات المقر بین یعنی نیکیاں ابرار کے برائیوں میں
وقوف عددی۔ یعنی رعایت عدد کے
ذکر قلبی میں جمعیت کے ساتھ کہ متفرق خطے
نہ آئیں۔

وقوف قلبی۔ یعنی ہوشیاری در حضور
قلب کا اللہ جل شانہ کیساتھ یہی وجہ ہے کہ
قلب کو غیر حق سے کچھ غرض نہ ہو۔ اور یوں
بھی کہا ہے۔ کہ ذاکر اپنے قلب سے واقف
ہو یعنی ذکر کے درمیان قلب صنوبری کی
طرف متوجہ ہو جس کو مجازاً قلب کہتے ہیں
وہ بائیں طرف ہے پستان کے مقابل سکو
ذکر میں مشغول کرے۔ ذکر سے غافل نہ ہونے
وے۔ اور اس کے معنی سے اور حضرت

لیغفل عن الذکر وکلامہ فی ذکر حضرت
الخواجه نقشبند لم یجہل حبس
النفس ولا رعایۃ العبد ولا زمانی
الذکر واما وقوف القلبی فهو لازم
عند فی اثناء الذکر والسرابطۃ
او غیر ہما والمقصود من الذکر
ان قلبی وما احسن ما قبل
فی ذالک - شعر

علی بیض قلبک کن کاذک طائر
ممن ذالک الاحوال فیک توالد

نخواجہ نقشبند نے جس دم نہیں لازم
کیا اور نہ رعایت عدد کے ذکر میں
لیکن وقوف قلبی ان کے نزدیک لازم
ہے۔ ذکر میں یا رابطہ وغیرہ میں اور
مقصود ذکر سے وقوف قلبی ہے اور
کیا اچھا کہا کسی نے یہ شعر اس معنی میں، شعر
علی بیض قلبک کن کاذک طائر
ممن ذالک الاحوال فیک توالد
یعنی اپنے دل کے بیض پر رہ ایسا جیسا
پرند اس امر سے کچھ میں حال پیدا ہونگے

فصل

فصل

اذا وقع لك في اثناء الذکر والشغال
تفرق او وسوسة او قبض فینبغ
ان تغتسل بالماء البارد وان لم یجد
علی ذالک لعدم مساعده المزاج
فی الحار وبعد ذالک قد خل الخلوة
ولیصلی الرکعتین ومع التضرع
والاستکاة تستغفر وتتوجع لک
ووقفت وان لم تجد وقتک
واسألت النفس قة معک فاحضر
فی خیالک صورة شیخک المرئی لک

جب ذکر اور اشغال کے درمیان تفرقہ
یا وسوسہ یا قبض معلوم ہو تو چاہیے
کہ سرد پانی سے غسل کر ڈالے اور جو ٹھنڈے
پانی پر قدرت نہ رکھے اپنے مزاج کے
سبب تو گرم پانی سے نہا ڈالے اسکے بعد
غلوٹ میں داخل ہو۔ اور دو رکعتیں پڑھے
اور بہت گریہ زاری و عاجزی سے استغفار
کرے اور اپنے حال اور وقت کی طرف متوجہ
ہو۔ اور جو اپنا وقت نہ پائے اور وہی تفرقہ ہے
تو تصور باندہ اپنے شیخ کا اپنے خیالی میں

در بیان دفع وسوسہ

تصور

فان یجی بركة تبدل التفرقة بالجمیة
وان لقیبت التفرقة ایضاً فقل یا مال
بالشد وان لم یبق التفرقة فبقی الشد
فقل ان هذه التفرقة منه لغالی وانق
فی ذالک تفرق فیہ فتصیر فی عین الجمع
جمید وقل ان بیقی التفرقة مع هذه
الملوحة وحیث كانت اخطرة متعلقة
بالاعمال كمثال میل الی شری فیس
وخرقة مما هو مباح شرعاً قلباً ولفظاً
او یخرجها من قلبه حتی یكون قد
الخطرة لم یعد ویبذل جملة فی دفعه
ولفی ثلثه خواطر لازمہ علی المرید
خطرة النفس والشیطانیة الملکیة
وبیئت الخاطر الحقایق والمعرفات
الخاطر وتمیزها عیب وکلیفها
بعض بیان فان حصول خواطر
لنفس من ارض القلب یعنی من
تحت القلب من یسار القلب الذی
من المدک یكون من یمین القلب
والذی من اثنی یكون من فوق
القلب هذا الشیخ معرفت لمن
تجلی بالتقوی والزهد والورع
واکل اخلال الطیب کان دائماً

بن خطروں کی نفی جو مرید کو لازم ہے۔

جو تیرا مرید ہے۔ کیونکہ امید ہے کہ اس کی
برکت سے تفرقہ مٹا رہے۔ اور تہجیت حاصل
ہو۔ اور جو اس پر بھی تفرقہ نہ جائے تو کہے۔
یا مال شد یہ کہ۔ یا مال اور جو اس سے بھی
تفرقہ نہ جائے تو کہے کہ یہ تفرقہ خدا کی طرف
سے اس سے مرافقت کرے۔ تو آپ
عین جمیعت میں ہو جائے۔ اور ایسا بہت
کم ہے۔ کہ تفرقہ اس لحاظ سے بھی رہے۔ اور
جو ایسا خطرہ آئے کہ متعلق اعمال سے ہے۔
جیسے رغبت ہوڑے خریدنے کی یا اور کچھ
جو شرع میں مباح ہے۔ تو وہ کام کرے۔ یا
اسے اپنے قلب سے نکال ڈالے۔ یہاں تک
اُس خطرہ کو دشمن بنان لے اور کوشش کرے
اسکے دفع کی اور تین خطروں کی نفی کرنی مرید
کو لازم ہے۔ خطرہ نفسیہ خطرہ شیطانیہ
وخطرہ ملکیہ اور خطرہ حقان کو قائم رکھے
اور خطروں کو پہچانتا اور تمیز کرنا بہت مشکل
ہے۔ اور بعض بیان کرتے ہیں کہ خطرہ نفسی
ارض قلب سے پیدا ہوتا ہے یعنی قلب
کے نیچے سے اور خطرہ شیطانی قلب کے
بائیں طرف سے اور خطرہ ملکیہ قلب کے
دائیں طرف سے اور جو خطرہ حقانی ہوتا ہے
فوق قلب سے یعنی اوپر کی جانب سے ہوتا ہے

یراقب خواطرہ لا یترک خاطر من یبالہ
وامتصوہ ان یكون مراعیاً لوقتہ فلیس
نشی اعز من الوقت فلان الوقت سیف
تقطع اذا فات الوقت لا یتدبرک و
یمکن حفظ الاوقات بالذکر والمراقبة
الصلوة والتلاوة والکابر لقتبندیة
اختار وامن حملہ وظیفۃ تلاوة القرآن
بالبیضاء الفاتحة وقل یا ایہا الکافرون
سورة الاخلاص والمعوذتین وخاتمة
سورة الحشر وخاتمة سورة البقر و
من جملة وظیفۃ تلاوة القرآن فی الحقا
سورة لیس وقال حضرت الخواجه
علی رامیتنی اذا لفقت ثلاثة قلوب
علی امر محصل مراد العبد المؤمن
بذلک قلب القرآن وقلب العبد
وقلب اللیل یعنی اذا قرأت لیس
القی ہی قلب القرآن فی التمجید
حصل ذالک المعنی ومن جملة
وظائف صلوة النوافل التمجید
والاستخارة والاستحسان
والضحی والتہجد۔

اثنا عشر رکعة فان امکن قرانی
کل رکعة لیس والاکتمہا فی ثمانی

اور اسے وہ جان لیتا رہے جو صاحب تقویٰ
اور زاہد اور پرہیزگار اور حملہ سبب ہو اور
ہمیشہ خطروں کی نگہبانی کرتا ہو اپنے دل
میں خطرہ کو آنے نہ دیتا ہو اور مقصود یہ ہے کہ
وقت کی رعایت رکھے کیونکہ کوئی شے وقت
سے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ کیونکہ وقت سبب
ہے جب وقت گیا تو پھر ملے نہیں آتا اور ممکن
ہے حفظ اوقات ذکر اور مراقبہ اور نماز اور تلاوت
قرآن شریف سے اور نقشبندیہ بزرگوں نے سب
ظہیوں میں تلاوت قرآن شریف سے اختیار کیا
رات کو الحمد للہ یا ایہا الکافرون اور قل یا ایہا
اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور
سورة الحشر کا خاتمہ اور سورہ بقرہ کا خاتمہ اور سورہ
تلاوت قرآن شریف کا سورہ لیس اور حضرت
علی رامیتنی نے فرمایا ہے کہ جب تین قلب کسی مرد
کیواسطے متفق ہو جائیں۔ تو وہ مومن بندہ کے مراد
حاصل کر نیو کا فی ہیں۔ قلب بندہ اور قلب رات
کا اور قلب قرآن مجید کا یعنی تہجد کا نماز میں سورہ
لیس کو اخلاص دلی سے پڑھا۔ مراد حاصل ہوئی
اور نماز نوافل میں سے ایک تہجد اور نماز اشراق
اور نماز استخارہ اور نماز چاشت اور تہجد کی بارہ
رکعتیں ہیں۔ اگر ممکن ہو تو ہر رکعت میں سورہ
لیس پڑھے اور نہیں تو سورہ لیسین کو

مركبات على هذا الترتيب في ركعة الاولى
الى واجركم يم وفي الركعة الثانية الى
وهم متحدون وفي الركعة الثالثة الى
جميع الدنيا محضرون وفي الركعة الرابعة
الى فلك يسبحون وفي الخامسة الى
ولا الى اهلهم يرحبون وفي السادسة
الى هذا امر الله مستقيم وفي السابعة الى
كم لهما ما لكون وفي الثامنة الى اخر السورة
وفيها يقضى بقراءة في كل ركعة بعد الفاتحة
السورة الاخلاص ثلاثا وان لم يحفظ
سورة يسبين فيقرأ في كل صلاة بعد
الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا ولا
يسبى المتعبد بالتعبد اقل من اربع
ركعات ووقت التعبد التثنية الاخر
كما قال الله تعالى اقم الليل الا قليلا
دفعه او انقص منه قليلا وزد
عليه وقال صاحب قوت القلوب
قال الله تعالى افتجد به نافلة
ذلك وقال الله تعالى كاذبا قليلا
من نيل ما يجمعون والجوع النوم
والافتجد القيام فلا يكون التعبد
الا بعد النوم وفي كتب الشريعة
لا يكون التعبد الا بعد النوم

آٹھ رکعتوں میں سے ترتیب سے پورا کرے کہ پہلی رکعت میں واجہ کریم تک اور دوسری میں وہم محتدون تک اور تیسری میں جمیع الدنیا حضرت ن تک اور چوتھی میں فذلک بسم چون تک اور پانچویں میں ولالی اہلیم بعد جہون تک اور چھٹی میں ہذہ صراط مستقیم تک اور ساتویں میں فہم لہما ما لکون تک اور آٹھویں میں سورہ کے آخر تک اور باقی رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین تین مرتبہ اور جو سورہ لکین حفظ نہ ہو۔ تو سورہ فاتحہ کے بعد ساری نماز میں تین تین بار سورہ اخلاص پڑھے اور نماز تہجد چار رکعت سے کم نہ پڑھے اور نماز تہجد کا وقت اخیر تنہائی رات ہے۔ جب خدا تعالیٰ فرمایا ہے قم الیل الاقلیل نصف اول نقص من قلیل اور علیہ اور صاحب قوۃ القلوب نے کہا ہے کہ خدا فرماتا ہے۔ فلا تہجد بفاۃ لک اور فرمایا ہے۔ کاخراقلیل من الیل مایہجعون۔ اور جموع نیند کو کہتے ہیں۔ اور تہجد قیام کو تو تہجد جب تک سوئے نہیں جائز نہیں اور کتاب میں شعبی کہے کہ تہجد نہیں ہوتی۔ مگر بعد سونے کے اور تہجد صلوٰۃ النوم ہے۔

خ
کھڑی دت
کو مگر کی دات
ادھی رات یا
اس سے کم کر
فتورایا زیادہ
۱۲ سیر

والفجر صلوات النوم وقد روي عن
النبي صلى الله عليه وآله وسلم ثم من
ليل قد رحلت شاه واذا صلى ليل
مذكر جلس الشاهد متوجها للقبلة
الى الصبح ويستغل في توجيهاه بمراقبة
او ذكره وان غلبت النوم دام الكف
يقوم قبل الصبح ويتوضا ثم يصلي سنة
الصبح في بيته ويستغل بالاستغفار
بطريق الخفية كما هو طريق هذه السلسلة
وإن حب المسجد مستغفرا في طريقه
واذا صلى الصبح مع الجماعة جلس في موضعه
مستغلا بوظيفة الباطنة ان وجد جمعة
والا في بيته واشتغل بوظيفة الى ان
تطلع الشمس وبعد ذلك يصلي ركعتين
بنية الاشراق وقراءة في كل ركعة
بعد الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا ثم
بعد ذلك ركعتين بنية الاستخارة
ثم يدعو بدعاء الاستخارة وهو هذا
اللهم خير لي واختر لي ولا تكلني الى
اختياري اللهم اجعل الخيرة في
كل قول وعمل ريد في هذا اليوم واليلة
اللهم وفقني لما تحب وترضى من القول
والعمل في عافية وليس - وذا كان له

اور روايت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے تم البیل قدر رحلت شاه اور جب
نماز پڑھو تو بیٹھے جلسہ تحیات کا قیام
رو کر صبح تک اور مشغول رہتے رہتے ہیں
مراقبہ میں یا ذکر میں اور نیز غیبی
سورہ سے پھر اٹھ کر نماز پڑھتے
کرتے اور سنتیں صبح کی نماز کی اس وقت میں
پڑھتے اور مشغول ہو کر استغفار میں رہتے ہیں
خفیہ کے جیسا کہ سلسلہ کا مراقبہ
مسجد کو استغفار پڑھتا ہوا جائے رستہ
میں جب نماز صبح جماعت سے پڑھ چکے
تو اپنی جگہ میں بیٹھا رہتے مشغول وظیفہ باطن
میں جو جمعیت پائے اور نہیں تو اپنے گھر آ
جائے اور مشغول ہو اپنے وظیفہ میں یہاں تک
کہ آفتاب طلوع ہو اور اسکے بعد دو رکعت
نماز اشراق پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ
فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین بار پھر اسکے
بعد دو رکعت نماز استخارہ پھر اسکے بعد
دعاے استخارہ اور وہ یہ ہے - اللهم
واختر لي ولا تكلني الى اختيارى اللهم
بمحور الخيرة في كل قول وعمل ريد في هذا
اليوم واليلة اللهم وفقني لما تحب وترضى من القول
والعمل في عافية وليس - اسکے بعد جو اسکو

۱۲
اللہ نورانی
بقدر باریک
دور و پیش

چون زالت مرهم دنیوی کا سبب ہمیشہ
 توجہ الیہ مع الحضور والیقظة والقیاض
 بحضرة الدائم التمام کن وحققی فی کل جمعة
 رة قصد فی کل قصد وغایتی فی کل سعی
 وعلیائی و ملاذی فی کل قصد و هم
 و رخصی فی کل امر و تولی تولی محبة و
 غنایہ فی کل حال و یکن دائماً متوجها
 بسبب ضروری کما قال تعالیٰ و حال
 لا تقصیرم تجارة ولا یمن عن ذکر اللہ اور جب
 دنیاوی کاموں سے فارغ ہو و صلو کرے تازہ اور
 خلوة میں داخل ہو اور پہلے جب بیٹھے اپنے شیخ
 کی رویت حاضر کرے پھر مشغول ہو اپنے
 وظیفہ سے مراقبہ سے یا ذکر سے اور نماز پشت
 کی بارہ رکعتیں ہیں بہر رکعت میں سورہ فاتحہ
 کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص اور دو رکعت
 سے کم نہ پڑھے اور اول وقت چاشت
 میں نہ چاہیے پڑھنی بلکہ تاخیر کرے اتنی کہ پھر
 بھر دن چڑھ جائے اس واسطے کہ مشکوٰۃ
 شریف میں زید بن ارقم سے ہے تحقیق
 دیکھا انہوں نے ایک قوم کو کہ وہ نماز چاشت
 پڑھتے تھے پس کہا اور لوگوں نے جانا ہے
 کہ تحقیق نماز اس وقت میں اس سے بہتر ہے
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
 کہ نماز او ابین جو وقت کہ گرم ہو فصلا پڑھنی

کوئی کام ضروری دنیا کا ہو جیسے معاش کیلئے
 ایک کپڑے جلنے ساتھ حضور اور ہوشیاری کے اور یہ دعا
 پڑھے اللہم کن وحققی فی کل جمعة و مقصد فی کل
 قصد وغایتی فی کل سعی و ملجائی و ملاذی فی کل
 قصد و هم و رخصی فی کل امر و تولی تولی محبة
 و غنایہ فی کل حال اور ہمیشہ قلب صبور ہی
 متوجہ ہے جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے و حال
 لا تقصیرم تجارة ولا یمن عن ذکر اللہ اور جب
 دنیاوی کاموں سے فارغ ہو و صلو کرے تازہ اور
 خلوة میں داخل ہو اور پہلے جب بیٹھے اپنے شیخ
 کی رویت حاضر کرے پھر مشغول ہو اپنے
 وظیفہ سے مراقبہ سے یا ذکر سے اور نماز پشت
 کی بارہ رکعتیں ہیں بہر رکعت میں سورہ فاتحہ
 کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص اور دو رکعت
 سے کم نہ پڑھے اور اول وقت چاشت
 میں نہ چاہیے پڑھنی بلکہ تاخیر کرے اتنی کہ پھر
 بھر دن چڑھ جائے اس واسطے کہ مشکوٰۃ
 شریف میں زید بن ارقم سے ہے تحقیق
 دیکھا انہوں نے ایک قوم کو کہ وہ نماز چاشت
 پڑھتے تھے پس کہا اور لوگوں نے جانا ہے
 کہ تحقیق نماز اس وقت میں اس سے بہتر ہے
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
 کہ نماز او ابین جو وقت کہ گرم ہو فصلا پڑھنی

و معنی نہ مٹش شدت حرارہ از زمین منقطع
 الشمس علی الرمل و غبرہ ای اذا وجد
 الضمیر حر الشمس و التفصیل و لد ا
 لابس و بعد صلوة اذا حضر لعمامتنا و لد
 فان اکلم مع اصحاب کان احسن و
 الا فاع اهلہ و اولادہ لایا کل وحدة
 بقدر الامکان و بعد ذالک یفتین
 ثم یجترئ یسجد اول وقت الیضا الصلوة
 العصر و یجلس بعد صلوة العصر فی
 مکان و یشغل بوظیفۃ الباطنۃ و
 لاینبیح ہذا الوقت بقدر الامکان و
 یحاسب نفسہ فیہ و حفظ ما بین
 العشاءین عند ہم من اہم المهمات و
 بعد صلوۃ العشاء یقرئ فی تراجمہ قل
 یا ایہا الکفر و ن و سورۃ الاخلاص
 و المعوذتین و الآخر سورۃ الحشر و آخر
 سورۃ البقرہ مع الحضور و ینام مشغلا
 بالذکر و یقول قبل نومہ ہذا الاستغفار
 ثلاثا استغفر اللہ الذی کالہ الاھو
 الحی القیوم و اتوب الیہ و ہذا الحوال
 صوفی ذی الشغل لا الصوفی الباسرغ
 البال فان ذالک ینبغی لہ ان یکون
 فی لیلۃ و زمرۃ مستغفرا و مستہلکا

چاہئے۔ روایت مسلم نے درمختصر کے معنی میں
 شدت گرمی کی تہا ب آتہا سے ریت و غیرہ
 پر یعنی جو وقت پائے فصیل گرمی تہا کی اور
 فصیل اونٹ کے بچہ کو کہتے ہیں اور بعد نماز
 کے جو موجود ہو کھانا کھا دے جو یاروں کیساتھ
 مل کے کھائے تربیت اچھا ہے اور نہیں پس
 گھر والوں کیساتھ کھائے جو بچوں کے ساتھ
 اور حتی المقدور اکیلانہ کھائے پھر اپنے بعد قیام
 کرے یعنی سورۃ بقرہ بعد میں نافذ ہو و ن وقت اور
 غصہ کو بھی اول وقت نافذ ہو مسجد میں اور نماز
 عشر کے بعد اپنے مکان میں بیٹھ اور شغل کرے
 و وظیفہ باطنی کا اور حتی امکان اس وقت کہ غنائ
 نہ کرے اور اس میں اپنے نفس سے محاسبہ کرے اور
 مغرب و عشاء کے درمیان کے وقت کی حفاظت
 اولیاء کے نزدیک سب زیادہ ضروری ہے
 اور عشاء کے بعد اپنے بستر میں پڑے قبل یا بعد
 الکفر و ن اور سورۃ اخلاص و معوذتین اور
 آخر سورۃ حشر و آخر سورۃ بقرہ یا سورۃ التوبہ
 اور سورۃ شغل کرتا ہو ذکر کا اور سورۃ سیدہ
 یہ استغفار تین بار پڑھے یا متغفر باللہ الذی کالہ
 الاھو الحی القیوم و اتوب الیہ یا یا یا یا یا
 صوفی کا جو ظاہر و باہر ہوتا ہو اس میں فی کائنات جو
 فارغ البال ہو کہ اسکو چاہئے کہ وہ رات دن مستغرق

فی الحق سبحانه كما قال الشيخ ابو عباس
 القضاة عبدی الامساء وکلا صبا ح فان
 بالعلمه غارق فی البحر فناء وفضلا ههنا حاضر
 لما لصد من احوال وکة فعال واهل
 الفناء وابتداء بعد الطلب واما الجاهل نشر
 قوا بالوصول الى طمانينة الوحدان و
 لسرر المثلث الهنة و هم في غير سر در جوا
 عن الملح بغير مراد و المثلثات کرامات
 حجابا و البعد و عشر جبه القلب من عمل منط
 جبرانی و روحانی و الوصول الى من تب
 الفناء علامت الوصول الى حقیقت
 محیته الذات و مقام الفناء هو هبة محنة
 و اختصا من الحق و السنة الامیته
 جباریت علی ان العطاء المحض الذی
 هو حقیقة الموهبة لا یكون غاربتة فلذلک
 کان لا رجوع فیہ و لذالک
 قالوا الفانی لا یدرج الی اوصافه
 و قال ذوالنون المصری قدس
 سره ما رجع من رجوع الامن
 الطریق و ما وصل الی بعد فرج

و مستهلک حق بر سبب حبیب کبیر شیخ ابو العباس
 قضاة نے میرے نزدیک تمام سبب سے بچ کر
 اسکا باطن شرف سے سبب سے بچ کر اور اسکا
 ظاہر حاضر سے سبب سے بچ کر ہونے احوال فنا
 کے اور اہل فنا و بقاء بعد طلب مجاہد کے مشرف
 ہیں وصول سے غایت دل اور سر در اور شاہد
 کے اور وہ بن غین مراد ہیں و مراد پھر کے ہیں
 بخیر مراد کے اور اہل نے مقامات و کرامات کو
 حجاب سمجھا ہے اور اپنے شرب کو بہت دور
 کر دیا ہے تمام خط گہائی اور وہ الی سے اور
 مرتبہ ذکا و وصول علامت سے حقیقت محبت
 ذات کے وصول کی در مقام فنا و حق بخشش
 اور اختصا من الہی میں و برکت الہی استمرار
 جاری ہے کہ عطا محض کہ بخشش کی حقیقت
 وہی ہے غاربت نہیں ہوتی تو ایسے سبب
 اس میں رجوع نہیں ہے اور اسی واسطے
 کہا ہے اولیاء نے کہ لغانی لا یدرج فی اوصافہ
 اور کہا ہے ذوالنون مصری قدس سرہ نے
 ما رجع من رجوع الامن الطریق و ما
 وصل الیہ بعد فرج غزہ

فصل فی الفناء والبقاء

فصل فی فناء و بقاء میں

سئلوا حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ سے سوال
سئلوا نقشبند علیکم رحمہم فقال عن اوجہین
وان قال الا کا برانہ کثر من ذالک
لکن مارجح الکلی انی هذا الوجهین الاول
الفناء من وجود الظلماتی الطبیعی والثانی
الفناء من الوجود والنور ان الروحی والحدیث
النوری ناطق بحدیثین الوجهین ان الله
سبعین المائۃ سجد من نور من نور
الاول هو انہ بواسطۃ ظہر الحق سینحانہ
المتانی ید حبیب اللہ راہبہ کایستہ الوجود
الروحانی شہوان الشہوان من صفات
الوجود الروحانی ولازمہ فاذا ذهب شہوان
بالشہوان لم یبق انہ ھب الوجود الروحانی
فی هذا المقام یكون الروح ذاکر القلب
ساجد ومرتبة سالت فی هذا مقام
تکلیف اما ترتیبہ وطلبہ للمرید فغیر
عجبتہ و ذکر القلب هو ان یكون الخضر
مع الحق ساجد الخضر مع الحق
بالنسبة الیہ سواء یعنی انہ یجمع هذا
مع هذا و ذکر اللسان لا یحتاج الی
بیان و ذکر الروح هو ان یكون الخضر
مع الحق ساجد غالباً علی الخضر
مع الحق و ذکر النفس هو ان لا یكون

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ سے سوال
کیا گیا کہ ذاکر کی وجہ پر ہے۔ تو فرمایا دو وجہ پر ہے
اگرچہ بزرگوں نے کہا ہے کہ اس سے زیادہ
وجہوں پر ہے لیکن سب کا مرجع ان دو وجہوں پر ہے
اول تو فنا وجود ظلماتی صبیعی سے اور دوسری فنا
وجود نورانی روحی سے اور حدیث شریف بنوی
ان دو وجہوں پر ناطق ہے کہ ان اللہ سبعین
الف حدیث پر نور سے نور ہے تو
بواسطہ ظہور حق سبحانہ کہ ہے اور دوسری یہ
کہ فنا بھی جاتی رہے یعنی باقی نہ رہے۔ وجود
نورانی کیلئے کچھ شعور اسلئے کہ شعور تو وجود حافی
کی صفتوں میں سے ہے اور اسکو نہ رہے۔ کہ
حبس وقت شعور کا شعور جاتا رہا تو لازم آیا
وجود روحانی کا جانا اس مقام میں روح ذاکر
ہے اور قلب ساجد ہے۔ اور اس مقام میں ساجد
کی وجہ تشریف ہے لیکن اسکی ترتیب اور مرید
کو اسکی راہ ساجد نہیں ہے۔ اور ذکر قلب ہے
کہ ہو حضور حق سبحانہ کا اور حضور خلق کا اسکی
نسبت برابر یعنی اس میں اس کے ساتھ وہ ہو اور ذکر
زبان کے بیان کر سکی کچھ حاجت نہیں۔ اور ذکر
روح یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا غالب اور
اس حضور کے جو خلق کیساتف ہے۔ اور ذکر سر
یہ ہے کہ اسکو حضور غیر حق سبحانہ کے ہو وہی نہیں

مقتضى مع غير الحق سبحانه ولا يكون له
خبر من الكون وذكر الخفى هو ان يخفى
وجود المرح سخر الكون في السر لا يبق
غير المذكر والمعلم ان الغير يذهب
بنظام ومجرى الخفاء وفي هذا المقام
يتحقق السير في الله فان العبد بعد الفناء
المطلق الذي هو فناء الذات وفناء
الصفات يتلوه عليه الوجود الخفى حتى
يتشرف بذلك الوجود بالادوات والصفات
ويخلق بالخلق الربانية وفي هذا
المقام يتحقق تترتب في فناء الذات
والصفات المتبقية في مقام متبدل
بكون الوجود الباقي خارجة من قبح الخفاء
في حشر الظهور وتضرعات جذبات الحق
حينئذ تستوى على باطن العبد يذهب
من باطنه جميع اوساد من وطوائس
يتصرف فيه الحق حينئذ لصفات ولعين له
بالكلية عن تصرفه في نفسه بنفسه
في هذا المقام يكون العبد محفوظا عن
مجاوزة اوقاف شرعية من الامر
والنهي وهو دليل على استحالة الفناء
والبقاء قال الشيخ ابو سعيد الخراساني
هذا المعنى كل باطن يخالف الظهور

اور کچھ زمانہ سے خبر نہ ہوا مگر ذکر خفی یہ ہے۔ کہ
چھپ جاوے۔ روح کا وجود جیسے سیر میں موجود
تو باقی نہ رہے۔ یوں مذکور کے اور حاصل یہ ہے
کہ غیر بالکل جانتا رہے۔ ہر وجہ سے خفا میں
تو اس مقام میں متحقق ہوتی ہے۔ سیر فی اللہ
تو تحقیق بندہ کو بعد فنا مطلق کے جو ایسی ہے
کہ فنا ذات و فنا صفات ہے۔ خلعت ہوتا
ہے۔ وجود حقانی یہاں تک کہ منتزعت ہوتا
ہے۔ اس وجود سے اوصاف الہیہ کے ساتھ اور
مخلوق ہوتا ہے۔ اخلاق ربانیہ کے ساتھ اور اس
مقام میں متحقق ہوتا ہے۔ بی سمیع و بی بصیر و
بی بطش و بی یمنش و بی بعقل کا کیونکہ
صفات نامیہ اس مقام میں بدل جاتی ہے۔ اور
وجود باقی سے خارج ہوتی ہیں۔ قبر پر نشیب کی سے
ظہور کے محشر میں اور جذبات حق کے تصرف اس وقت
بلوہ ہوتے ہیں۔ بندہ کے باطن پر اور اسکے باطن پر
جاتی رہتی ہیں۔ سب سے اور بڑے خطرے اور اس وقت
اس میں حق تصرف کرتا ہے۔ اپنی صفاتوں سے اور
معزول کر دیتا ہے۔ سکو بالکل اسکے تصرف سے
کہ وہ اپنے میں آپ تصرف نہیں کرتا۔ اور اس وقت
ہو جاتا ہے۔ بندہ محفوظ و طائف مہربان و مہربان
کے مجاوزات سے اور یہ دلیل ہے۔ صحت حال
فنا و بقا کی شیخ ابو سعید خرازی نے کہا ہے۔ اسی معنی

پہر بی بی صاحبہ بی بی بیٹھتی

چہ سے ہی سننا
 چہ سے ہی یاد رکھنا
 چہ سے ہی حملہ کرنا
 چہ سے ہی علی ہذا
 چہ سے ہی رکھنا
 ۱۲

لہ طرح بیان فالطریق الاول انه اذا وقع
لشخص مرض او ابتلی بمعضیة، فلیتوضا
لیصلہ رکعتین یتیمجہ بالخصوع والاکسار
الی اللہ تعالیٰ ویطلب فیہ ان یطہر الشخص
المذکور ویشہا المذکور مما عرض لہ یریدہ
عنه، والثانی ان یجعل صاحب المرض و
المعضیة نفساً فیہما مقام صاحب العارض المذکور
ویشکل خاطرہ هذا المقدر او یتوہ بہ عند الی
رفع ذلک قبل نزول حضرت عن راسہ فی ذلک بعد
نزولہ رجوعاً خالیاً محال وکابد من بدل
فحذلک تراکث یثبت المرئیة بسنن اعضا
و یتوجہ بھمة والمزج فی المرضی الزاع الاول
یتوجہ بھمة الخیال فی ذلک المرضی ودفن عنہ
الثانی ان یحمل ذلک عنہ فی نفسہ الثانی
ان یتوجہ دفع الخواطر المتفرقة عند من
یتعرض برفع مرض لما فیہ من دفع الارجاس
لان المرض موجب التنبیة والتصفیة القوی
الذماغیة وذا انتفی الذماغ صار متعلقاً بهذا
القوة الذماغیة ذلک النور المطلق البسیط
لم یلمس بجزء ارجاس الذی هو مقصود
جہت استنونات الخواطر ما لولہ الحصول
هذا المعنی والتصرف فی الطالب الحقیقی
هکذا ایضاً بان یجلس فی مقبلة ویقول

لوگوں پر اس کے دو طریق ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ
جبوقت کسی کو بیماری ہو یا کسی کتاؤ میں مبتلا
ہو جائے تو وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے اور اللہ سے
بہت عجز و انکسار کیساتھ رجوع ہو اور اس کی طلب
کے لئے کہ اللہ سے کہ اس شخص کو پاک کر دے اس سے جو اسے
عارض ہوئی ہے اور دور کر دے اس سے اور
دوسرا طریق یہ ہے کہ اپنے تئیں صاحب مرض
و معصیت بندے اور اس کی جگہ آپ ہو اور
مشغول ہو اس قدر اور متوجہ ہو اس سے کہ دفع
کا پہلے نزول حضرت عن راسہ کے کیونکہ جب وہ نازل
ہوئی تو ان کا خالی جانا محال ہی اور ضرور تبدیل
اور سوقت مرض ثابت کے اپنے اعضا کی جائے
اور متوجہ اپنی ہمت کیساتھ اور بیماری میں مدد بہت
طرح ہو۔ اول تو یہ کہ متوجہ ہو ہمت کیساتھ واسطے
اس بیماری کے زائل ہونے کی دوسری طرح یہ ہے کہ
اٹھائے ہو اس سے بیماری اپنے اوپر تیسری یہ کہ متوجہ
مومتمرق خطروں کے دفع کر نیکو اور مرضی کے دفع
سے کہ متعرض نہ ہو اس سے کہ بیماری میں دجے بلند ہوتے ہیں
اس واسطے کہ بیماری سبب ہے تقیہ اور تصفیہ کا قوائے
دماغی کے اور جبوقت پاک نہ رہا ہو گیا دماغ تو
اس وقت دماغی متعلق ہو گا نور مطلق بسیط محیط جمیع
موجودات ایسا کہ وہی مقصود بر تمام کائنات کا اور اسے
مالع ہیں اس امر کے حصول کی اور تصرف کے طالب حقیقی

فرغ فمدرک من کل خاطر ثم يتوجه بحركة
سرفع الحجاب المصرتی ثم دفع الحجاب الخورانی
واذ بحصالت له الغيبة لا يتوجه له
الان حصلت له عقدة فيزدها
والذی بنسب الی شئ من احوال
الایة هو انه اذا حضر اجنبی وحصل
فی الخاطر لایح من الايمان او
صلوة او صوم او تحصيل علم دینی يقولون
حصل منه نسبة لاسلامه والایة
والعلم والحق حصل انما فسر بسبب هذا
لو اصل هذا المعنى وكان وجوده فی
الخاطر مقتضیات القاسم وان ظم
من وصول المحبة والعشق يقولون
ظمر منه نسبة الجذب فی المعنى
حوال المیت یجلس محاذی القبر
ولیقرأ آیت الکرسی مرة وسورة الاخلاص
اثنا عشر مرة وتخلی نفسه من کل خاطر
فکل ملاح له بعد ذلك فهو منه و
نا وقع من المرید سوار ادب فلا ینفخ
لشیخ ان یسعی فی سبب له لکن یتوجه
بهمزة علی الشریف المعروف فی دفع الظلمة
وانکدر ورتبه عنه او یامره بذكر النفی الاثبات
فترفع عنه تلك الظلمة بھذه العریق

میں اسطرت ہو ایضاً اسے اپنے سامنے بٹھا کر اسے کہے
کہ کل خطروں سے اپنے نفس کو خالی کرے چاہے جو بیت
کیا ہو واسطے اٹھائے جہاں خطرات کے پھر حجاب نورانی
کے اور حجاب سے غیبیت حاصل ہو جائے اور اس کے
واسطے توجہ نہ کرے مگر جو کوئی روپیہ دے گا یہ تو
اسے کموار سے اور وہ نسبت کیا فی سبب کس شخص
کی طرف احوال آویں گے وہ یہ ہے کہ جب وقت
حاضر ہو کوئی اجنبی در عند طریق حاصل ہو جائے
چمکے یا ان یا تا زیادہ وزہ یا تحقیر علم دینی
فی وقت کتب سے نسبت عدم در دہانت
و علم کی حاصل ہوئی اور حاصل یہ ہے کہ ظاہر
یوں سبب اس دلیل کے یہ معنی اور سبب وجود
اسکا انداز یہ ہے کہ اس کی متعلقہ سے
در جوئے کتب سے محبت و عشق ظاہر ہو
کہتے ہیں نسبت جذبہ اس سے ظاہر ہے و نسبت
کے حال کی معرفت واسطے یوں ہی کہ مقابل قبر کے بیٹے
اور آیت الکرسی ایک بار اور سورہ اخلاص بارہ دفعہ پڑھے
اور اپنے نفس کو سب خطروں سے خالی کرے و پھر جو کچھ
دل میں چمکیگا تودہ اسی کہے اور جو کچھ کوئی بے
ادبی ہو جائے تو شیخ کو مناسب نہیں کہ اس کے سلب
حال کیواسطے کرشمش کرے لیکن توجہ پوچھتے ہیں
سے طریق معلوم کے موافق دفع کرنے میں اسکی
ظلمت نہ کرے ورنہ اسکی اسکو مرے کہ نفی

تحقیق احوال نسبت
بہر
سبب علم نسبت

بان بلا حظ فی جانب النفی جمیع المحدثات
بنظر الفناء و فی جانب الاثبات
یتصور ذات المعبود بالحق بالبقاء

اور اثبات کا ذکر کرے۔ تو اس سے اسکی خلعت جاتی
رہیگی۔ اس طرح سے کہ بلا حظ کرے جانب نفی میں تمام
محدثات کا فنا کی نظر سے اور جانب اثبات میں
تصور کرے ذات معبود بحق کو ساقی بقا کے۔

فصل فی الاداب

فصل آداب میں

الاداب الظاہرة مع الحق سبحانه و
ان یكون قائما بالادام والنواھی
الشرعیة و یكون دائما علی الطہارة
مستغفر الخطای فی جمیع الامور و یكون
متبع الاثار السلف الصالح عاملا بها
و ادب لباطن هو ان تحفظ قلبك من
خطر الاغیار سواء كان خیر او شر فا
تھا فی الحجاب سواء و ادب لبني صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم علی شذہ القیاس
و ادب الاولیاء ہی اخذ فی مجالستهم
تحفظ خواطرک ولا تتکلم فی حضرتهم
بصوت عال ولا تشتغل فی حضورهم
بصلوة النوافل وان صییت معتم فحسن
ولا تتکلم فی اثناء کلامهم بل ارستکلم
معهم من غیر ان یسألوك و کل ما یکر
هو ان لا یجعل مکر و هک ولا تنظر

آداب ظاہرہ حق سبحانہ کیساتھ یہ ہیں کہ قائم
ہوئی امور و نبی شریعت پر اور ہمیشہ طہارت سے رہے اور
استغفار پڑھنا اور سب امور میں احتیاط کرتا
رہے اور آثار سلف صالح کا پیرو اور تابع رہے اور اس عمل
کے اور باطن کا ادب ہو کہ اپنے قلب کی حفاظت کرے
کہ اس میں غیر کا خطرہ آئے خواہ نیک ہو وہ یا بد ہو اس لئے
کہ حجاب ہونے میں دلوں برابر ہیں اور آداب نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بھی اسی قیاس پر ہیں اور اولیاء
کا ادب یہ ہے کہ انکی مجلس میں اپنے خطروں کی
حفاظت کرے اور انکے حضور میں بلند آواز
سے نہ بولے اور انکے حضور میں نماز و افطار نہ
پڑھے اور انکے ساتھ اگر پڑھے تو بہت اچھا ہے
اور ان کے کمرے کے درمیان بول نہ آئے۔ بلکہ
جب تک وہ خود نہ پوچھیں کچھ نہ کہے اور جس کو
وہ مکر وہ جانیں اسے آپ بھی نہ کہہ سمجھے اور
ان کے گھر میں انکے اسباب اور اخراجات

آداب مرید و حق پرست

فی سببہم الی سببہم و سببہم لا یخطئ
ببالت و زاحل الی شیخ آخر و اخذ
منہ بل اعتقد ان شیخک هذا هو
موصلاش الی موکان و کالتاق قلبک
لبسوا فان ذالک موجب لتقر قتلک
و لیس حاصل ان کل ما یجوزہ الطبع
الانسانی فارقہ و تجنبہ فان سواء
لارب مع المشیائے الخاصیة تقتضی
سد الطریقۃ و عدم وصول الفیض
و ینبغی لک ان لا یکن فی قلبک نظرک
غیر الحق و اسمہ و کن دائما مع الحق
لا تجادل الخلفۃ الیک سبیل ما احسن ما ین

شعر

اذا کنت فی الوقت عن الحق غافلا
فانت فی الکفر لکن بحقیقۃ
فان دمت فی خیر الحال صاحب عقلۃ
فانت الاسلام سد بحفوة
و خطورا لا غبار من رویۃ الاوان و
الاشکال المختلفة و یکن ایضا من
مطالعة الكتب من الصحیة المفارقة فینبغی
لسالک ان یکن ایا ما لغير ملاحظۃ
الاغیار فی صحبتہ صاحب دولۃ تمت
السعادة الجمیة التخصل لہ ببرکۃ

کی طرف نظر نہ کرے اور ازل میں یہ خطر نہ تھے اور
شیخ کی خدمت میں جاد اور اس سے فیض حاصل
کرے۔ بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہ تہ سببہم پہنچاؤ
تیرے مولا کے پاس اور پہنچے ہیں کہ سوا اور ستہ
تعلق نہ کر کیونکہ یہ موجب یز نفرۃ و کفر
یہ ہے کہ حکو طبیعت انسانی مکررہ جائے اس
الگ رہے اور نہج اس سے کیونکہ یہ ادنی
خصوصا مشائخ کی راہ خدا کی راہ ہے اور
اسکے سبب فیض سے محروم رہتا ہے اور تجھے
چاہیے کہ تیرے دل میں اور نظر میں غیر حق
اور اسکے نام کی نہ ہو اور ہمیشہ رہو خدا کہ
عفلت راہ نہ پائے۔ اور کیا خوب کہا ہے

شعر

اذا کنت فی الوقت عن الحق غافلا
فانت فی الکفر لکن بحقیقۃ
فان دمت فی خیر الحال صاحب عقلۃ
فانت الاسلام سد بحفوة
اور غیروں کے خطرہ دیکھنے سے رنگ اور شکیں
مختلف اور نیز ہوتا ہے کتابوں کے مطالعہ سے
اور ایسی صحبت سے جو تفرقہ ڈالے تو سالک کو چاہیے
کہ کچھ دلوں سے ملاحظہ اغیار کے رہے کسی ایسے
صاحب دولت کی صحبت میں جو پوری پوری سعادت
ہو جمعیت کی کہ اسکی برکت سے سالک کو

جو وقت کہو
تو اسے غافل
پس تو کا زور
لیکن خفیہ طور پر
اسی کو ہمیشہ
اس عمل میں
اے عفلت دلت
یہ حق وقت
اسلام کو اس
ایک دیوار بنائی
جو تیرے کو اسلام
میں داخل
ہو گا۔ ۱۲

ملکۃ المحضور والجمیعۃ فمن ملکۃ المحضور
 یحصل الرضاء والتسلیم اللذان هما
 نہایت العبودیۃ والعبادۃ کمال الاسلام
 فی التسلیم والتفویض فان صاحب
 التسلیم لو طوق فی رقبۃ طوق اللعنة
 کابلیس فکان راضیا بہ من حیث انہ
 قضاہ الحق وتقذیرہ کمثل رضاء بایمانہ
 واسلامہ لا یفعل نفسہ واذا وقع
 للطالب مکروہ حصل التفاوت عندہ
 فهو عبد نفسہ فان لم یحصل عندہ
 تفاوت کان عبدہ اصل کل امراسا
 هذا فینبی لک ایھا السالک ان تكون دائما
 عبدا کما اندتعالی دائما ربا واذا کان فی
 مدح وخرم تفاوت فعابد صنم لعمری
 جفاک جملۃ سر الخواص والعوام قد ذکر
 واللہ الموفق الحمد للہ رب العالمین والصلوة
 والتسلیم علی سیدنا محمد سید الاولین
 والآخرین وعلی آلہ واصحابہ والتابعین
 لهم باحسان الی یوم الدین انتھی کاتب
 الحروف گوید کہ شیخ عبدالاحد بن شیخ محمد
 بن سعید بن شیخ احمد السمرہندی را در بیان
 اشغال طریقہ احمدیہ مکاتیب ست بغایت
 متین از آل جملہ مہم مکتوب کہ ایشان آہنہ را

ملکہ محضور اور جمیعیت کا حاصل ہو کیونکہ ملکہ محضور
 سے حاصل ہوتا ہے۔ رضاء تسلیم جو کہ نہایت
 عبودیت میں ہیں اور عبادت کی اور اسلام کا کمال
 تسلیم میں ہے اور تفویض میں کیونکہ صاحب تسلیم
 کے اگر اگلے میں لعنت کا طوق بھی ڈال جائے
 جیسے ابلیس کے تو وہ راضی ہوگا اس سے
 اس حیثیت سے کہ وہ قضا ہے حق کی اور
 تقدیر الہی ہے ایسا جیسے ایمان و اسلام سے
 راضی ہے۔ اس لئے کہ طالب صادق راضی
 ہے۔ قضا و قدر سے اسکا نفس کچھ نہیں
 کرتا۔ اور جب طالب کو فکر وہ پہنچے اور
 اسکا تفاوت ہو تو وہ اپنے نفس کا بندہ ہے اور
 جو تفاوت نہ ہو تو وہ اسکا بندہ ہے۔ ہر امر
 کی اصل اور بنیاد یہ ہے تو اسے سالک جتنے چاہئے
 کہ تو ہمیشہ بندہ ہو اسکا جیسے اللہ تعالیٰ ہمیشہ رب
 ہے۔ اور جب مدح اور مذمت میں فرق ہو تو
 عبادت اپنے دل کے بتوں کی کرتا ہے سب
 سر خواص و عوام کا ذکر کر دیا گیا۔ اور اللہ
 توفیق دینوالا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین
 والصلوة والتسلیم علی سیدنا محمد سید
 الاولین والآخرین وعلی آلہ واصحابہ
 والتابعین لهم باحسان الی یوم الدین انتھی
 کاتب حروف کہتا ہے کہ شیخ عبدالاحد بن

نویسنده بجانب حضرت والد بزرگوار فرستاد
بودند و در آخر آنها بخط خود ایل عبارت نوشتہ
کہ مخدوم عرفان پناہ ہر سہ مکتوب این خاکسار
را بمطالعہ گرامی مشرف سازند و انا الفقیر
عبدالاحد عفی اللہ عنہ درین رسالہ بعینہا
نقل کردہ می شود۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الحمد لله على كل
حال ہمیشہ عزیزہ خدا پرست از لطائف
نسانی پر سیدہ بودند معلوم ننماید۔ کہ
لطائف بجز گانہ انسانی کہ قلب و روح و
سرد خفی و اخفی باشد از عالم امرند مقام
آنها فوق العرش است کہ بلامکانیت
موصوف و عالم ارواح نیز آں را گویند حق
جل و علی بکمال قدرت خویش آں لطائف
را بعشق و تعلق ببدن انسانی دادہ انا نجای
ذو و آورده ہر یکے را بموضع خاص از
بدن کہ مناسب آں بود جہاد دادہ است
قلب را جانب چپ از سینہ بہ پستان
جہاد دادہ است۔ روح را کہ لطیف
تر از قلب است در مقابل آں بجانب
است اور اخفی کہ لطیف و احسن
لطائف است۔ در میان حقیقی سینہ
و سرد در میان قلب و اخفی و خفی را

شیخ محمد بن سعید بن یحییٰ احمد سر بندی کے
طریقہ احمدیہ کے اشغال کے بہت عمدہ
مکتوب ہیں۔ ان میں سے تین مکتوب جو
انہوں نے لکھوا کر حضرت والد بزرگوار کو بھیجے
تھے اور ان کے آخر اپنے ہاتھ سے یہ عبارت
لکھی تھی کہ مخدوم عرفان پناہ اس خاکسار کے
تینوں مکتوب اپنے مطالعہ سے مشرف کرنا۔
راقم فقیر عبدالاحد عفا اللہ عنہ وہ
مکتوب اس رسالہ میں بعینہا نقل کئے جاتے
ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ علی کل حال
ہمیشہ عزیزہ خدا پرست نے لطیفہ انسانی
پوچھے تھے سو معلوم کریں کہ پانچ لطیفہ
انسانی کہ قلب و روح و سرد خفی و اخفی ہیں۔
عالم امر سے ہیں۔ ان کا مقام فوق العرش
ہے۔ جسے لامکان کہتے ہیں اور عالم ارواح
بھی اُسے کہتے ہیں حق جل و علی کمال قدرت
سے اپنے ان لطائف کو بدن انسانی سے
تعلق اور تعلق دیگر دہاں سے نیچے اوتار کر ہر ایک
کو ایک خاص جگہ میں انسان کے بدن میں جو اسکے
مناسب تھا جائے دی ہے۔ قلب کو سینہ کے
بائیں طرف پستان میں جائے دی ہے روح
کو جو قلب سے زیادہ لطیف ہے۔ اسکے
مقابل دائیں جانب اخفی کہ لطیف اور احسن

درمیان روح و اخفی و ولایت
 ہر ایک کے ازیں لطائف زیر قدم پیغمبر
 اولوالعزم است چنانچہ ولایت قلب
 زیر قدم آدم است۔ علی نبیاء و علیہ
 السلام ولایت روح زیر قدم حضرت
 ابراہیم است۔ علی نبیاء و علیہ السلام
 ولایت سر زیر قدم حضرت موسیٰ
 علی نبیاء و علیہ السلام ولایت خفی
 زیر قدم حضرت عیسیٰ علی نبیاء و علیہ
 السلام ولایت اخفی زیر قدم حضرت
 خاتم الانبیاء علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام
 باید دانست کہ تفاوت اقدام الاولیاء
 از راہ ہمیں لطائف است پس ہر کہ
 زیر قدم حضرت آدم است علیہ السلام و
 ولایت دی ولایت قلب است و دی
 صاحب استعداد یک درجہ ولایت
 است۔ از درجات خمسہ کسی کہ زیر قدم
 حضرت ابراہیم است۔ ولایت دی ولایت
 روحی است۔ و دی را استعداد دو درجہ
 است۔ از درجات خمسہ کسی کہ زیر قدم حضرت
 موسیٰ است۔ ولایت دی ولایت
 سر است۔ و دی خاوند سہ درجہ است
 از درجات مذکور کسی کہ زیر قدم حضرت

لطائف ہے درمیان حقیقی سینہ کے سر در میان
 قلب اور اخفی کے خفی کو درمیان روح و اخفی
 کے خفی کو درمیان روح اور اخفی کے اور ولایت
 انہیں سے ہر ایک لطیف کے زیر قدم ایک العزم
 پیغمبر کے ہے۔ چنانچہ قلب کی ولایت حضرت آدم
 علی نبیاء و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور روح کی
 ولایت حضرت ابراہیم علی نبیاء و علیہ السلام کے زیر
 قدم ہے اور سر کی ولایت حضرت موسیٰ علی نبیاء
 و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور خفی کی ولایت
 حضرت عیسیٰ علی نبیاء و علیہ السلام کے زیر قدم ہے
 اور اخفی کی ولایت حضرت خاتم الانبیاء علیہم
 الصلوٰۃ والسلام کے زیر قدم ہے۔

جانتا چلے۔ کہ اولیاء کے قدموں کے تفاوت
 انہیں لطیفوں کی راہ ہے۔ تو جو زیر قدم حضرت
 آدم علیہ السلام کے ہے اسکی ولایت ولایت
 قلب ہے اور وہ صاحب استعداد ولایت کے
 یک درجہ ہے۔ پانچ درجوں میں سے اور جو حضرت
 ابراہیم علی نبیاء و علیہ السلام کے زیر قدم ہے
 اسکی ولایت ولایت روحی ہے۔ اور اگر
 دو درجہ کی ولایت کی استعداد ہے پانچوں
 درجوں میں سے۔ در جو زیر قدم حضرت موسیٰ
 علیہ السلام کے ہے اسکی ولایت ولایت سر
 ہے۔ وہ ولایت کے تین درجوں کی استعداد

عیسیٰ است ولایت دی ولایت خفی است
 دوی مستعد چہار درجہ است از آل درجات
 کو کسی کہ زیر قدم حضرت سرور عالم کائنات است
 علیہ و علی آلہ صلواتہ و التسلیمات۔ ولایت
 دی ولایت اخفی است کہ اعظم و اعلیٰ و احسن
 درجات است و صاحب این ولایت
 را قابلیت ہر پنج درجہ ولایت است باید
 دانست کہ تفاوت اقدام انبیاء علیہم السلام
 فیما بینہم ازین راہ نیست بلکہ از راہ نبوت
 است۔ پس ہر کہ ازین بزرگواران درین راہ
 پیش قدم باشد ہاں از دیگران افضل
 خواهد بود چنانچہ حضرت موسیٰ از حضرت عیسیٰ
 در مقام نبوت پیش قدم است۔ بنا بر از حضرت
 عیسیٰ افضل آمد اگرچہ در مقام ولایت حضرت
 عیسیٰ از حضرت موسیٰ غالب است۔ چنانچہ
 ہر لا مفہوم گشت دیگر باید دانست کہ اگر مرشد
 و مرئی طالب صادق المشرب باشد می تواند
 کہ دوی را برابر است کہ خود قسط منازل نموده
 تسلیک فرماید و کمالات ولایت محمدی متحقق
 سازد و کسی مرید اگرچہ خود استعداد و فروترین استعداد
 داشته باشد اینجا سخن از حد زیادہ عرض و طول دارد
 معذور دارند بر وقت دیگر موقوف فرمائید دیگر
 از الوان و الوار لطائف پر سبیدہ بودند معلوم

رکتاب ہے۔ درجات خمسہ سر اور جو زیر قدم حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کے ہے اسکی ولایت ولایت
 خفی ہر اور وہ چار درجہ ولایت کی استعداد و
 ہے ان درجوں میں سے اور جو حضرت سرور عالم
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر قدم ہے۔ اسکی ولایت
 ولایت اخفی ہے! اعظم و اعلیٰ اور احسن سب جوں
 کی اور ولایت کے صاحب کو قابلیت پا چوں
 درجوں کی ولایت ہر اور جانا چاہیے کہ نبیاء علیہم السلام
 کے قدموں کی تفاوت انکے آپس میں اس راہ سے نہیں ہے
 بلکہ نبوت کی راہ سے ہے۔ پس جو ان بزرگوں میں سے اس
 راہ میں پیش قدم ہوگا وہی دوسروں سے افضل ہوگا۔
 چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 سے مقام نبوت میں پیش قدم ہیں اسلئے حضرت عیسیٰ
 سے افضل ہیں اگرچہ مقام ولایت میں حضرت عیسیٰ
 حضرت موسیٰ سے غالب ہیں۔ جیسا اور پر لکھا گیا۔
 دوسریہ امر جانا چاہیے کہ اگر مرشد و مرئی طالب
 کا صادق المشرب ہوگا تو اس سے ہو سکتا ہے
 کہ جو رستے آپ قطع منازل کئے ہیں اسی راہ طالب
 کو بھی چلائے۔ اور ولایت محمدی کے کمالات کو
 پہونچائے۔ اور وہ مرید اگرچہ خود استعداد کم رکھتا
 ہو۔ یہاں سخن بہت طول و عرض رکھتا ہے کہ حد
 سے زیادہ ہے۔ معذور رکھیں اور پھر کسی وقت پر
 موقوف فرمائیں اور الوار لطائف کے رنگ پوچھے

بیان رنگ لطائف الوار

بیان حقیقت و باطن

نمائید کہ ہر کس موافق کشف و دید خود چیز سے
گفتہ و نوشتہ است و بر آں اشیاء اعتبار
تعبیر و قانع و تفسیر معاملات نموده اما آنچه از حضرت
عالی درجات خود مفہوم نموده در منصفہ تحریری آورد
باید دانست کہ نور قلب نور زرد است و نور
روح نور سرخ است و نور سر سفید و نور خنی سیاہ
و نور اخنی سبز ظاہر از حقیقت و ماہیت نفس
پرسیدہ بودند معلوم شریف باد کہ نفس خبیثہ
است از عالم خلق و محل وی دماغ است
بالذات بشرارت و خباثت متصف است و
خود را در رنگ لطائف لطیفہ نفسیہ دانمودہ
است و دعویٰ ربیاست کیا ست کردہ
بر تمامی اجزاء و لطائف تصرفات ناسد نموده
و با غوائی ابلیس پر تبلیس علیہ اللعنه سائر
لطائف و اجزاء را باوصاف ذمیمہ خود متصف
ساختہ است و از توجہ بجناب قدس خداوندی
محروم داشتہ بخسارت ابدی و مبادت سڑی
رسانیدہ ہر کر اعنائیت ازلی دستگیری و رہائی
نمودہ بر شرارت و خباثت دی طلاع یافتہ
و از مرکاب و منافسہ دوی روی تافہ متوجہ
بارگاہ قدس گشتہ بسعادت ابدی پیوستہ
و چون نفس مزکی و مطہر گردد و از اوصاف
رذائل خود بالکل بیرون آید ہر آئینہ بفضل

تھے سو معلوم کریں کہ ہر شخص نے اپنے کشف
و نظر کے موافق کچھ اور لکھا ہے اور اسکے اوپر بنا
تعبیر و واقعات اور تفسیر معاملات کی رکھی ہیں مگر میں نے
اب جو حضرت عالی درجات سے سمجھا ہے لکھا
ہوں۔ جانتا چاہیے کہ قلب کا نور زرد ہے اور روح کا
نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور خنی کا
نور سیاہ ہے۔ اور اخنی کا نور سبز ظاہر حقیقت
و ماہیت نفس جو دریافت کی تھی آپکو معلوم ہو کہ
نفس خبیثہ ہے عالم خلق سے اور اس کا محل
دماغ ہے۔ بالذات شرارت و خباثت سے متصف
ہے اور اپنے تئیں لطائف کی طرح لطیفہ نفسیہ ظاہر
کیا ہے اور ریاست و دانائی کا دعویٰ کر کے تمام
اجزاء و لطائف پر تصرفات ناسد کر کے شیطان
علیہ اللعن کے بہکانے سے تمام لطائف و اجزاء
کو اپنے اوصاف ذمیمہ سے متصف کر دیا ہے اور
درگاہ پاک خداوندی کی طرف متوجہ ہونے سے
محروم رکھ کر نقصان ابدی کو پہنچا یا ہے۔ عنایت
ازلی نے جسکی دستگیری و رہائی کی اُس نے اسکی
شرارت و خباثت پر اطلاع پائی اور اسکے فریبوں
اور مفسدوں سے منہ پھیر کر متوجہ اس
درگاہ پاک کا ہوا اور سعادت ابدی کو پہنچا
اور جب نفس پاک و مطہر ہو جاتا ہے اور اپنے
سب وصف رذائل بالکل چھوڑ دیتا ہے۔ البتہ

اللہ سبحانہ کے فضل و کرم سے بڑے مرتبہ سید ولایت
 کے اور قرب اور مشاہدہ اور مقام رضا کے مشرف ہوتا
 ہے اور سب لطائف انسانی سے بالادست ہو جاتا ہے
 اور اسکی سیر سے بلند ہوتی ہے اسکو حصول کمال
 کے بعد تخت صدر پر اجلاس فرماتے ہیں اور ریاست
 و کیا ست سب لطائف کی اسکو ملتی ہے۔ عجب ہمید
 کہ جو سب خبیثت زیادہ ہو۔ بعد پاک اور منور ہو نیک
 اشرف سے ہو جاتا ہے۔ اولئک علیہم السلام اللہ
 سبحانہم جنات فرمایا ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام
 خیارکم فی الجاہلیۃ خیارکم فی الاسلام اذا
 فقهو و السلام علی من اتبع الهدی۔ بسم اللہ
 الرحمن الرحیم الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین
 اصطفوا۔ اسکے بعد جانا چاہیے کہ جو سب ملک اپنی
 ہمتی اور خود پرستی سے نکل آتا ہے۔ اور اس کے
 باطن کی آنکھ معرفت کے کحل الجواہر سے سرمہ
 سا ہو جاتی ہے۔ تو ضروری آیتیں اور کراماتیں جو
 اسکے نفس میں چشم بصیرت میں امانت رکھی ہوئی
 ہے ہو جب فی النفسکم افلا تبصرون ای فی
 النفسکم آیات عظیمة افلا تبصرون کی وہ
 مشاہدہ کرتا ہے۔ اسکے بعد مقتضائے من
 عرف نفسه فقد عرف ربه کے بارگاہ
 قدس میں دخل پاتا ہے۔ طالب انسانی میں
 جو حقائق اور آئینے تعبیه ہیں۔ کچھ انہیں سے

۱۷
 ده اولیٰ میں کہ
 برحق و اللہ تعالیٰ
 اکیس بیروں کو
 نیکو سے
 ۱۲-
 ۲
 جو جائز ہے
 میں پہلے پہلے
 فقہ دہم
 میں بھی رہے
 عید ۱۲-۱۳

مکتوب دوم از شیخ عبدالحامد صاحب

استماع نمایند۔ بدانند کہ انسان عالم
صغیر عبارت از انا است۔ مرکب از
اجزاء عشرہ است کہ اصول آنها در عالم
کبیر است و عالم کبیر عبارت از مجموعہ کائنات
است۔ چہ خلیق چہ امر و پنج از آن از عالم
خلق است کہ نفس و عناصر اربعہ است و پنج
از آن از عالم امر باشد چنانچہ اصول عناصر
اربعہ در عالم خلق موجود است یچنین اصول
لطاائف خمسہ مذکورہ در عالم امر کہ عبارت
از فوق العرش است و بلا مرکبیت
معروف و متحقق است و فوق عرش مجید
تحت اصول دیگر قلب است و لہذا قلب
را بر زرخ در میان عالم خلق و دوا امر فرمودہ اند
چہ منتہائے عالم خلق عرش مجید است و بایں
جہ کہ عرش مجید منتہائے عالم خلق است
و دوا امر دارد و سے را نیز بر زرخ گفتہ اند
فوق اصل قلب اصل روح است و فوق
آن اصل سر و فوق آن اصل خفی و فوق آن
اصل اخفی چون حق جل و اعلیٰ خواست۔
کہ انسان را بمقتضائے حکمت بالغہ ایں
نوع ترکیب و تدبیر بعد از تسویہ قالیب ہر
یکے از ایں لطائف خمسہ را تعلق و تعشق
بایں عنصر جسمانی دادہ از فوق العرش فرود

پنج

مذکور ہوتی ہیں۔ بگوش پوشش سے منوجہان لو
کہ انسان کہ اسکو عالم صغیر کہتے ہیں۔ اس اجزاء
مرکب جنکی تعلیں عالم کبیر میں ہے۔ در عالم
کبیر مجموعہ کائنات ہے۔ خلق ہوا خواہ مرہوہ
ان دس میں پنج تو عالم خلق سے ہے۔ یک تو
نفس اور چار عنصر اور انہیں پانچ عالم امر سے
ہیں۔ جسطور چار عناصر کی اصلیں عالم خلق میں
موجود ہیں۔ اس طور لطائف خمسہ مذکور کی
اصلیں عالم امر میں جو عرش کے ویرا مکالم
مشہور ہے متحقق ہیں۔ اور فوق عرش مجید اور
تحت اور اصول کے قلب ہے۔ اور اسی سبب
قلب کو بر زرخ در میان عالم خلق و عالم امر
کے فرمایا ہے۔ اسواسے کہ عالم خلق کی انتہا
عرش مجید ہے۔ اور ایں جہ سے کہ عرش مجید
عالم خلق کی نہایت منتہا ہے۔ اور امر کی طرف
منہ رکھتا ہے۔ اسے بھی بر زرخ کہتے ہیں۔ اور
اصل قلب کی فوق اصل روح ہے۔ اور اس کے
فوق اصل سر اور اس کے فوق اصل خفی اور اس کے
فوق اصل اخفی حقیقی شانی نے چاہا کہ انسان
کو اپنی حکمت بالغہ کے مقتضائے اس نوع
سے ترکیب تو بعد قلب کے تسویہ کے۔ ان
لطائف خمسہ سے پر یک کو اس عنصر جسمانی
سے تعلق و تعشق دیگر فوق العرش سے اتار

آوردہ بمقام خاص کہ ہر ایک راہبان مقام
مناسبت بود ممکن ساختہ لطیفہ قلب را
درین مصنفہ کہ در تہ پستان چپ است
و قلب صنوبریش خوانند جادادند و صنوبری
بقش برائے آل کنند کہ دے مانند ثمر
صنوبر مقلوب است و اصل از اصل این
لطیفہ صدف اضافی حق است کہ عبارت
از فعل و تکوین است کمال این آنست کہ در
فعل حق جل و علی فانی و مستملک گردد و بہا
فعل بتایا بہ این زمان سالک خود را مسلوب
الفعل شود بہ پیشرفت و افعال خود را درست
منسوب بحق جل و علی نماید ساختہ فنار قلب
و تجلی فعلی کنایہ اینست و نشان آن آنست
کہ تعلق علمی و حسی بغیر حق نہاند یعنی قلب ماسوائی
را مطلقاً فراموش سازد بحدیکہ اگر سالک تکلف
نماید یک لحظہ یاد ماسوائی نتواند کرد و بی ہنگام
چنانچہ علم اشیا از وی زائل شدہ محبت
اشیا از وی زائل شدہ محبت اشیا بطریق
اولی رحمت برستہ باشد و چون سالک بفنار
قلب مشرف شد داخل جماعت اولیاء گشت
این فنار قلب بی قطع تمام دائرہ امرکان کہ
عبارت از مرکز فرش تا فرش و از فرش تا
تمامای عالم مر باشد و بی قطع مراتب عشرہ

کہ مقام خاص میں جسکو جس مقام سے مناسبت
تھی ممکن کیا لطیفہ قلب کو اس مصنفہ میں جو زیر
پستان چپ ہے۔ اور اسے قلب صنوبری کہتے
ہیں۔ جائے وی اور اسے صنوبری اسواسطے
کہتے ہیں۔ کہ وہ مانند صنوبر کے پھل کے ہے۔ جو
الٹا ہوتا ہو۔ اور اصل الاسل اس لطیفہ کے صفت
اضافی حق کی ہے۔ کہ اُسے فعل اور تکوین کہتے
ہیں۔ اسکا کمال یہ ہے۔ کہ حق جل و علی کے فعل
میں فانی و نیست ہو جائے۔ اور اسی فعل
سے بقا پائے اسوقت سالک اپنے تئیں
مسلوب الفعل پائیگا۔ اور اپنے افعال حق
جل و علی سے درست نسبت کرے گا۔ فنار قلب
و تجلی فعلی اسی سے کنایہ ہے اور اسکا نشان
یہ ہے کہ علمی و حسی تعلق اسکو غیر حق سے نہ ہوگا
یعنی قلب ماسوائی کو بالکل فراموش کر دیگا۔
یہاں تک کہ اگر برسوں تکلف کرے۔ تو بھی ایک
لحظہ ماسوا کو یاد نہ کرے گا۔ اسوقت جیسا علم
اشیا اس سے زائل ہو گیا ہے۔ محبت اشیا
بطریق اولی جاتی رہے گی۔ اور جب سالک فنار
قلب سے مشرف ہوا۔ اولیاء کی جماعت میں
داخل ہو گیا۔ اور یہ فنار قلب بدون طے کرنے
تمام دائرہ امرکان کے جو مرکز فرش سے عرش
تک اور عرش سے تمام عالم امر تک ہے اور

یعنی زید و جبریل و میکائیل و اسرافیل علیہم السلام۔ فناء عوت
 یاس از ناس۔ فقر۔ فراغ۔ ریاضت۔ کہ عوفیہ
 علیہ بیان آن فرمودہ اند صورت نہ بند و
 نور قلب۔ نور روز فرمودہ اند۔ ولایت این
 لطیفہ زیر قدم دوم است علی نبینا وعلیہ
 الصلوٰۃ والسلام وپہر کہ آدمی المشرب
 است و عیول سے بجانب قدس نہ راہ
 ہمیں لطیفہ خواہد بود مگر قشنگ کشش پیر
 کامل و صاحب یں مشرب را استعداد
 حصول یک درجہ از درجات پنجگانہ ولایت
 خواہد بود بگر بقدر قاسم و لطیفہ روح چوں
 لطف است از قلب مناسبت براستان زیادہ
 بود بنا بر آن وی را بجانب راست از سینہ دو
 پستان جا داده اند و اصل الاصل یں لطیفہ
 صفات ثبوتیہ حق است و یک گام بحضرت
 ذات از فعل نزدیک تر است سالک بعد
 از حصول فنار این لطیفہ کہ بر جود تجلی
 صفاتی صفات خود را از خود منسوب خواہد یافت
 بلکہ منسوب بجانب قدس خواہد داشت
 و نور این لطیفہ را نور سرش فرمودہ اند
 ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت ابراہیم
 است علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
 وپہر کہ ابراہیمی المشرب باشد سیر وے

بغیر طہ کرنے مرتبہ شود کہ این زید و جبریل
 توکل۔ رفقا۔ تسبیح قل۔ دست۔ کہ عوفیہ
 فقر۔ فراغ۔ ریاضت۔ کہ عوفیہ
 بیان کیستہ رہا سر بند و نور قلب
 کہ روز مزایا است کہ عوفیہ ولایت حضرت
 آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
 قدم کن در جوار فیض و نور و عیول
 در گاہ قدس زیارت یں عوفیہ خواہد بود
 مگر نہ بردستی کہ سیر وے را در مشرب
 صاحب کو استعداد حاصل ایک درجہ کی پانچوں
 درجوں ولایت یں ہے جو مگر بردستی سے
 کسی بردستی کے درجہ میں نہ ہو
 لطیفہ بر قلب منسوب است از زیادہ
 مٹی۔ سو سے اسکو سینہ کے ستر کی عرف
 زیر پستان جاسے وی اور اصل الاصل اس
 لطیفہ کی صفات ثبوتیہ حق ہے۔ اور ایک قدم حضرت
 ذات کی حریف فعل سے نزدیک تر است سالک
 بعد حصول فنار اس لطیفہ کے ساتھ تجلی و صفاتی
 کے اپنی صفات کو اپنے سے منسوب پائیگا۔ بلکہ
 جناب قدس سے منسوب پائیگا۔ اور اس
 لطیفہ کا نور سرخ فرمایا ہے۔ اور اس لطیفہ کی
 ولایت حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
 والسلام کے زیر قدم ہے۔ اور جو کوئی ابراہیمی

بجانب اقدس سے انہیں لطیفہ خواہد بود
بعد از قطع مراتب قلب و صاحب
این مشرب را استعداد حصول دو درجہ
ز درجات ولایت چنگا نہ است الا بقدر
من انقاسہ و لطیفہ سرکہ لطیف از روح
المرتویٰ نزدیک وسط سینہ جانب
قلب جادادند و اصل الاصل وی این
شیونات ذاتیہ است کہ گامی از صفات
بحضرت ذات نزدیکتر از روح حصول فنا
یں لطیفہ مربوط بخشی شیونات است
و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت
موسے است علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ
والسلام و ہر کہ موسوی المشرب باشد
وصول او بجانب قدس از راہ میں لطیفہ
خواہد بود و بعد از قطع شرائط سابق و صاحب
این مرتبہ را استعداد حصول سہ مرتبہ
است از مراتب چنگا نہ در پستہ الانقاس من
انقاسہ از این لطیفہ اسپیید تعین
فرمودہ اند و لطیفہ خفی را کہ سر لطیف است
نامین روح و وسط جادادند و اصل الاصل
این لطیفہ صفات سلبیہ تنزیہیہ است
کہ فوق شیونات ذاتیہ اند و حصول فنا
این لطیفہ وصول ہاں صفت است۔

المشرب ہوگا اسکی میر جناب قدس کی طرف سے
لطیفہ سے ہوگی۔ بعد از قطع مراتب قلب کے
اور اس مشرب سے کہ استعداد حصول دو درجہ
کی چنگا نہ مراتب ولایت میں ہوگی مگر بوقت
سے کسی زبردستی کہ اور سرکہ لطیفہ کہ روح کے
لطیفہ سے بہت لطیف تھا۔ اسکو نزدیک
وسط سینہ کے قلب کی جانب جگہ دی اور اصل
الاصول شیونات ذاتیہ ہے کہ ایک قدم
صفات سے حضرت ذات کی طرف نزدیک ہے
اور حاصل ہونا اس لطیفہ کی فنا کا شیونات
کی تجلی سے ربط رکھتا ہے۔ اور اس لطیفہ کی
ولایت حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے زیر قدم ہے۔ اور جو موسوی
مشرب ہوگا اسکا وصول جناب قدس میں
اسی لطیفہ کی راہ سے ہوگا۔ مگر بعد قطع پہلے
لطیفوں کے اور اس مرتبہ والیکو استعداد میں
مرتبہ کی ہوگی۔ مراتب چنگا نہ ولایت میں
لیکن زبردستی سے کسی زبردستی کی در اس لطیفہ
کا نور سفید تعین فرمایا ہے۔ و لطیفہ خفی کو کہ
سر سے بہت لطیف ہے درمیان روح اور
وسط کے جائے دی ہے۔ اور اصل الاصل
اس لطیفہ کے صفات سلبیہ تنزیہیہ ہے کہ
شیونات ذاتیہ کے فوق میں اور حصول اس

لطیفہ نمبر

لطیفہ نمبر

لور این لطیفہ را نور سیاه تعین نموده اند و
ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت عیسیٰ
است علی نبینا وعلیہ السلام و ہر کہ زیر
قدم حضرت عیسیٰ است راہی بجانب
قدس از ہمیں حیفہ خواہد بود و بعد از قطع
لطائف سابق الا بقسر من القاسر و صاحب
این مشرب را استعداد حصول چار مرتبہ
است از مراتب پنجگانہ ولایت و لطیفہ
اخفی کہ الطف و احسن و اعمل لطائف عالم
امر است و اقرب است بحضرت اطلاق
دی را در وسط حقیقی سینہ کہ مرکز است و
مناسبت تمام دارد بحضرت اجمال جا
دادند و اصل الاصل این لطیفہ مرتبہ
است کہ کالبرزخ است در میان مرتبہ
تخریبہ و در میان احدیت مجرودہ و فنا
این لطیفہ ہم مربوط بہ تحت ہماں
مرتبہ مقدسہ است و لور این لطیفہ
نفسیہ را سہز بیان فرمودہ اند و
ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت
رسالت پناہ است صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم و صاحب این مرتبہ عالیہ را
بالذات استعداد حصول تمام مراتب
پنجگانہ ولایت است از زبان الہام

لطیفہ اخفی

لطیفہ کی فنا کا اسی صفت کا وصول ہے اس
لطیفہ کا نور سیاہ تعین کیا ہے اور اس لطیفہ
کی ولایت حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام
کے زیر قدم ہے اور جو زیر قدم حضرت عیسیٰ
کے ہے اس کو راہ جناب قدس میں اسی لطیفہ
سے ہوگی بعد قطع لطائف سابقہ کے مگر بقسر
قاسر اور اس مشرب کے صاحب کو استعداد
حصول چار مرتبہ کے ہے پنجگانہ ولایت
میں سے اور لطیفہ اخفی کہ بہت لطیفہ اور
احسن اور اعمل سبب عالم امر است بہت
بہت قریب بحضرت اطلاق ہے اس کو
سینہ کے وسط حقیقی میں جو مرکز ہے اور بہت
مناسبت رکھتا ہے حضرت اجمال سے جگہ
دی ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کی ایک
مرتبہ ہے مثل برزخ کے در میان تخریبہ اور
در میان احدیت مجرودہ کے اور اس لطیفہ
کی فنا بھی مربوط اسی مرتبہ مقدسہ کے تحت
سے ہے اور اس لطیفہ کے نفسیہ ذکر سہز بیان
فرمایا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر
قدم ہے اور اس بلند مرتبہ والیکو بالذات
استعداد حصول تمامی مراتب پنجگانہ ولایت
کے ہے حضرت قطب الاقطاب سلمہ ربہ کے

ترجمہ ان حضرت قطب الاقطاب سلمہ
ربہ مشنیدم کہ حضرت مجدد الف ثانی
روزے چنیں گوہر فشانہ اند کہ ادائے صلوٰۃ
صبح در وقت غلغلہ منقرضہ اخفی است
باید انت کہ عروج لطائف خمسہ عالم امر
تا دائرہ اولی ولایت کبریٰ است کہ
متضمن سردائرہ و یک قوس است خواہد
بود چوں از آن دائرہ معاملہ بالا رود و
در دائرہ اصل و اصل الاصل سیر افتد
معاملہ بالنفس خواہد افتاد و نفس بحصول
فناء الم و بقاء اکمل و بشرح صدر و اسلام
حقیقی و بحصول واطمینان و بارتقا بمقام
رضا مشرف خواہد شد بعد ازاں کہ سیر در
ولایت علیا افتد مقابلہ با سہ عنصر یعنی
نارسی و آبی و ہوائی خواہد افتاد و اگر
از آنجا بفضل اللہ ترقی واقع شود۔ در
کمالات نبوت سیر واقع بود معاملہ با جزا ارضی
خواہد افتاد و از آنجا اگر ترقی واقع شود۔
خواہد در کمالات رسالت خواہد در حقائق ثلاثہ یعنی
حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ
معاملہ با ہیئت وجدانی کہ از مجموع اجزاء
عشرہ عالم خلق و امر بعد از حصول کمالات ہر
یک فردی فردی حاصل شدہ خواہد افتاد

زبان الہام بیان سے میں نے سنا ہے کہ ایک
روز حضرت مجدد الف ثانی نے ایسا فرمایا کہ
کہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھے۔ تو فناء اخفی
حاصل ہوتی ہو جانا چاہئے کہ لطائف خمسہ عالم
امر کا عروج دائرہ اولی ولایت کبریٰ تک جو
متضمن تین دائرہ اور ایک قوس کا ہے ہو گا جب
اُس دائرہ سے معاملہ ترقی کرے۔ اور دائرہ
اصل اور اصل الاصل میں سیر کرے۔ نفس سے
معاملہ پڑیگا۔ اور نفس کو پوری فناء کامل بقا
حاصل ہونے سے کشادگی سینہ اور اسلام
حقیقی کا حصول اور اطمینان کے مقام رسنا
کی ترقی سے مشرف ہو گا۔ اسکے بعد حجاب
علیا میں سیر ہوگی۔ تین عنصر سے معاملہ پڑیگا
یعنی نارسی و آبی و ہوائی سے اور اگر وہاں
سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی ہوئی
تو کمالات نبوت میں سیر واقع ہوگی معاملہ
اجزائے ارضی سے پڑیگا۔ اور جو دہاں سے
ترقی واقع ہوئی۔ تو خواہ کمالات رسالت
خواہ حقائق ثلاثہ میں یعنی حقیقت کعبہ و
حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ میں معاملہ
ہیئت وجدانی سے جو مجموع اجزاء عشرہ
عالم خلق اور امر سے ہے۔ بعد ہونے کمالات
جدید ہر ایک کے پڑیگا۔ بعد ازاں ہماری تمہاری

سیر

اندھیرا

مراقب

بعد ازان بمعاملہ از عقل و فہم ما و شما برتر
 است اللہ سبحانہ و تعالیٰ بحض غنایت بیغایت
 خویش از بی کمالات بہرہ تمام غنایت فرماید
 قریب مجیب بحمد اللہ سبحانہ کہ بطیفیل حضرت
 عالی درجات قدس اللہ باسراہم العالیہ
 بای مراتب مذکورہ و دیگر معاملات کہ نسبت
 بایں معاملات کا شمار من الارض بہرہ بقدر
 استعداد بل فوق الاستعداد کرامت
 فرمود این ذرہ را از خاک مذلت برداشتہ
 ہمخان آفتاب ساختہ شکر این مرتبہ اگر ہزار
 سال بصد ہزار زبان ہزاراں ادا ظہار
 نماید یکے از ہزار منصفہ ظہور نیا دورہ
 فلہ الحمد للہ والمنة کما یثیق بشانہ و بحری
 والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ ابرزۃ
 التقی اظہار این قسم سخنان اگرچہ موہم
 افتخار و مباحات است اما بموجب
 اظہار النعمۃ من الشکر لا یماعند
 الاخبار المخلصین المطلقین علی الامسار
 المشاقین لذالک الاثار و الاخبار
 مذکور نمودہ شد ربنا لا تقواخذنا ان نسینا
 او خطانا بحرمۃ سیدنا محمد النبی
 الامی الحر جی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والسلام

سلاسل اولیاء اللہ
 نہ بیکو نام کو
 الکریم بھوشی
 یا جو کیں
 بحر متہم
 صلی اللہ
 علیہ وسلم
 ۱۱۲

مکتبہ خیر از مولوی عبد اللہ صاحب
 مکتبہ خیر از مولوی عبد اللہ صاحب

عقل و فہم سے معاملہ برتر ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ
 محض غنایت بے نہایت سے اپنے ان کمالات
 سے بہرہ اور غنایت فرمائے۔ انہ قریب
 مجیب اللہ سبحانہ کا شکر ہے کہ بطیفیل
 حضرات عالی درجات قدس اللہ سررہم
 کے ان مراتب مذکورہ اور معاملات سے
 جن میں انکی نسبت زمین و آسمان کا فرق ہی
 اپنی استعداد کے لائق بلکہ استعداد سے
 زیادہ بہرہ کرامت فرمایا ہے۔ اور اس ذرہ
 کو خاک مذلت سے اٹھا کر آفتاب کی برابر
 کر دیا ہے۔ اس مرتبہ کا شکر اگر ہزار سال سو
 ہزار زبان سے ہزاروں طرح سے ظاہر کرے
 تو ہزار میں سے یک بھی نہ کر سکے۔ فلہ الحمد
 والمنة للہ کما یثیق بشانہ و بحری والسلام
 علی رسولہ وآلہ وصحبہ البرۃ التقی اس قسم کی
 باتوں کو ظاہر کرنے کے اگر فخر و بڑائی کا وہم ہوتا
 ہے لیکن اظہار النعمۃ من الشکر کے خصوصاً
 ایسے دوستوں جو مخلص اور محرم اسرار اور اس کے
 مشتاق ہو۔ اس آثار و اخبار کے مذکور کیا گیا
 ربنا لا تقواخذنا ان نسینا او خطانا بحرمۃ
 سیدنا محمد النبی الامی الحر جی صلی اللہ
 علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
 والسلام علی عبادہ الذین اصطفوا میرے

علی عبادہ الذی مصطفیٰ انوی شیخ
محمد کبیر معلوم نمایند کہ قرب نوافل عبارت
زال است کہ سالک خود فاعل یا بدو حق
را آلات چنانچہ بی سیم و بی مبصر اشارہ است
بآن و قرب فرائض عبارت است بزآن کہ
سالک خود را آلہ یا بدو حق را فاعل چنانچہ
حق منطلق علی لسان عمر اشارت است
از ان و این قرب مثنوی و وجود سالک است
بجملہ قرب سابق و جمع بین القربین آنست
کہ سالک خود را در میان شیخ نیاید نہ فاعل
آن آیت چنانچہ بعض اہل دل از آل مقام
چنین اشارہ نموده اند۔ مصرعہ

عشق است در میانہ بر مانند بہانہ
و آیتہ کریمہ و مادیت اذرمیت و لکن
اللہ رمی۔ گویا مشعر بر ہر سہ مقام است
چہ اذرمیت۔ ہر از قرب فرائض است و اذرمیت
کنایہ از قرب نوافل و لکن اللہ رمی اشارہ
بر جمع بین تقریبین والسلام علی من اتبع
المہدی و اتزم متابعت المصطفیٰ علیہ
والصلوٰۃ والسلام و التسلیات العلیٰ انتفی
المکاتیب الثلثہ و در آخر این اوراق شیخ
عبدالاحد بخط خود این فائدہ تحریر فرمودند
عادت مشائخ کرام آنست کہ سالک

بھائی شیخ محمد کبیر معلوم کریں کہ قرب
نوافل اسے کہتے ہیں کہ سالک اپنے
تئیں فاعل پائے اور حق کو اپنے اعضا
چنانچہ بی سیم و بی مبصر اسکا اشارہ ہے
اور قرب فرائض اسے کہتے ہیں کہ سالک
اپنے تئیں اعضا پائے اور حق کو فاعل جیسے
الحق بدطلق علی لسان عمر۔ اسکی طرف اشارہ
ہے۔ اور یہ قرب ثمرہ و ثبوت ہے۔ فناء وجود
سالک کا بخلاف پہلے قرب کے اور جمع بین
القربین یہ ہے کہ سالک اپنے تئیں در میان
ہیں کچھ نہ پائے نہ فاعل نہ اعضا چنانچہ بعض
اہل دل نے اس مقام سے ایسا اشارہ کیا ہے
مصرعہ ”عشق است در میانہ بر مانند بہانہ“

اور یہ آیتہ کریمہ و مادیت اذرمیت و
لکن اللہ رمی۔ گویا تینوں مقام کی خبر دیتا
ہے۔ کیونکہ مادیت۔ قرب فرائض سے ہے
اور اذرمیت کنایہ قرب نوافل سے و لکن
اللہ رمی اشارہ جمع بین القربین سے ہے
والسلام علی من اتبع المہدی و التزم
متابعت المصطفیٰ علیہ و الصلوٰۃ و التسلیات
و التسلیات العلیٰ۔ وہ تینوں مکتوب ہو چکے
اور آخر میں ان ورفون کے شیخ عبدالاحد
نے اپنے لائق سے یہ فائدہ تحریر فرمایا۔ کہ

فائدہ جلیل الہام مولوی عبدالاحد صاحب اکتفا صاحب

مبتدی را اول بذکر قلب مشغول سازند تا جوہر و ملکہ شود بعد از آن ذکر روح فرمائید بعد از آن ذکر اخفی بعد از آن ذکر نفس و حکمایہ الدماغ بعد از آن اگر خواہند ذکر سر و خفی فرمائید بعد از آن سر یاں و تمام اعضا تا حصول ملکہ و سلطان ذکر شود و پشت پشت کہ بر ذکر قلب و روح و اخفی کیفیت کنند و گاہ بر قلب تنہا اکتفا نمایند بشرط آنست کہ ذکر جوہر قلب گردد و بسا دیدہ شدہ است کہ بمجرد ذکر قلب گفتن سلطان ذکر و سر یاں و سایر اجزاء و اعضا مختلف گردد و دیدہ بالجمہ لغیر استعداد مبتدی سلوک باید نمود و السلام علی من اتبع الهدی انتقی ما ردنا ابرادہ من کلام الشیخ عبد الاحد قدس سرہ کہ تہ الحروف گوید ملا محمد دلیل ذکر کردہ اند کہ بجانب میر موسی بھٹی کوئی یکے از بزرگان خانوادہ احمدیہ ایں مکتوب نوشتہ بودند و امیر موسی آنرا استخوان کردند و یاران خود را گفتند کہ نقل آنرا نوشتہ گیرند باسمہ سبحانہ و الحمد و فیضی و نسلم خدام ولایت پناہ ہدایت و سنگاہ سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسی سلمہ ربہ سلام دوستانہ و

مکتوب بجانب خانوادہ احمدیہ یا میر موسی

مشائخ کرام کی عادت ہو کہ سائل مبتدی کو اول ذکر قلب سے مشغول کرتے ہیں تا جوہر اور ملکہ ہو جائے اس کے بعد ذکر روح فرماتے ہیں بعد از آن ذکر اخفی بعد از آن ذکر نفس اور اسکی جائے دماغ ہو اس کے بعد اگر چاہیں ذکر سر و خفی فرمائیں بعد از آن سر یاں تمام اعضا میں تا حصول ملکہ و سلطان ذکر ہو جائے اور اکثر ایسا ہے کہ ذکر قلب روح و اخفی پر اکتفا کرتے ہیں اور کبھی فقط ذکر قلب اکتفا کرتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ ذکر قلب جوہر ہو جائے اور اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ فقط ذکر قلب کہنے سے سلطان ذکر اور سر یاں تمام اجزاء و اعضا میں مستحق ہو اسے حاصل یہ کہ بقدر استعداد مبتدی کے سلوک چاہیے کرنا و السلام علی من اتبع الهدی تمام ہوا وہ جسکا ہم نے ارادہ کیا تھا شیخ عبدالاحد قدس سرہ کے کلام سے کہ تہ الحروف کہتا ہے ملا محمد دلیل نے ذکر کیا ہے کہ امیر موسی بھٹی کوئی کو ایک نے بزرگوں میں سے احمدیہ خانوادہ کے یہ مکتوب لکھا تھا اور امیر موسی نے اسکی بہت سی تعریف کی اور اپنے یاروں سے کہا اسکی نقل لکھو اور باسمہ سبحانہ و الحمد و فیضی و نسلم خدام ولایت پناہ ہدایت و سنگاہ سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسی سلمہ ربہ سلام دوستانہ اور تحیتہ

بحیث مخلصانہ ازین فقیر حقیر محمد ہادی
 عفی اللہ عنہ مطالعہ فرمائید و در ویرہ
 گرد و دعوات سلامتی خاتمہ و عفو و غایت
 دنیوی و اخروی مترند فقیر چوں صنعت
 بدن بسیار داشت ازین جهت بدایچہ ماسور
 بود نہ پرداخت الحال بارے تخفیف یافتہ
 مخبر می نماید کہ چوں طالب صادق پیش
 شیخ کامل و مکمل رود اول بند کردل کہ
 آشیانہ او بجانب سنت چپ است امر
 فرماید چوں بن ملکہ شود بدکردار و کبر
 راست آشیانہ او سمت درالت فرماید
 چوں آن ذکر نیز سکے شود می باید کہ بدکردار
 کہ متصل دل است لیکن ہمیں قلب راست
 حکم فرماید و آپر آن نیز ملکہ شد بدکردار خفی
 کہ پہلوئے روح اما جانب بسیار روح متقام
 دارد و امور سازند و چوں آن نیز ملکہ شود
 بدکردار خفی کہ متوسط ہمہ است و در وسط
 صدر جائے دست محکوم سازد و
 ای جوہر اخفی از سایر جوہر عالم امر غالی
 است چنانچہ بیاید انشاء اللہ تعالیٰ
 و چوں اخفا نیز بدکردار گوید شود امر بدکردار
 نفس نماید کہ دماغ جائیگاہ ادست
 و چوں این لطائف سستہ متخبر بدکردار

مخلصانہ اس فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ
 کا مطالعہ فرمائیں اور ناگزیر و لازم ازین
 خاتمہ اور عفو و غایت دنیا و آخرت کا
 گنیں فقیر کو جو صنعت بدن بہت تھا
 اس سبب جس کا امر ہوا تھا وہ نہ بجا لا
 سکا۔ اب کچھ تخفیف پائی ہے۔ تو کہنتا
 ہے۔ کہ جب طالب صادق شیخ کامل و مکمل
 کے رعبہ و جائے۔ اول ذکر دل کا کہ اسکا
 ٹھکانا بائیں ہاتھ کی طرف سے امر فرمائیں
 جب اسکا ملکہ ہو جائے۔ تو ذکر روح کہ
 اسکی دائیں طرف ہے ارشاد کریں۔ جب
 اس ذکر کا بھی ملکہ ہو جائے۔ تو ذکر
 کے متصل ہے لیکن دائیں طرف بتائیں اور
 جب اسکا بھی ملکہ ہو جائے۔ تو ذکر خفی کا
 جو روح کے پہلو میں ہے مگر بائیں طرف
 روح سکے ہے۔ و امور فرمائیں اور جب وہ
 بھی ملکہ ہو جائے۔ ذکر اخفی کا کہ سب کے
 درمیان ہے اور وسط سینہ میں اسکی جائے
 ہے۔ اسے حکم کریں۔ اور یہ جوہر اخفی تمام
 جوہروں سے عالم امر کے اعلا ہے چنانچہ
 آئینہ انشاء اللہ تعالیٰ اور جب اخفی کا
 بھی ذکر ہو جائے۔ تو ذکر نفس کا حکم کریں
 کہ نفس کا مقام دماغ ہے۔ اور یہ لطائف

شدند امر بذکر نفی و اثبات فرید بطریق
معہود و چوں بعد و نسبت و یکبارہ برسد
نصائبش تمام شود و فنار قلب کہ اول قدم
است در اطوار ولایت ظہور فرماید و فنار قلب
اثر آن تجلی افعال است کہ اصل اوست چہ
قلب افعال الہی است و آن مربی ولایت
حضرت آدم است علی نبینا و علیہ السلام پس
از آن بقار قلب پارہ افعال ایزدی است
جل شانہ کہ ہر ظل را باصل خود شاہراہ است
بالفنا رقیہ و البقاء بہ بعد از آن معاملہ فنار روح
است و بقاء و باصل خود کہ صفات حق
است و صفات مربی ولایت لوحی و
ولایت ابراہیمی است علی نبینا
و علیہما السلام و الصلوٰۃ کہ ہر دو
ولایت مربوط بہ روح است و باصل اوست
کہ صفات است باعتبار مختلفہ کہ ولایت
ابراہیمی تفصیلی است و ولایت نوح باطنی است
و من بعد معاملہ بسر است و فنا و بقاء اصل اوست
کہ شیون ایزدی است تعالیٰ شانہ و شیون
در اصطلاح باعتبار مندرجہ حضرت ذات
نقلی را گویند کہ معانی زاید بر ذات
نباشد و صفات است آنکہ معانی زاید
بر ذات سبحانہ باشند و در خارج موجودہ

ستہ ذکر سے متجرب ہو جائے۔ تو ذکر نفی و اثبات
فرمائیں بطریق معلوم اور جب عدد اکہیں تک
پہنچے اسکے لصاب پورے ہو گئے اور فنار قلب
جو اطوار ولایت میں اول قدم ہے ظہور فرمائے
اور فنار قلب اس محلی افعال کا اثر ہے جو اسکی
اصل ہے کیونکہ قلب افعال الہی ہے اور وہ مربی
ولایت حضرت کہ ہے علی نبینا و علیہ السلام اسکے
بعد بقار قلب ایک تھوڑا فاصل ایزدی ہے جس
شانہ اسے کہ ہر ظل کو اپنی اصل کے رستہ سے
اُسکیں فنار ہونیکا اور اس سے باقی ہو بیٹھا اسکے
بعد معاملہ فنار روح ہے اور اسکے بقا پر اپنی اصل
سے کہ حق کے صفات ہیں اور صفات مربی
ولایت لوحی و ولایت ابراہیمی ہے علی نبینا و
علیہما الصلوٰۃ والسلام کہ دو نو ولایتیں مربوط
روح سے ہیں اور اسکی اصل سے کہ صفتیں
ہیں باعتبار مختلفہ کہ ولایت ابراہیمی تفصیلی
ہے اور ولایت لوحی اس سے مجمل ہے اسکے
بعد معاملہ سر سے ہو اور فنا و بقاء اسکی اصل
ہے کہ شیون ایزدی ہے تعالیٰ شانہ اور شیون
ہماری اصطلاح میں اسے کہتے جو عبارتیں حضرت
ذات واجب تعالیٰ میں مندرج ہوں کہ معانی
زائد بر ذات نہ ہو اور صفات ہے اور جو
معانی زائد بر ذات سبحانہ ہوں اور خارج

باشند ولایت سر ولایت موسوی است
 علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ثم اکمل بالحق
 وفناء یا صلہ وھو المقدیسات والتز
 یجات لیسما نیر وھذا الولایت ولایت
 عیسویۃ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
 ثم الامر بالحق وفناء وبقائه یا صلہ
 وھو شان جامع الاسماء والصفات
 والشیون والاشادات والتزیمات
 والتقدیسات وھذا الولایت ولایت
 محمدیہ علی صاحبھا الف الف
 صلوات ولسلام وصریٰ ھذا
 الولایت حقیقۃ الحقائق واقرب
 الولایات واجمعھا واعلاھا و
 اشرفھا وافضلھا والمستحق للولایات
 الخمسة ومقتضیۃ لزوال الحین
 والاثربا من المعادون لیستنبیع
 لمحبوبیتہ ثم الامر بالنفس وفنائیھا
 اثم وبقائھا الاکمل ثم الامر باصولھا
 و اصول اصولھا حتی ینتھی الی الذات
 تعالیٰ وانتر فی ھذا علی سیر بالفاء
 بل بامر آخر یا من آخرین فی موضعۃ
 والسلام والاکمل ام کاتب حروف
 نے گوید سلوک طریقہ احمدیہ در طی این

میں موجود ہو دیں۔ اور ولایت سر ولایت
 موسوی ہے علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر
 معاملہ حق ہے۔ اور اس کے بعد فنا و بقا اسکی
 اصل سے ہے۔ اور وہ تقدیس و تنزیہات سبحانہ
 ہے۔ اور یہ ولایت ولایت عیسوی ہے علی
 نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پھر معاملہ حق
 ہے۔ اور اسکی فنا و بقا اسکی اصل سے ہے
 کہ وہ شان جامع اسماء و صفات اور شیون
 اور اشارات اور تقدیسات و تنزیہات
 اور یہ ولایت ولایت محمدیہ ہے۔ اُن پر ہزار
 ہزار درود و سلام اور مربی اس ولایت کا
 حقیقۃ الحقائق اور اقرب الولایات اور جامع
 الولاات ہے۔ اور اعلیٰ اور اشرف اور افضل
 ولایات ہے۔ اور مستحق ولایت خمسہ ہے۔ اور
 تقاضا کرنیوالی ہے۔ زوال عین کا اور اثر معرفت
 کا پہنچا نیوالی ہے اور وہی محبوبیت ہے پھر
 معاملہ نفس سے پڑتا ہے۔ اور اسکی فنا تمام
 اور اسکی بقا بہت کامل ہے۔ پھر معاملہ انکی اصولوں
 سے اور اصولوں کی اصولوں سے پڑتا ہے یہاں
 تک کہ منتہی ہوتا ہے۔ ذات حق تعالیٰ تک
 اور وہاں ترقی فنا سے نہیں۔ بلکہ ایک اور امر ہے
 کہ وہ اپنے مقام میں ظاہر ہوگی والسلام
 ولاکرام۔ کاتب حروف کہتا ہے۔ کہ سلوک

جامع
 سلوک

مکاتیب فی الجملہ شرح شد حال قدسے
 از روشنی طریقہ احسنیہ کہ منسوب است -
 بشیخ آدم بوزری نیز در ضمن مکتوب شیخ
 عبدالغنی سیام چراسی کہ دریں روزگار
 مقتداے طریقہ احسنیہ بودند و جمہور اہل این
 طریق را چہ خاص و چہ عام توجہ بایشان
 بود۔ و جمہور اہل طریق متفق اندہ کہ ایشاں
 را در تربیت سالکان بروشنی اہل طریق قدس
 را نسخ بود ذکر نمی نمایم۔ بزی صاحب در
 مکہ معظمہ ذکر کردہ اہل مکتوب شیخ عبدالغنی
 ست و بنابر کار ایشاں بر اہل بود و من
 عندہ کتبنا ہذا المکتوب واللہ اعلم
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ
 عَلٰی عِبَادَةِ الذِّیْنَ اصْطَفٰی خُصْرَ صَاحِبِ
 نَبِیْنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَاصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِدَلِ
 لِ شَرِّکِ اللّٰہِ تَعَالٰی چوں طریقہ احسنیہ
 در طریقہ نقشبندیہ اقرب الی الوصول است
 و سالکان را تفصیل آن ضروریست یا رہ
 بطریق اجمال دریں اسطر ترقیم می یابد باید
 دانست چوں طالب صادق بہ توفیق
 سبحانہ متوسل بعزیزی اند بزرگان اہل
 طریقیہ می شود۔ ولاً او را استخارہ
 می فرماید و طریقہ استخارہ اہل است

مکتوب در بیان طریقہ احسنیہ از لایق نقشبندیہ

طریقہ احمدیہ کا ان تحریروں میں فی الجملہ واضح
 ہو گیا۔ اب تھوڑی روشنی طریقہ احسنیہ کی
 جو منسوب ہے شیخ آدم بوزری سے ذکر کرتا ہوں اس
 ضمن میں مکتوب شیخ عبدالغنی سیام چراسی کا
 کہ جو اس زمانہ میں احسنیہ طریقہ کے مقتداست
 اور سب اس طریقہ دانوں کی کیا خاص اور کیا عام
 انکی طرف توجہ تھی اور جمہور اس طریقہ کے متفق
 ہیں اس امر پر کہ انکو سالکوں کی ترتیب میں
 اس طریقہ کی روشنی میں قدم رہ نسخ تھا
 ایک عزیز صانع نے مکہ معظمہ میں ذکر کیا یہ
 مکتوب شیخ عبدالغنی کا ہے۔ درانکے کام کی
 بنا اس پر تھی۔ ہم نے انکے پاس سے لکھ
 لیا واللہ اعلم بالصواب، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادَةِ الذِّیْنَ اصْطَفٰی
 خُصْرَ صَاحِبِ نَبِیْنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَاصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
 جَاں خدا خجہ کو رشیدی کرے کہ طریقہ احسنیہ
 نقشبندیہ طریقہ میں بہت قریب و صواب ہے
 اور سالکوں کیلئے اسکی تفصیل ضرور ہے تھوڑی
 سی بطریق اجمال ان سطروں میں لکھے جاتے
 ہیں۔ جانتا چاہیے کہ جب کوئی طالب صادق
 اللہ سبحانہ کی توفیق سے کسی عزمیہ کا اس طریق
 کے بزرگوں میں سے متوسل ہوتا ہے پہلے اسے
 استخارہ فرماتے ہیں۔ اور استخارہ کا طریق یہ ہے

کہ بعد نماز عشاء چوں وقت خفتن شود
 ذکر کلم معاش نماز وضو تازہ کند بعد وضو
 یک صد و یک بار استغفر اللہ دینی من
 کل ذنب و الذب انیب، بعد ق تمام بخواند
 بہ نیت آنکہ از جمیع تقصیرات بدنی و روحی آخل
 از من بود خود آندہ اند۔ تو بہ کرم و از
 سر نو مسلمان شدم بعدہ بر خاستہ
 دو رکعت نماز استخارہ باین نیت کہ
 دو رکعت نماز استخارہ سے خواہم۔ تا
 حق تعالیٰ مرا بہ متابعت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم خود بواسطہ حصول رضا پر خود
 محکم دار و در رکعت اول باین الفاظ
 آیتہ الکرسی یک بار و در رکعت دوم
 بآیتہ قل یا ایہا الکفرون یکبار بخواند
 و بخشوع تمام خود را حاضر کند و بگریہ زاری
 پروازد۔ بعد نماز یک صد و یکبار درود
 و بخواند بعدہ یک صد و یکبار کلمہ تجید بخواند
 بعدہ تمام غجز و انکسار دست برداشتہ
 دع بخواند۔ بعدہ چون خواب غلبہ کند بر
 زمین بخسپد و اگر معذور است اختیار دارد
 بعدہ آچاد خواب بشارت ظاہر شود۔
 پیش مرشد ظاہر کند و اگر در روز اول بشارت
 نیابد تا سہ روز استخارہ می کردہ باشد

کہ نماز عشاء رجب سونے کا وقت ہو اور کچھ
 دنیا کا ذکر نہ ہو۔ تازہ وضو کرے وضو کے بعد
 ایک سو ایک دفعہ استغفر اللہ دینی من
 کل ذنب و الذب انیب بہت صدق سے
 پڑھے۔ اس نیت سے کہ تمام تقصیروں
 بدنی اور روحی سے جو مجھ سے ہوئی ہیں۔ میں
 نے توبہ کی اور نئے سرے سے میں مسلمان
 ہوا۔ پھر اٹھ کر دو رکعت نماز استخارہ اس نیت
 سے پڑھتا ہوں۔ دو رکعت نماز استخارہ کہ
 حق تعالیٰ مجھ کو متابعت پر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے بواسطہ حصول رضا اپنے پیار
 کے مضبوط رکھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد
 آیتہ الکرسی ایک بار اور دوسری رکعت میں الحمد
 کے بعد قل یا ایہا الکفرون ایک بار خوب بخشوع
 کیساتھ اپنے تئیں حاضر کرے اور گریہ زاری
 کرے۔ بعد ازاں نماز ایک سو ایک بار درود شریف
 پڑھے۔ اور ایک سو ایک بار کلمہ تجید پڑھے پھر
 خوب غجز و انکسار سے اٹھ اٹھا کر دعا مانگے بعد
 اسکے جب نیند غلبہ کرے زمین پر سوتا اور جو
 معذور ہو تو اختیار ہے۔ یعنی زمین پر نہ سونے
 بعد اسکے جو خواب میں بشارت ہو اپنے مرشد
 ظاہر کرے۔ اور جو پہلے روز بشارت نہ ہو تو
 تین دن تک استخارہ کرتا رہے۔ یا یہ کہ استخارہ

یا آنکہ بعد استخارہ نظر بر قلب خود کنند اگر
قلب خود را بعد استخارہ در اعتقاد محکم بچنان
می باید کہ قبل ازین بود ہمیں بشارت است
پس مرشد را باید کہ در خلوت تعلیم ذکر اسم
اللہ نماید کہ اسم ذاتی است باین
طریق کہ زبان خود را بکام چپاند و نظر
خیالی را بر قلب صنوبری اندازد و نظر
ظاہری بہ بند و مقام قلب صنوبری نہ بر
پستان چپ است۔ قدر دو انگشت و یقین
بند کہ مضغہ لطیفہ نورانی اوراد و دعوت
مبادند کہ قلب مے گویند۔ پس خود را متوجہ
مضغہ نماید۔ و از بطن مضغہ اسم اللہ
جل شانہ گویند بہ نہی کہ این اسم را
غیر ذات نداند۔ و این ہیئت را بوسع
خود در نشست و برخاست از دست ندہد
بعدہ مرشد را باید کہ خود متوجہ قلب
و شود معنی توجہ آنست کہ ہمت خود
بسوئے قلب مرید بر گمارد و دہن قلب
قلب خود را بر دہن قلب مرید تصور
نماید بہ نہی کہ خطرہ دیگر را در میان قلب
خود آندان ندہد و بہ شوع تمام بجناب خداوند
سجائہ التجا نماید تا نور ذکر در دل سالک
قرنی پیدا کند و بجز بہ قلبی و ہمت باطنی قلب

الحجرات

توجہ

کے بعد اپنے قلب پر نظر کرے۔ اگر اپنے
قلب کو استخارہ کے بعد اعتقاد میں ولیا
ہی مضبوط پاتا ہے جیسے پہلے تھا تو یہ ہی
بشارت ہے پھر مرشد کو چاہیئے کہ خلوت میں
اللہ کا نام تعلیم کرے جو کہ اسم ذاتی ہے۔
اس طریقہ سے کہ اپنی زبان کو تالو سے لگائے
اور نظر خیالی کو قلب صنوبری پر ڈالے اور
نظر ظاہری کو بند کرے اور قلب صنوبری کا
مقام زیر پستان چپ ہے۔ قدر دو انگشت کے
اور یقین کرے کہ مضغہ لطیفہ نورانی اسکا امانت
رکھا ہے۔ کہ اسے قلب کہتے ہیں پھر اپنے تئیں
مضغہ سے متوجہ کرے۔ اور مضغہ کے باطن
سے اسم اللہ جل شانہ کہوائے۔ اس طرح سے کہ
اسکو سوائے ذات کے نہ جانے اور اس ہیئت
کو حتی المقدور لٹھتے بیٹھتے چھوڑے نہیں پھر
مرشد کو چاہیئے کہ خود متوجہ اسکے قلب کا ہو
توجہ کے یہ معنی ہیں کہ اپنی ہمت مرید کے قلب
کی طرف لگائے۔ اور اپنے قلب کا دہن مرید
کے قلب کے دہن پر تصور کرے۔ اس طرح سے
کہ اور کوئی خطرہ اپنے قلب میں نہ آنے دے اور
خوب خشوع سے جناب سجائہ تعالیٰ سے التجا
کرے کہ نور سالک کے دل میں قوت پیدا کرے
اور جذبہ قلبی اور ہمت باطنی سے مرید کے قلب

مرید را بسوئے خود کشد تا یک ساعت کم
 و زیادہ بریں حیثیت متوجہ حال مرید باشد
 و ارواح متبرکہ اکابر این طریق را شامل
 حال خود دانستہ این تصرف ازو نشان
 امداد داند فی الحال و فی الاستقبال بعدہ
 از مرید استفسار نماید اگر خوب ہمیدہ است
 و آرام یافتہ فاتحہ خواند و دست اورا در دست
 خود گرفتہ بیعت نماید و اورا بخدا سپارد و
 آگاہ کند کہ این طریقہ احسنیہ و در طریقہ نقشبندیہ
 از حضرت خلیفہ زماں حضرت سیدی شیخ آدم
 بنوری رست قدس اللہ سرہ العزیز بعدہ
 چوں مرید در ذکر اسم ذات لذت پیدا کرد
 تعلیم کلمہ نفی و اثبات را بطریق مشہورہ بہ
 بست و یک رساند و اثر تعلق پیدا در دل
 خود یافت شکر حق تعالی بجا آورد بعدہ تعلیم
 ذکر لطیفہ روحی نماید و محل آل لطیفہ در زیر
 پستان راست و نور لطیفہ روحی را سفید یا سبز
 بیعت سفید تصور نموده ذکر اسم ذات را چنانچہ
 در لطیفہ قلبی مرقوم شد بخشوع تمام می نموده
 باشد و در جمیع اوقات این سبق را تکرار میکرده
 باشد تا آنکہ مثل ذکر قلبی جمعبیت و لذت اینجا
 نیز حاصل نماید و گاہی می باشد کہ سالک را
 درین دو لطیفہ تجلیات روسے دہند اما

کو اپنی طرف کھینچے ایک ساعت کم و بیش اسی
 طور مرید کے حال پر متوجہ رہے۔ اور اس طریقہ
 کے بزرگوں کی ارواح مبارک کو اپنے شامل
 حال سمجھے اس تصرف کو انکی امداد جانے اب
 بھی اور آئندہ بھی پھر مرید سے دریافت کرے
 اگر خوب سمجھ گیا ہے۔ اور آرام پایا ہے فاتحہ
 پڑھے اور اسکا فاتحہ اپنے ہاتھ میں پکڑے
 بیعت کرے۔ اور اسے خدا کو سونپے اور
 آگاہ کرے کہ یہ طریقہ نقشبندیہ طریق میں
 حضرت خلیفہ وقت سیدی شیخ آدم بنوری
 نے قدس اللہ سرہ العزیز اس کے بعد جب مرید
 نے اسم ذات کے ذکر میں لذت پیدا کی تعلیم
 نفی و اثبات کو بطریق مشہور اکیس تک پہنچائی
 اور اثر دل میں اپنے پائے شکر حق بجا لائے پھر
 لطیفہ روحی کے ذکر کی تعلیم فرمائے اور اسکی
 جائے زیر پستان راست ہے۔ اور لطیفہ
 روحی کا نور سفید جیسے گھڑ سفید تھا کہ اس کے
 اسم ذات کے ذکر کو جیسا لطیفہ قلبی میں کہا
 گیا ہے خوب خشوع کیساتھ کرتا رہے اور
 ہر وقت اس سبق کو پڑھتا رہے۔ یہاں تک کہ
 ذکر قلبی کے مانند جمعبیت و لذت یہاں بھی
 حاصل کرے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سالک
 کو ان دو لطیفوں میں تجلیات ظاہر ہوتے ہیں

بجائے

بجائے

پیش ازین تکرار اسمی نبود و طریق یادداشت
اسمی آنست که اسم اللہ از قلب نذر دنی که
آن نور محض است بخوبی پہنچی کہ قند تکرار کند
بلکہ بر اسم تکرار دراز کشد مثل دوازده مرتبہ
و ہماں یک آواز را ہر قدر کہ بہ محافظت
نہند بجا بیاورد و قطع شدن نہ ہو و اگر
قطع شود باز از سر گیرد و برائے قوت
یادداشت اسمی نفی اثبات را نیز ماند
و راز بے حبس دم یا با حبس دم اختیار
مے کنند چون این نسبت بہ پہنچی قوت
گرفت کہ در قلب خود بلکہ در جمیع
لطائف بلکہ در تمام بدن بہ نورانیت
تمام آن آواز محض یکسان مے یابد
و ذکر لطائف کہ بواسطہ جسد بود
تمام شد الحال در ذکر لطائف
کہ بیواسطہ الفاظ است باید کوشید پس بعد
یادداشت اسمی یادداشت مسمی تعلیم باید کہ یعنی
محل مخصوصہ قلب در نظر داشتہ در
اندرون شیفہ کہ امر نورانیت چنانچہ بالا
نہ رگشت نظر انداختہ بایمان محض حق
سجائہ و تعالی حاضر بے پردہ یقین
نماید اما بے کیفی و بے جہتی و جہات ستہ را
زمیان نشر بر اندازند کہ و تعالی حاضر

اسواسطہ کہ پہلے اس سے تکرار اسمی نمقی اور
یادداشت اسمی کا طریقہ یہ ہے کہ اسم اللہ کو
قلب نذر دنی سے جو ایک نور محض ہے کہ
اسطور کہ قصد تکرار کا نہ کرے بلکہ اسم اللہ پر
مدد راز کھینچے مانند ایک تابنے کے برتن کی آواز
کے اور اسی ایک آواز کو جہات تک ہوسکے محافظت
سے نگاہ رکھے اور قطع نہ ہونے دے اور جو قطع ہو جائے
تو پھر نئے سرے سے شروع کرے اور یادداشت
اسمی کی قوت کیواسطہ نفی اثبات بھی دراز مد
کیساتھ حبس دم کیساتھ یا بے حبس دم کے
اختیار کرتے ہیں جب یہ نسبت ایسی قوت پکڑے
کہ اپنے قلب میں بلکہ جمیع لطائف میں بلکہ تمام
بدن میں جو نورانیت کیساتھ اس آواز محض کو یکسا
پائے تو ذکر لطائف جو بواسطہ جسم کے تھا تمام ہوا
اب لطائف کے ذکر میں جو بیواسطہ لفظوں کے
بھی کوشش کرنی چاہیے بعد یادداشت اسمی
کے یادداشت مسمی کے تعلیم کرنی چاہیے یعنی
مرکان خاص قلب کو نظر میں رکھ کر لطیفہ کے
اندرون کہ ایک امر نورانی ہے جیسا اوپر بیان
ہوا نظر ڈالکر ایمان محض سے حق سبحانہ تعالیٰ
کو حاضر بے پردہ یقین کرے مگر بے کیفی اور
بے جہتی اد جہات ستہ کو نشر ہو کر دینے اور جانے کہ
حق تعالیٰ حاضر بے بیکیف و بے جہت پس اس

حکایت

سب بجے کیف و بے جہت پس این
 دانست را بچہ دفتی از اوقات از دید
 دانش نگزارد اگر غفلت رود باز دامن
 این معنی گردد حتی کہ نور مشاہدہ از سرتاپا
 تمام را فرا گیرد و استغراق تمام پیدا
 کند بچی کہ بجز نور حق خود را و غیر خود
 را هیچ نیابد درین نسبت اگر استیاء
 بغلبہ شہود و اعاطہ و معیت ادنی لای
 عین حق دریا بد این را در اصلاح
 این طائفہ توجہ و جوری سے گویند
 و اگر استیاء را کم کرد و مشاہدہ جمال
 ذوالجلال و ارادہ اشیا حاصل نمود و اشیا
 را از نظر انداخت و توجہ شہودی
 مے خوانند باید دانست کہ این ہر دو مرتبہ
 در ولایت خاصہ کہ ولایت اولیاء امت
 است رومے نماید و پیش ازین کہ از تجلیات
 و غیرہ در سیر صائف تا یاد داشت اسمی
 پیش می آید در ظل ولایت اولیاء بود
 اگر چہ اہل ولایت اولیاء بہ نسبت اہل
 ظل آن ولایت کمال تمام دارد و اما منزل
 وصول مطلوب حقیقی بے تلبیس اشیا باشد
 ساکن را باید کہ برین تجلیات و مشاہدات
 لذت یافتہ مستغنی نشود و بہکہ طالب ترقی

عالم شہود

لوحہ وجودی

لوحہ شہودی

جاننے کو کسی وقت اپنی دید و دانش سے
 نہ سوئے اگر غفلت ہو جائے تو پھر
 کسی امر کو حاضر کرے۔ یہاں تک
 کہ نور مشاہدہ ہر سے پاؤں تک پھیرے
 اور پورا استغراق پیدا ہو ایسا کہ سائے
 نور حق کے۔ پتہ نہیں اور اس پتہ غیر کے
 نہیں کچھ نہ پائے وہی ایک نور حق ہی پائے
 اس نسبت میں کہ حق تعالیٰ کے احاطہ اور
 معیت کے شہود کے غلبہ کے سبب استیاء کو
 عین حق پائے تو اسکو انکی اصطلاح میں توجہ
 وجودی کہتے ہیں اور جو اشیا کو کم کیا اور جمال
 ذوالجلال کا مشاہدہ و رائے مشیا حاصل
 کیا اور اشیا کو نظر سے گرا دیا تو توجہ شہودی
 کہتے ہیں کہتے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ یہ دو لون
 مرتبہ ولایت خاصہ میں جو کہ ولایت امت
 ہی ظاہر ہوتی ہے اور اس سے پہلے جو تجلیات
 و غیرہ سیر صائف سے یاد داشت اسمی تک
 پیش آتی ہیں اولیاء کے ظل ولایت میں
 ہیں۔ اگر چہ اہل ولایت اولیاء بہ نسبت
 اُس ولایت کے اہل ظل کے کمال تمام جتنا
 ہے لیکن بھی وصول مطلوب حقیقی بے تلبیس
 اشیا ہے۔ ساکن کو چاہیے کہ ن تجلیات
 و مشاہدات سے لذت پا کر بے پروا نہ ہو

شود بعد از اگر ترقی حاصل خواهد بود از ورطہ این
 غلبات بہ محض توجہ خود مرید را بر آورده
 در ذہن کہ از تجلیات و مشاہدات و احاطہ
 بود نال و خواہد بہ شرف و تعلیم مایافت
 این آنچه در ذہن از حق و دون حق
 استقراری یا بہر تصور نمی پذیرد
 اگرچہ لطیف و لطیف باشد و در سبب
 دفع آن شود و مراعات سرور و از خلعت
 آئینہ خالی ماند و بہر سبب بہر وقت
 ہمہ زور و فشار از بہر سبب بر نگار دتا
 می در باطن او از توجہ الی المطلوب و
 غیر المطلوب پیدا نہ شود۔ بلکہ بہر توجہی
 یقین صاف مطلوب بند دستی کہ معلوم
 می ماند بجز نور یقین چوں درین معاملہ
 ساک تازمانی کہ در دفع توجہات بہت
 ساک مرتبہ ولایت اخلاص است و چوں
 حاجت می نماید مراعات از آمد و رفت
 توجہات و امور و صاف شد بہ توجہی
 و بہر سبب دست و د و حسن کمالات ولایت
 انحصار شد بہ توجہ و تصور و حاصل معلوم
 شدہ کہ مقصود دست کہ ذکر فی المکتوب
 اول ان ولایت با کمال خاصہ چار
 ملک متربست غنیم السلام و تبعاً فیض

ل
 تجلیات

بلکہ ترقی ہو سالیب بواسطہ بعد اگر بہر کمال
 ہوگا تو ان غلبات کے مجتہد سے محض اپنی توجہ
 سے مرید کو کمال لیکار اور ذہن کو ان تجلیوں
 اور مشاہدوں اور توجہات سے خالی کر دیکار اور
 تعلیم اسکے نایافت کی جو ذہن میں حق اور
 غیر حق کے قرار پکڑتی ہے۔ اور تصور میں آتا
 ہے۔ اگرچہ لطیف و لطیف ہی ہو۔ اسکے دفع
 کے درپے ہو اور آئینہ ستری کو اسکے تاریکی سے
 خالی کرے۔ اور بالکام ہر وقت بہر سبب از
 میں توجہ سالیب کے مقرر کرے تاکہ اسکے باطن
 میں توجہ الی المطلوب اور غیر مطلوب سے کچھ
 نہ ہو بلکہ بہ توجہی سے یقین صاف مطلوب
 کا کرے بہانتک کہ معلوم کچھ نہ ہے۔ بجز
 نور یقین کے اس معاملہ میں ساک جب تک
 کہ توجہات کے دفع کرنے میں ہی ساک مرتبہ
 ولایت انحصار کا ہے اور جب حاجت نفسی
 کی نہ رہے اور نہ کہ در وقت توجہات و تصور
 سے صاف ہو گیا اور بہ توجہ و سبب کمالی حاصل
 ہوئی و اصل کمالات ولایت انحصار کا ہو گیا
 مگر بھی توجہ و تصور اس واسطے کہ معلوم
 ہوا بلکہ مقصود ہے جیسے ذکر ہوا پہلے مکتوب میں
 وہ ولایت بالاصالت خاصہ چار ملک مقربین
 علیہم السلام کا ہے اور اولیاء امت کو تبعاً فیض

ولیا امت است اگر نسبت استعدادی پیدا شود باید دانست کہ در مرتبہ ولایت خاصہ و مرتبہ توحید وجودی و توحید شہودی کہ بیان کردیم۔ توحید وجودی از نفس لطیفہ قلبی برے خیزد و توحید شہودی از نفس روحی روحی نماید و نسبت نایافت خاصہ لطیفہ سری ست و اللہ اعلم تا کہ از ہزاراں بآن نوازند ذالک فضل اللہ بوجہ تہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم باید دانست کہ بعد از مرتبہ نایافت حقیقت نایافت روحی سے نماید و آن است کہ چوں سالک لطیفہ سری را از تجلیات خالی ساخت و اگر چہ تجلی مشاہدہ باشد داخل دائرہ حقیقی شدہ انا چون از حقیقت اس نسبت مطلع نیست از یہی جا ست کہ از باب جہل است پس اگر فضل او تعالیٰ بعد فضل اول دستگیری نمود یکبارگی خود را از جمیع مراتب عنصری و نوری فوق می یابد و می باید کہ اصل اس نسبت حقیقت شود و آن قابلیت است از قابلیت نور اول کہ آن نور محمدی است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نیز آن را شہود اول می گویند

اگر نسبت استعدادی پیدا ہو جائے اور جہالت چاہیے کہ ولایت خاصہ کے مرتبہ میں توحید وجودی اور توحید شہودی کا جو حق بیان کیا ہے۔ توحید وجودی لطیفہ قلبی کے نفس سے پیدا ہوتی ہے اور توحید شہودی لطیفہ روحی کے نفس سے ظاہر ہوتی ہے اور نسبت نایافت خاصہ لطیفہ سری کا ہے واللہ اعلم کہ کس کو ہزاروں میں سے وہ عنایت ہو۔ ذالک فضل اللہ بوجہ تہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم جانتا چاہیے کہ بعد مرتبہ نایافت کے حقیقت نایافت پیش آتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جب سالک نے لطیفہ سری کو تجلیات سے خالی کیا۔ اگر چہ مشاہدہ کا ہی تجلی ہو دائرہ حقیقی میں داخل ہوا۔ لیکن اس نسبت کی حقیقت سے مطلع نہیں ہے اسی سبب سے کہ وہ ارباب جہل سے ہے پس اگر فضل الہی نے اسکی دستگیری کی ایکبارگی اپنے تئیں تمام مراتب عنصری و نوری سے فوق پاتا ہے اور چاہیے کہ اس نسبت کا اصل حقیقت ہو جائے اور وہ ایک قابلیت ہے۔ نور اول کی قابلیت میں سے اور نور اول نور محمدی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسے شہود اول

و نیز می باید۔ بہ تسلیم مرشد یا نادری بہ تسلیم غیبی کہ وصول من با مطلوب کہ در ولایت خاصہ بود بعلم خود بود و خصوصیات علم خود درینوالا کہ مرا باین علم نواخته اند حصول این نعمت بہ علم او تعالیٰ بخصوصیات علم او درینوالا علم را از خصوصیات خود توقف و تعقل محض است ہرچہ علم من مے داند بخصوصیتی بہرہ از خصوصیات علم او تعالیٰ مے داند چون مہمیدہ ہر وقتی جمیع مراتب ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ خود را از مظہر ذات و صفات و کمالات او تعالیٰ می بیند و بجز مظہریت محض بیچ نمی یابد من لم یدق لم یدر قضیہ مقرر است چوں ہر مراتبہ ولایت ابتدا و وسط و انتہا وارد پس در ابتدائے مرتبہ علیہ اخیرہ کہ مسمی بولایت انبیاء است علی انبیاء علیہم الصلوٰات والتسلیمات محض سعی و خلو باطن من حیثیت حقیقت از یافت حق و دون حق است و در وسط این مرتبہ خلو سیر است و اطلاع بر حقیقت خلو و حقیقت اطلاع است۔ بر حقیقت مظہریت صفات خود

بھی کہتے ہیں۔ اور مرشد کی تعلیم سے بھی پاتا ہے۔ یا کوئی کوئی تعلیم غیبی سے کہ میرا وصول مطلوب سے جو ولایت خاصہ میں تھا اپنے علم سے محققا۔ اور اپنے علم کی خصوصیات سے۔ ان دنوں جو مجھے اس علم سے نوازا ہے۔ اس نعمت کا حصول خدا تعالیٰ کے علم اور خصوصیات سے ہے۔ اب میرے علم کو اپنی خصوصیات توقف اور محض بیکاری ہی جو کچھ میرا علم جانتا ہے ساتھ کسی خصوصیت کے حصہ خصوصیات علم حق تعالیٰ کا جانتا ہے جب سمجھ کر ہر وقت اپنے تمام مراتب ذاتیہ و صفاتیہ و کمالات کی ذات و صفات و کمالات حق تعالیٰ کا مظہر دیکھتا ہے اور سوا مظہریت محض کے کچھ نہیں پاتا من لم یدق لم یدر قضیہ مقرر و مشہور ہے۔ جو کہ ہر مرتبہ ولایت ابتدا و وسط و انتہا کے جسکا نام ولایت انبیاء ہے علی انبیاء علیہم الصلوٰات والتسلیمات فقط کوشش باطن کے خالی کر نہیں ہے حقیقت کی رو سے یافت حق اور غیر حق کے اور وسط میں اس مرتبہ کے خلو سیر ہے اور اطلاع حقیقت خلو پر اور حقیقت اطلاع ہے اور حقیقت اپنی مظہریت صفات کے

اور وسط و انتہا کے مشابہ ہے۔ توحید مرتبہ ابتدا

مرصقات و ابھی را در پی مرتبہ اگر می داند
 کہ بعلم و تقویٰ عالم ہستم دیبہ را و بصیر
 و بقدرت او تعالیٰ قادر مانی غیر ذالک
 اما هنوز حقیقت نسبت صفات با ذات
 او تعالیٰ کما حقہ این عارف را مفصلاً
 و علماً ظاہر نہ گشتہ پس چوں خواند انت
 کہ صفات او تعالیٰ زاید بر ذات
 نیست کہ عالم بعلم و بصیر بہ بصیرانی
 غیر ذالک توان گفت بل ذات
 بذاتہ علیم است و علم قابلیت ذاتیہ
 ذات است و ذات بذاتہ بصیر است
 و بصیر قابلیت ذاتیہ است کذا لک
 فی جمیع الصفات بی اطلاق عینیت
 و غیریت باطلاق محض پس عالم حق
 است خود بخود سبحانہ با صبر حق است
 سبحانہ و این عارف را بجز مظہریت تا
 ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ امری دیگر نیست و بجز
 یقین صرف آن زماں نہایت این مرتبہ شرف
 خواہ یافت اما اجمالاً و تفصیل این مرتبہ کرا
 نوازند ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ
 ذوالفضل العظیم اے برادر ہر چند نسبت خلو
 زیادہ دخل در دائرہ این ولایت بیشتر و از
 کمالات نبوت انبیاء عظیم الصلوٰۃ التسلیم

صفات حق تعالیٰ کے واسطے اس مرتبہ میں اگر
 جانتا ہے کہ اس تعالیٰ کے علم سے میں عالم
 ہوں اور اسکے بصیر سے بصیر ہوں اور
 اسکی قدرت سے قادر ہوں علیٰ ہذا قیاس
 مگر ابھی تک حقیقت نسبت صفات کے
 ساتھ ذات حق تعالیٰ کے کما حقہ اس عارف
 کو مفصلاً اور ظہراً ظاہر نہیں ہوئی۔ پس جب
 جانے گا کہ صفات حق تعالیٰ کے ذات پر
 زائد نہیں ہیں۔ کہ عالم بعلم و بصیر و بصیر
 وغیرہ علیٰ ہذا القیاس کہہ سکے بلکہ ذات بذاتہ
 علیم ہے۔ و علم قابلیت ذاتیہ ذات کے
 ہے اور ذات بذاتہ بصیر ہے۔ اور بصیر قابلیت
 ذاتیہ اسکی ہے۔ کذا لک فی جمیع الصفات
 بی اطلاق عینیت و غیریت ساتھ اطلاق
 محض کے پس عالم حق ہے خود بخود سبحانہ
 حق ہی سبحانہ و اس عارف کیو سطر بجز مظہریت
 ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ کے اور کوئی دوسرا امر
 ہے اور بجز یقین صرف کے اس مرتبہ کے نہایت
 سے اسوقت مشرف ہوگا۔ مگر جہاں اس مرتبہ کی
 تفصیل سحر کو چاہے تو زین خزانہ فضل اللہ
 من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم اے برادر ہر
 خلو کے حقیقت زیادہ ہوگی اسقدر اس ولایت کے
 دائرہ میں دخل زیادہ ہوگا۔ اور انبیاء عظیم

چہ گریہ کہ از گفت نوشت حقیقت این
 مرتبہ بیرون ادا این قدر و امی نمایم کہ
 اگرچہ ولایت نبیاء و نبوت شیئاں علیہم
 و صلوات ہر دو در دائرہ اصالت اندو
 ہر دو از خلیت مبرا اما این قدرست
 کہ در ولایت اصول بہ حقیقت صفات
 عز شانہ و در نبوت وصول بہ حقیقت
 ذات است جل بر ہانہ بتفاوت
 درجات استعداد یہ مقام قل اللہ
 اعلم الخی تمت الوسل فضلنا بعضهم
 علی بعض الحمد للہ الذی ہذا
 ما کان اہ ما کنا لنختدعہ
 لو کان حد مینا للہ تقد جئات
 رسل دینا بالحق

بیان طریقہ چشتیہ

اما طریقہ چشتیہ را شعب بسیار است
 اشہر آن ہا سہ شعب است۔ نصیریہ
 و سراجیہ و صابریہ و این فقیر را بہر
 یکے ازین سہ ارتباط واقع است۔
 پس ارتباط این فقیر از حیثیت بیعت و
 تسنن و اجازت و خرقہ و صحبت با والد
 بزرگوار خودست شیخ عبد الرحیم قدس سرہ و

الصلوات التسلیات کے نبوت کے کمالات کیا
 بیان کروں کہ تقریر و تحریر سے اس مرتبہ کی
 حقیقت زیادہ ہو۔ مگر اس قدر ظاہر کیا جاتا ہے۔
 اگرچہ ولایت نبیاء اور اسکی نبوت علیہم الصلوٰت
 و ولون دائرہ اصالت میں ہیں اور دونوں ظاہریت
 سے مبرا میں مگر اتنا ہے کہ ولایت میں وصول حقیقت
 صفات غر شانہ کا ہے۔ اور نبوت میں وصول
 حقیقت ذات جل بر ہانہ کا ہے استعداد
 کے درجوں کے تفاوت کیونکہ بیہودہ فرماتا
 ہے تعلق الرسل فمننا بعضہم علی
 بعض الحمد للہ الذی ہذا ما کان
 اہ ما کنا لنختدعہ لو کان
 حد مینا للہ تقد جئات
 رسل دینا بالحق

بیان طریقہ چشتیہ

اور طریقہ چشتیہ کے شعب بہت ہیں۔
 ان میں تین بہت مشہور ہیں۔ نصیریہ اور
 سراجیہ اور صابریہ اور اس فقیر کو ان
 تینوں سے ارتباط ہے۔ پس اس فقیر
 کو ارتباط بیعت اور تسنن و اجازت و خرقہ
 و صحبت کی حیثیت سے اپنے والد بزرگوار
 شیخ عبد الرحیم قدس سرہ سے ہے اور انکو

ایشان را خرقہ و اجازت از شیخ
 عظمت اللہ اکبر آبادی ست۔ عن ابیہ
 عن جدہ عن الشیخ عبد العزیز و
 ابضا وصیت و اجازت اشغال از
 جد ابوالکلام خولیش است۔ شیخ
 رفیع الدین محمد عن ابیہ الشیخ قطب العالم
 عن الشیخ عبد العزیز عن الشیخ نجم الحق
 السیہوی عن الشیخ عبد العزیز
 ثم الشیخ عبد العزیز لرحمتہما
 عن الشیخ یوسف قاضی خاں عن
 الشیخ حسن بن طاہر عن السید
 راجی حامد شاہ عن الشیخ حسام الدین
 المانکپوری عن الشیخ نور قطب العالم
 ابیہ الشیخ علاؤ الحق عن الشیخ
 سراج الدین عثمان الاودھی عن
 الشیخ نظام الدین اولیاء و الثانیہ
 عن السید عبد الوہاب البخاری
 عن ابیہ السید محمود عن ابیہ راجی قتال عن خبیہ
 عن السید رالدین عن السید جلال الدین محمد
 جہانیاں عن الشیخ نصیر الدین چراغ دہلی الشیخ
 نظام الدین اولیاء و ابضا
 حضرت ایشاں را خرقہ و اجازت وصحت
 باسید عبد اللہ متصل است

خرقہ و اجازت شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی
 سے اور انکو اپنے والد سے اور انکو اپنے والد
 سے انکو شیخ عبد العزیز سے اور نیز وصیت
 اجازت اشغال اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد
 سے انکو اپنے والد شیخ قطب العالم سے انکو
 شیخ عبد العزیز سے انکو شیخ نجم الحق
 سیہوی سے انکو شیخ عبد العزیز سے
 پھر شیخ عبد العزیز کو دو جہت سے ہے
 ایک شیخ یوسف قاضی خاں سے اُن کو
 شیخ حسن بن طاہر سے اُن کو سید
 راجی حامد شاہ سے انکو شیخ حسام الدین
 مانکپوری سے انکو شیخ نور قطب العالم
 سے اُن کو اپنے والد شیخ علاؤ الحق سے
 اُن کو شیخ سراج الدین عثمان اودھی سے
 انکو شیخ نظام الدین اولیاء سے اور دوسری
 جہت سے سید لوط ب بخاری سے انکو
 اپنے والد سید محمود سے انکو اپنے والد
 راجی قتال سے انکو اپنے بھائی سے اور
 انکو سید صدر الدین سے انکو سید جلال الدین
 مخدوم جہانیاں سے انکو شیخ نصیر الدین
 چراغ دہلی سے اُن کو شیخ نظام الدین
 اولیاء سے اور نیز حضرت والد کو خرقہ و
 اجازت وصحت سید عبد اللہ سے متصل ہے

شیخ حم البندری عن الشيخ احمد هندی
 عن ابي الشيخ عبد الاحد عن الشيخ
 ركن الدين عن ابي الشيخ عبد القدوس
 عن الشيخ محمد بن عارف عن ابي الشيخ
 عارف عن ابي الشيخ احمد عبد المحي
 عن الشيخ جلال الدين پانی پتی
 عن الشيخ شمس الدين نوري
 عن المحدث محمد علي احمد صابر عن
 شيخه وخاله الشيخ فرید الدین
 مسعود گنج شکر واپس فقیر از بناط
 دیگر نیز بہت کہ خال گرامی این فقیر
 را خرقة دادند و فاتحہ خواندند عن ابي
 عن جده عن جده عن الشيخ
 نظام الدين النار لوزی عن خواجہ
 خالو الگوالبیاری عن خواجہ اسمعیل
 بن حسین عن ابي خواجہ حسن
 سمست عن ابي خواجہ سالار
 فاروقی عن شيخه خواجہ اختیار الدین
 عمر عن خواجہ محمد رساوی عن
 خواجہ نصیر الدین و المذکور
 فی الكتاب الاخبار الاخبار خواجہ
 خالو المحدث الطریقی عن خواجہ
 شہاب الدین النوری و لقال ان خواجہ

شیخ آدم بنوری سے اُن کو شیخ احمد سرہندی
 سے اُن کو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اُن
 کو شیخ رکن الدین سے اُن کو اپنے والد شیخ
 عبد القدوس سے اُن کو شیخ محمد بن عارف
 سے اُن کو اپنے والد شیخ عارف سے اُن کو
 اپنے والد شیخ احمد عبد المحي سے اُن کو شیخ
 جلال الدین پانی پتی سے اُن کو شیخ شمس الدین
 ترک سے اُن کو محمد و محمد علی احمد صابر سے
 اُن کو اپنے شیخ اور مامول شیخ فرید الدین
 مسعود گنج شکر سے اور اس فقیر کو ایک اور
 بھی ارتباط ہے کہ فقیر کے بڑے مامول
 اس فقیر کو خرقة دیا اور فاتحہ پڑھی اپنے
 والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور
 انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شیخ
 نظام الدین نار لوزی سے اُن کو خواجہ خالو
 گوالبیاری سے اُن کو خواجہ اسماعیل بن حسین سے اُن کو
 اپنے والد خواجہ حسن سمست سے اُن کو اپنے والد
 خواجہ سالار فاروقی سے اُن کو اپنے شیخ خواجہ
 اختیار الدین عمر سے اُن کو خواجہ محمد رساوی
 سے ان کو خواجہ نصیر الدین سے اور کتاب
 اخبار الاخبار میں یوں مذکور ہے کہ خواجہ خالو نے
 اخذ طریقہ کیا خواجہ شہاب الدین ناگوری سے
 اور کہتے ہیں خواجہ شہاب الدین اُن کے شیخ

شهاب الدین شیخ بالصحیحة والاول
 شیخ بالصیفة والاولیٰ اعلم ثم الشیخ
 نظام الدین اولیاء اخذ الطریقة
 عن الشیخ فرید الدین مسعود
 کچھ شکر عن خواجہ قطب الدین
 مختیار الاول شی عن الخواجه
 معین الدین حسن لسنجری عن خواجہ عثمان
 مارونی عن الحاجی شریف زکریا عن
 خواجہ قطب الدین مودود آپشتی عن
 ابیہ خواجہ ابی احمد آپشتی عن ابی
 الشامی عن الشیخ علود دیوری عن خواجہ
 حبیبۃ البصری عن خواجہ محمد بن
 المرعشی عن السلطان ابراہیم بن
 ادھم البلی عن الشیخ فضیل بن عیاض
 عن الشیخ عبد الواحد بن زبیر عن
 الحسن البصری عن سیدنا علی
 کرم اللہ وجہہ سببہ بکسر من و سکون
 تخنیہ و فتح با و آخر ان لون است
 بندہ است از مضائق دار الخلافہ
 دہلی راجہ بزبان ہند شاہ را گویند و سید
 رام شاہ را راجہ می گفتند بطریق تعظیم
 بلا حفظ آنکہ آبار کرام ایشان ریاست
 دیار مانک پور داشتند مانک پور شہر است

✽ انکو پنے والد خواجہ ابوالاحمد آپشتی سے

صحبت میں اور پہلے شیخ بیوت ہیں۔
 واللہ اعلم پھر شیخ نظام الدین کو اخذ
 طریقت ہے شیخ فرید الدین مسعود
 سے ان کو خواجہ قطب الدین اوشی
 سے ان کو خواجہ معین الدین حسن
 سنجری سے ان کو خواجہ عثمان
 مارونی سے ان کو خواجہ حاجی شریف
 زکریا سے ان کو خواجہ قطب الدین
 مودود آپشتی سے ان کو ابوالشامی
 شامی سے ان کو شیخ علود دیوری سے
 ان کو خواجہ حبیبۃ البصری سے ان کو خواجہ
 محمد بن المرعشی سے ان کو سلطان
 ابراہیم بن ادھم بلخی سے ان کو شیخ
 فضیل بن عیاض سے ان کو شیخ عبد الواحد
 بن زبیر سے ان کو خواجہ حسن البصری سے
 ان کو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے سید
 بکسر سین و سکون تخنیہ و فتح با و آخر اس
 کے لون ایک شہر ہے دار الخلافہ
 دہلی کے مضائق سے راجہ ہندی زبان
 میں بادشاہ کو کہتے ہیں اور سید حامد شاہ
 کو راجہ کہتے تھے بطریق تعظیم کے اس کا
 سے کہ انکے آبار کرام مانک پور کی ریاست
 رکھتے تھے مانک پور ایک شہر ہے پورب میں

در پورب و اوراکٹرہ نکس پور نیز گویند
 وودھ لفتح زلف و لفتح واد سکون دال
 ہندیہ کہ استہام لا دارد بلکہ است عظیم
 از بلد و پورب سادات بخاریہ قبیلہ است
 عظیمہ از اولاد سبیر بن علی بن الزمار صوان
 اللہ علیہم و چون جد ایشان سید جلال الدین
 چند گاہ بہ بخارا بودہ است ایشان را
 جلال الدین بخاری می گفتند و سادات
 بخاریہ نسبت بہ سید جلال الدین بخاری
 را جو نامی کہ بر وی شفق از راج بمعنی
 باد شاہی کہان بسبب یافت نفس می
 گفتند چرخ دہلی لقب شیخ نصیر الدین است
 بسبب آنکہ ایشان صاحب ارشاد بودند
 در دہلی پانی پت شہریت سہ منزل از
 دہلی بجانب لاہور تار نول شہریت از
 مضافات دہلی گواہ شہریت از مضافات
 اکبر آباد و کش فرغانہ قصبہ است از توابع
 اند جان سجری بکسر سین و سکون جیم
 و کسر الے مجمل نسبت بہ بیتان بیتان
 را بزبان عربی سجنستان و سجر گویند و این
 تعریب است و ابدال سین برا از تغیرات
 تعریب است ظاہر نزد فقیر آنت کہ
 نام وطن خواجہ عثمان ہر لو است

اسکو کڑا مانک پور بھی کہتے ہیں۔ اودھ لفتح
 الف و لفتح واد سکون دال ہندیہ است
 علی ہوئی ایک بڑا شہر ہے پورب میں سادات
 بخاریہ ایک قبیلہ ہے۔ بڑا حضرت سبیر
 بن علی بن رضا رضوان اللہ علیہم کی اور د
 سے چونکہ ان کے جد سید جلال الدین کچھ
 مدت بخارا میں رہے ہیں۔ انکو جلال الدین
 بخاری کہتے ہیں۔ اور سادات بخاریہ نسبت
 ہے۔ جلال الدین بخاری سے را جو سہی
 نام ہے مشتق راج سے بمعنی بادشاہی
 کے اور قتال بسبب نفس کے ریاضت کے
 کہتے تھے۔ چراغ دہلی لقب ہے شیخ
 نصیر الدین کا اسلئے کہ دہلی میں صاحب
 ارشاد تھے۔ پانی پت ایک شہر ہے۔ تین
 منزل دہلی سے لاہور کی طرف تار نول
 ایک شہر ہے دہلی کے مضافات کو اہلار
 ایک شہر ہے مضافات اکبر آباد و کش
 فرغانہ ایک قصبہ ہے۔ توابع اند جان
 سجری بکسر سین و سکون جیم و کسر الے
 مجمل نسبت بہ بیتان اور بیتان
 کو عربی زبان میں سجنستان و سجر کہتے ہیں اور یہ
 تعریب ہے۔ اور بدلنا سین کا الے تعریب
 کی تغیرات سے ہے۔ ہار دینی فقیر کے نزدیک

و ہارونی نسبت بادست بخلاف قیاس
 مشہور بزبان مردم چشتی است
 بکسر جیم فارسیہ ملا عبد الغفور لاری
 بفتح جیم فارسیہ ضبط کردہ اندسمعان
 بکسر سین مہملہ و سکون میم و عین
 مہملہ در شجرات مشائخ چشتیہ
 شیخ علوم مشاد دینوری سے نوایند
 و مقتضی سے آنت کہ شیخ مشاد و
 شیخ علویک شخص باشد و ظاہر کلام
 بعضے آنت کہ در سلسلہ شیخ علوی
 است و آن غیر شیخ مشاد است علوی
 بکسر عین مہملہ و سکون لام پیرویہ
 بضم ہا و فتح موحده و سکون تحتیہ و فتح
 رائے مہملہ مرعشی بفتح میم و سکون
 رائے مہملہ و فتح عین مہملہ و کسر شین
 معجم نسبت بمرعش شہر نسبت از
 توابع شام و اپں فقیر اندساخ کرد کتاب
 عزیز یہ را کہ تصنیف شیخ عبد العزیز است
 و اشغال و اوراد صبح و شام و اوراد
 مواسم و رت و عزائم در آنجا مذکور
 است از خط ملا محمد شاہ کر کہ اعظم
 فضلاء شہر خود بودند در زمان
 خود از سائر فرزندان شیخ عبد العزیز

خواجہ عثمان کے وطن کا نام بہر نوبہ
 اور ہارونی نسبت اس سے بہر بخلاف
 قیاس لوگوں کے زبان میں مشہور چشتی
 بکسر جیم فارسی ملا عبد الغفور لاری سے
 بفتح جیم فارسی لکھا ہے۔ سمعان بکسر
 سین مہملہ و سکون میم و عین مہملہ مشائخ
 چشتیہ کے شجروں میں شیخ علوم مشاد
 دینوری لکھتے ہیں۔ اور اسکا مقتضی یہ ہے
 کہ شیخ مشاد و شیخ علویک شخص ہو اور
 بعضوں کے کلام سے ظاہر یہ ہے۔ کہ
 اس سلسلہ میں شیخ علوی ہے۔ اور وہ
 غیر مشاد ہے۔ علوی بکسر عین مہملہ و
 سکون لام پیرویہ بضم ہا و فتح موحده
 و سکون تحتیہ و فتح رائے مہملہ مرعشی
 بفتح میم و سکون رائے مہملہ و فتح عین
 مہملہ و کسر شین معجم نسبت ہے مرعش
 سے کہ ایک شہر ہے توابع شام اور اس
 فقیر نے نقل کیا ہے۔ کتاب عزیز یہ کو جو
 تصنیف شیخ عبد العزیز کی ہے اور اشغال
 و اوراد صبح و شام و اوراد مواسم کے اور تعویذ
 اور دعائیں انہیں لکھی ہیں۔ ملا محمد شاہ کر کے ہاتھ
 کی لکھی ہوئی ہے جو اپنے شہر کے بڑے فضلاء
 میں تھے اپنے زمانہ میں اور سب فرزندان

و کثرت تدریس مستانہ بودند و مطالعہ کردم عزیز یہ را در نسخہ کہ شیخ یحییٰ حبیبی بخط خود از شیخ عبد العزیز نقل کرده بود واللہ اعلم و حضرت والد بزرگوار قدس سرہ اجازت آن یمہ دادند و انتساخ کردم و کتاب مفتاح الفیض را کہ تالیف شیخ حسن طاہر است در علم سوک و آن کتاب است نفیس در باب خود از نسخہ کہ پیش اولاد شاہ شہ جیانی یافتہ از تبرکات اجداد ایشان قال شیخ عبد العزیز فی العزیز تہ چون کسی بخواند کہ کسی را تلقین ذکر کند باید کہ او را فرماید کہ روزہ دار اگر پنجشنبہ باشد اولی است بعدہ او رادہ بار استغفار و وہ بار درود گویا و بگوید ہر عبادتے کہ بہت موقت است مگر ذکر کہ ہمیشہ شب و روز یاد حق تعالیٰ فرض عین است کہ العطلة حرام سے یک لحظہ زکوٰۃ یا دروے در مذہب عاشقان حرام است و حق تعالیٰ فرماید یزکون اللہ قیاماد فعودا علیٰ جنوبہم یعنی یاد کنند حق تعالیٰ را استادہ و شمسہ و پہو غلطیدہ پس

شیخ عبد العزیز کے کثرت تدریس میں زیادہ ممتاز تھے اور عزیز یہ کا مطالعہ میا ہے اس نسخہ میں جو شیخ یحییٰ حبیبی نے اپنے ہاتھ سے شیخ عبد العزیز کے نسخہ سے نقل کیا واللہ اعلم اور حضرت والد بزرگوار قدس سرہ نے اس سب کی اجازت دی ہے اور میں نے لکھا ہے کہ کتاب مفتاح الفیض کو جو تالیف شیخ حسن طاہر کی ہے علم سلوک میں اور وہ اس بات میں بہت نفیس کتاب ہے اس نسخہ سے جو شاہ محمد خیالی کی اولاد کے پاس پایا میں نے تبرکات اجداد سے انکے کہا ہے شیخ عبد العزیز نے عزیز یہ میں کہ جب کوئی چاہے کہ کسی کو ذکر تلقین کرے تو چاہیے کہ اس کو فرمائے کہ روزہ رکھے اگر روز پنجشنبہ ہو تو بہت چھا ہے اسکے بعد اس سے دس دفعہ استغفار اور دس دفعہ درود شریف پڑھوائے اور کہے جو عبادت کہ ہے سب کیوں سطر وقت مقرر ہے مگر ذکر کہ ہمیشہ رات دن یاد حق تعالیٰ فرض عین ہے کہ العطلة حرام یک لحظہ زکوٰۃ یا دروے و در مذہب عاشقان حرام است اور حق تعالیٰ فرماتا ہے یزکون اللہ قیاماد فعودا علیٰ جنوبہم یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے تو

آدمی ازیں سہ حال خالی نیست یا
 بدل یا بزبان یا بحق لازم ست پس
 چون ذکر این چنین عبادتے و حرفتے
 کہ اصلاً ساقط نئے شود استاد باید کہ
 اورا بیا موزد و گوید کہ دل چپ سینہ
 است تصویرت صنوبر تقاست دور
 در دیکہ بالا دوم پائیں و ہر دور بستہ
 شدہ اند برای کشادن در بالا ذکر جہرمی
 یا نید و برای کشادن در پائیں ذکر
 خفگی یا بس نفس می فرماید و مثل دل
 پیچہ آئینہ است کہ زنگار گرفته است
 بس صیقل گرمی باید کہ آن را آن ہنر
 از مود والا آئینہ را خراب سازد -
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و سلم لکل شیء مصقلۃ و
 مصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ
 و یا مثال دل بچو سنگ آہنی است
 کہ از و آتش بدرے آید پس چوں
 بہن زدن و کشیدن آتش بیا موزد
 پس آتش بیروں آید والا بشکند -
 و مقصود حاصل نہ شود - الغرض از
 مرشد چارہ نیست چنانچہ
 حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ

آدمی ان تین سہال سے خالی نہیں یا دل
 سے یا زبان سے حق کی یاد لازم ہے
 توجیب ذکر ایسی عبادت اور حرفت ہے
 کہ سرگز ساقط نہیں ہوتی استاد کو چاہیے
 کہ اسکو سکھائے اور بتائے کہ دل سینہ
 کے بائیں طرف ہے صنوبر کی صورت
 اور اسکے دو دروازہ ہیں - ایک اوپر کو ایک
 نیچے کو اور دونوں دروازہ بند ہیں اوپر
 کا دروازہ کھلنے کا ذکر جہر فرماتے ہیں -
 اور نیچے کے دروازہ کھلنے کا ذکر خفگی یا
 حبس نفس فرماتے ہیں - اور دل مثال
 مثل اُس آئینہ کے ہے جسے زنگ لگ
 گیا ہے - اس کی واسطے صیقل کرنیوالا چاہیے
 کہ اسکو وہ سکھائے - اور نہیں تو آئینہ
 خراب ہو جائے گا - فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم لکل شیء مصقلۃ و
 مصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ یا دل
 کی مثال حقیقت کی ہے جس سے آگ
 نکالتے ہیں - توجیب لولا پتھری پر مارنا
 سیکھے اور آگ نکالنی سیکھے اور آگ نکلے
 اور نہیں تو توڑ ڈلے اور مطلب ہر نہ
 آئے غرضیکہ مرشد بغیر گزارہ نہیں چنانچہ
 حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ

از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سوال کروند کہ یا رسول
اللہ! لکنی الی شرب الطریق الی
اللہ وافرطہا عند اللہ واسہلہا
لعبادہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم عینک قبل ازمتہ الذکر فی
الخلوة فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف
اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمض عینک و
اسمع منی ثلاث مرات فی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث
مرات وسمی سیمع ثم قال علی کرم اللہ
وجہہ لا الہ الا اللہ ثلاث مرات فی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیمع ثم لقن علی کرم اللہ
وجہہ الحسن البصری رضی اللہ عنہ حتی
وصل الی یومنا هذا پس بگوید اور کہ مربع
بہ نشیند بطریقہ کہ رگ کیماس بگوید و انگشت
یعنی نر انگشت پائے راست انگشتی کہ برابر
است زیر کہ دریں گرفتن دو فائدہ است یک
نفی خواطر و دوم حرارت دل و این ہر دو مطلوب
اند و با پنچن نشیند کہ چنانچہ در نمازی نشیند و خود
بشت لبرف کعبہ کند و او را پیش خود بنشانند
و بگوید مخرج لا الہ الا اللہ زیر ناف باید و مدد

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سوال کیا کہ یا رسول اللہ! لکنی الی
اقرب الطریق الی وافرطہا
عند اللہ وافرطہا بعبادہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عینک قبل ازمتہ
الذکر فی الخلوة فقال علی کرم اللہ وجہہ
کیف اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمض عینک و
اسمع منی ثلاث مرات فی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث
مرات وسمی سیمع ثم قال علی کرم اللہ
وجہہ لا الہ الا اللہ ثلاث مرات فی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیمع ثم لقن
الحسن البصری رضی اللہ عنہ حتی وصل الی یومنا
هذا پس کہے اسے کہ چار زانو بنیے
کہ رگ کیماس پکڑے دو انگلیوں سے یعنی
دائیں پالوں کے انگوٹھے اور اسکے برابر کی
انگلی... اس واسطے کہ اسطور بکڑنے میں
دو فائدے ہیں۔ ایک خطروں کی نفی دوسرے
دل کی حرارت اور یہ دونوں مطلوب ہیں۔
اور یا اس طرح بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں
اور خود کعبہ کی طرف پیچھ کرے اور اسکو اپنے
سامنے بٹھائے اور کہے کہ نکالے زیر ناف

صغیر دند کہا۔ در حضرت سیدہ فاطمہ کہ چہرہ کعبہ یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خواجہ حسن بھری کو یہاں تک کہ ہمارے زمانہ تک پہنچا۔

دراز کشد نفی ماسوا اللہ تعالیٰ کند۔ کہ
 نیست هیچ معبودے و مقصودے و
 موجودے مگر حق تعالیٰ مبتدی را ارادہ
 عوام بگوید کہ نیست هیچ معبودے و مقصودے
 را ارادہ خواص بگوید کہ نیست هیچ
 مقصود و منتہی را ارادہ خواص بگوید کہ نیست
 هیچ موجود بحدیکہ خود را نیز نفی کند و تا گفت
 راست برساند کہ آن اشارت می کند کہ فی حق
 تعالیٰ را از دل کشیدیم و پس پشت می اندازیم
 باز دم جدید شدہ الا اللہ را بر دل ضرب شدید
 کند تا سنگ معنوی شکستہ گردد و وقت
 اثبات مطلوب با خود داند بکہ یافت تصور کند
 بکہ یقین بداند کہ ہوا اثبات می کند و خود را
 از میان بکشد

جو بگوید غفلت
 سے یاد کرے
 میں انوکھوں
 سے یاد کرتا
 ہوں۔ اور جب
 میرا بندہ ہو
 جس کے
 یاد کرتا ہے
 تو غفلت سے
 آگاہ ہوتا ہے
 بہت۔ ۱۲۔

یار آمد در میان ما از میان بکشد
 اما مقصود کلی آنست کہ ہم معنی کلمہ در دل
 البتہ باید تا تحت وعید ورنہ یاد میں ذکر فی
 بالغفلۃ ذکر تہ باللعنۃ واذکر عبدی
 عبثا اھتز عرش غیبیاً مطلوب دیگر آنست
 کہ صورت مرشد پیش خود تصور کند بعدہ ذکر
 گوید المرہیق ظم الطریق در حق ایشان است
 زہر سے نفی خواطر اتری تمام دارد بکہ حضرت
 سلطان الموحیدین و برہان العاشقین

سے لا الہ الا اللہ مدد دراز کیساتھ اور نفی ماسوا
 اللہ کرے کہ نہیں ہے کوئی معبود و مقصود موجود
 مگر حق تعالیٰ بتدی کو ارادہ عوام بتی کہ
 نہیں ہے کوئی معبود اور متوسط کو ارادہ خواص
 کہ نہیں ہے کوئی مقصود اور منتہی کو ارادہ خواص
 الخواص کہ نہیں ہے کوئی موجود یہاں تک کہ اپنی
 بھی نفی کرے اور دین موندے تک پہنچائے
 اور وہ ارادہ کرے کہ غیر حق تعالیٰ کو میں نے
 دل سے نکال دیا۔ اور پس پشت پھینکا۔ چہ دم
 نیالے الا اللہ کی ضرب سخت زور سے دل پر
 لگائے کہ بت باطن کا ٹوٹ جائے اور وقت
 اثبات کے مطلوب کو اپنے سامنے جانے بلکہ
 پالیا تصور کرے بلکہ یقین جانے کہ وہی اثبات
 کرتا ہے اور اپنے تئیں درمیان سے نکال دے
 یار آمد در میان ما از میان برخاستیم
 مگر مقصود کلی یہ ہے کہ کلمہ کے معنی دل میں نہ
 ہوں تا اس وعید میں نہ آجائے کہ میں ذکر فی
 بالغفلۃ ذکر تہ باللعنۃ واذکر عبدی
 عبثا اھتز عرش غیبیاً اور یہ صورت کہ مرشد
 کی صورت اپنے سامنے تصور کرے تاکہ بعدہ
 ذکر کرے المرہیق ظم الطریق انہیں کے حق میں
 ہے۔ اور نفی خواطر اتری کلمہ بہت اثر رکھتی ہے
 بکہ حضرت سلطان الموحیدین و برہان العاشقین

اور آنست کہ ہر دم کہ خارج می شود
لا الہ الا اللہ تصور کند و این دم را ربط
بدل است و بسبب آن دل ذکر میگرد
کہ فروائے قیامت پر سیدہ خواهد شد
کہ و مہار را کی صرف کردی پس اگر در یاد
حق تعالی صرف کردہ باشد خلاص یابد شعر
ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری است
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
مپسند کاین خزانہ وہی را میگاہا بباد
انگہ روی بنجاک تہید است و بینوا
ابو علی و تاق رحمۃ اللہ می گوید کہ ذکر منشور
ولایت است ہر کرا توفیق بر ذکر داند بدستیکہ
منشور بدو داند یعنی بہ تشریف ولایت انتم
اولیا بحق مشرف گردانید و از ہر کہ ذکر سلب
کردند بدستیکہ اورا از مقام ولایت
محروم کردند این چنین در باب ذکر گفتہ اند
کہ ذکر خدائی تعالی تیغ مریدان است چون
بہت بر ہلاک دشمن گمارند و یاد دفع بلیہ
نہا ہند و دل بر آں گمارند آن دشمن ہلاک
شود و آل بلا دفع شود۔ قال اللہ
تعالی واذکر ربک اذا النسبت یعنی
یاد کن پروردگار خود را وقتیکہ فراموش

ہوئی ہے۔ اور سرکار حق یہ سبب کہ ہر دم
کہ خارج ہو لا الہ الا اللہ تصور کند و این دم را ربط
بدل است و بسبب آن دل ذکر میگرد
کہ فروائے قیامت کو پوچھا ہلکے کار کہ اپنے
دم کہاں صرف کئے تو جو یاد حق تخلص میں
صرف کئے ہونگے خلصی پائے گا۔ شعر
ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری است
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
مپسند کاین خزانہ وہی را میگاہا بباد
انگہ روی بنجاک تہید است و بینوا
ابو علی و تاق رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ
ذکر منشور ولایت ہر کس کو ذکر کی توفیق ملے
اسکو منشور ولایت مل گیا یعنی خلعت ولایت
انتم اولیاء حق سے مشرف ہو گیا اور جس سے
توفیق ذکر کی سلب کرے بیشک اُسے مقام
ولایت محروم کیا ایسا ذکر کے باب میں
فرمایا ہے کہ ذکر خدائی تعالیٰ مریدوں کی
تیغ ہے۔ جب دشمن کی ہلاکت کی ہمت کریں
یاد دفع بلا پائیں اور اس طرف دل لگائیں دشمن
ہلاک ہو جاوے گا۔ اور دفع بلا ہو جائے گی۔
قال اللہ تعالیٰ واذکر ربک اذا النسبت
یعنی یاد کر اپنے پروردگار کو جس وقت کہ فراموش

کسی نفس خود را در فراموشی نفس و مخالفت
اوست باید که نفس خود مخالفت کند که
سر ہم عبادت ہائے زیر اکبر میچ دشمن قوی
تر از و نیست کما قال المشائخ رحمہم
اللہ مخالفت النفس را اس
العبادة و موافقة النفس را

الکفر - شعر

گر حیات خوب خو ہی نفس را گردن بزن
ز آنکہ از نفست قوی تر میچ دشمن دانیت
از اینجاست کہ بزرگے فرمود صد ہزار
رمہ گرگ گرسنہ در رمہ گو سفند آن
نہ کند کہ یک شیطان کند و صد ہزار
شیطان آن نہ کند کہ یک ہم نشین
بد کند و صد ہزار ہم نشین بدان نکند
کہ یک نفس در تن آدمی زاد کند
قال المشائخ رحمہم اللہ النفس
هی الصنم الاکبر -

ہمہرین معنی بزرگے نیز فرمودہ -

شعر

تایک نفس از نفس تو پیدا است ہنوز
بر در گہ دل ز دیو غوغا ست ہنوز
قال اللہ تعالیٰ ذکری و ادلی ذکری اکثیر
یعنی دکنید خدا کے عز و جل را یاد کرونی بسیار

کرے تو اپنے نفس کو اور نفس کی فراموشی کی
مخالفت میں ہے چاہئے کہ اپنے نفس سے مخالفت
کرے کہ سب عبادتوں کی سر واز ہے اس
واسطے کہ کوئی دشمن اس سے زیادہ قوی
نہیں ہے جیسا فرمایا ہے - مشائخ رحمہم اللہ
نے مخالفت النفس را اس العبادة و
موافقة النفس را اس الکفر - شعر

گر حیات خوب خوا ہی نفس را گردن بزن
نہ آنکہ از نفست قوی تر میچ دشمن دانیت
اسی سبب سے ایک بزرگ نے فرمایا ہے
کہ سو ہزار محبوب کے بھیڑیوں کا ریوڑ بکریوں میں
ایسا نقصان نہیں کرتا جیسا کہ ایک شیطان
کرتا ہے - اور سو ہزار شیطان ایسا نہیں
کرتے جیسا کہ ایک برا ہم نشین کرتا ہے اور
سو ہزار برے ہم نشین ایسا نہیں کرتے جیسا
ایک نفس آدمی کے جسم میں قال المشائخ
رحمہم اللہ النفس ہی الصنم الاکبر -
اسی معنی میں کسی بزرگے بھی فرمایا ہے

شعر

تایک نفس از نفس تو پیدا است ہنوز
بر در گہ دل ز دیو غوغا ست ہنوز
فرمایا اللہ تعالیٰ نے ذکری و اللہ ذکر اکثیر
یعنی اللہ کو یاد کرو یاد کرنا بہت پس ذکر

سے جب تک تیرے نفس سے ایک راس بھی باقی ہے دل کی درگاہ پر دیو سے ایک غوغا ہے - ۱۲ -

نفس کی مخالفت
عبادت کا سرچ
اور نفس کی
موافقت کفر
کی سیاق ہے

۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

پس یکے از خصائص ذکر آنست که هیچ
وقتے منع نیست بکنه همه اوقات مابور
است نقل است از حضرت بندگی شیخ
عبدالله قدس سره العزیزه که مرا فرمودند که پیر
دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین حاجی
قدس سره العزیزه می گفتند که او اهل ذکر جبر
دوازده سال گفتم از شام تا صبح و از صبح تا
شام فائده که در ذکر یافتیم در هیچ عبادت
نیافتم چون ختم قرآن میکردم کمتر از سه
ختم نمی کردم و چون نماز می گذارم کمتر از
نه از راحت نه گذاردم و چون دعوت اسماء
میکردم کمتر از یک بار بخواندم فائده که
در ذکر زیدم در هیچ زینبانه دیدم و می باید
که در ذکر زکریا و یونس که تا بزبان اول
آنکه تمام حق تعالی نه کبر و زیر که وحی
کرده شد ما سوائے موسی که بگو گنہکاران
است خود را که یاد نه کنند شما مرا به
آنکه در گی پس بدرستی که من سو گند
خورده ام بر ذات خود بدرستی که کسی که یاد
آنکه مرا به غفلت یاد کنم من او را به لعنت
پس چون گنہکاران یاد کنند مرا به غفلت
من یاد کنم ایشان را به لعنت این وعید
است و حق گنہکاری که غافل نباشد

که خصائص میں سے بہت ہی بڑی وقتے
نہیں بلکہ سب وقت ثواب پاتا ہے نقل ہے
حضرت بندگی شیخ عبد اللہ قدس سره العزیزه
سے کہ چھ سات غریبا پیر و صاحب دہر و حضرت
شیخ قطب الدین حاجی قدس سره العزیزه فرماتے
تھے کہ ذکر کرتے بارہ برس صبح سے شام تک اور
شام سے صبح تک کیا میں نے جو فائدہ کر میں
میں پایا وہ کسی عبادت میں نہیں پایا جب میں
ختم قرآن شریف کرتا تھا تو تین سو گند کرتا تھا
اور نماز پڑھتا تھا ہزار رکعت سے کہ نہ پڑھتا تھا
تھا اور سب رعزت سہار کرتا تھا کہ ایک بار
بار سے کم نہ کرتا تھا بار بار کہتا تھا کہ
میں دیکھا ایسا نہیں کرتا تھا کہ ذکر کرتا تھا
کہ ذکر کیا تو دل سے توبہ کرے تا کہ زبان
دل آلودہ سے حق تعالیٰ کا نام نہ لے اس
لئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی گئی
کہ اپنی امت کے گنہگاروں سے کہہ دے کہ میں نے
آپ کو یاد کیا ہے کہ میں نے یاد کیا ہے کہ میں نے
یاد کیا ہے کہ میں نے یاد کیا ہے کہ میں نے یاد کیا ہے
یاد است میں اسکو لعنت سے یاد کروں
تو جو گنہگار ہے وہ لعنت سے یاد کروں
انکو لعنت سے یاد کروں کاریہ وعید ہے
اُن گنہگاروں کے حق میں جو غافل نہیں تو

پس چونکہ حال باشد چون جمع شود
خداست و غنیبیا ان کذا فی استیقامت و موعود
گفتہ بلایہ پیرمختہ اللہ علیہ بدو سے مرا
یہ ان خود را باقی ماند امشب تا صبح
و ششش کردم آنکہ لا اله الا اللہ یگویم پس
قدرت نیافتہ بدو گفتہ شد چرا گفت
بانیہ پیر یاد کردم کلمہ کہ گفتہ بودم و خود کہ
یا ادرہ و وحشت آں پس منہ کردم
انہ قول لا اله الا اللہ و چہ عجب تر است
از کہ سبکہ یاد میکند اللہ تعالیٰ را و حال
آنکہ او موصوف باشد بجزیہ از صفات
و شریک کذا فی الحور و حفت

شعر

سوز بار بار مشتق و تن ز مشتق کتاب
منور نام تو غنن کمال بنابر بیت
بعدہ مراقبہ فرماید گوید کہ مراقبہ مشتق
از رقیب است معنی رقیب نگهبان
است یعنی پاسداری از کلمہ و غیر حق را
نہ جہت نہ در با محی

پاسدبان دل شود در کل حال
تا نیا بدیچہ دزد آغیا محال
بر خیال غیر حق را دزدان
ایں ریاضت سادگان را فرض دان

کیا حال ہوگا ان کا جو منافس بھی ہوں اور
گناہگار بھی ہوں کذا فی سیرت العلوم
ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز اپنے
یاروں سے کہا کہ آج شب کو میں نے بہت
تک کوشش کی کہ لا اله الا اللہ کہوں میں
مگر مجھے قدرت نہ ہوئی یاروں نے کہا
کیوں کہا میں نے رطبین میں تو یک کلمہ
کہا تھا و یاد آگیا اُس سے وحشت ہوئی
اور اُس نے نہ کہنے دیا لا اله الا اللہ کہہ کر کیا
عجب ہے اس شخص سے جو اللہ تعالیٰ
کو یاد کرے اور حالانکہ موصوف ہو کہ
صفات باربشہ یہ سے کذا فی الحور و حفت

شعر

پہر بار بار مشتق و تن ز مشتق کتاب
منور نام تو غنن کمال بنابر بیت
بعدہ اسے مراقبہ فرمائی اُس سے کہیں
کہ مراقبہ مشتق رقیب سے ہے رقیب کے
معنی نگہبان ہے یعنی دل کو دزدان سے
نہ جہت نہ در با محی

پاسدبان دل شود در کل حال
تا نیا بدیچہ دزد آغیا محال
ہر خیال غیر حق را دزدان
ایں ریاضت سادگان را فرض دان

۱۰
بر حال بلایہ
دل کا تنہا نہ
بنا کہ کوئی چور
ہیں محال نہ
دوست خدا کا
غیر کے ہر خیال
چور خیال کہ
سکون کیو اسط
کی ریاضت
فرغ بیان

سپس بدل اندیشہ اللہ محضی اللہ
 ذی جلال و شہادت اللہ محضی
 ہمیشہ حق تعالیٰ یا خود و خود را با حق تعالیٰ
 دانند بعدانی از خدا محال است قال اللہ
 تعالیٰ و فی الغیبکم فلا تبصرون یعنی
 در دہانے شماست پس چرا نمی بیند چه
 حق تعالیٰ اعلیٰ مطلق است ہر چند
 نصرت بیشتر و طاقت بیشتر قال اللہ
 تعالیٰ الا انہ بکل شیء محیط یعنی دانا و
 آگاہ باش بدرستی کہ آن حق تعالیٰ ہر شے
 محیط است پناچہ احاطت روح با جسد
 کہ بیچ جزوے از اجزائے بدنیت کہ
 روح بآن بدنیت با آن بہم نہ متصل است
 نہ متصل نہ خارج است و نہ داخل
 فائدہ چوں خواہد کہربعین ہر شیندے
 بایہ کہ چوں پائے راست درون حجرہ بہد
 قعود و تسمیہ گوید و قل اعوذ برب
 الناس سہ بار بخواند پس پائے چوب
 درون حجرہ بہد و بگوید انت و لیس فی الدنیا
 و الاخرۃ کن لی کما کنت لمحمد علیہ السلام
 و ارزقنی محبتک اللهم ارزقنی حبک
 فی شرف و اجزائی یحلاک و
 جمالت و جعلنی من المخلصین

سپس دل میں خیال کرے کہ خدا
 ہے اللہ شاید خدا ساقی ہے ہمیشہ حق تعالیٰ
 کو ساتھ اپنے واسطے نہیں ساتھ حق تعالیٰ
 کے جانے۔ جہاں خدا سے محال ہے۔
 اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں
 یعنی تمہارے دلوں میں ہے۔ کیوں نہیں دیکھتے
 سنے کہ حق تعالیٰ لطیف مطلق ہے۔ ہر قدر
 لطافت زیادہ اسی قدر احاطت زیادہ۔
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا الا انہ بکل شیء محیط
 یعنی آگاہ ہو کہ حقیق حق تعالیٰ ہر شے کا محیط
 ہے۔ جیسے روح کا احاطہ جسم کے ساتھ ہے
 کہ جسم کا کوئی جزو ایسا نہیں کہ روح ساتھ
 اسکے نہیں ہے۔ باوجود اسکے نہ متصل ہی
 نہ منفصل ہے۔ نہ خارج ہونہ داخل ہے۔
 فائدہ جب چلب چلب میں بیٹھے تو چاہئے کہ
 پہلے دایاں پاؤں حجرہ میں رکھے۔ آعوذ اور
 بسم اللہ پڑھے۔ اور قل اعوذ برب الناس
 تین دفعہ پڑھے۔ پھر دایاں پاؤں حجرہ میں
 رکھے۔ اور کہے انت و لیس فی الدنیا
 و الاخرۃ کن لی کما کنت لمحمد علیہ السلام
 الصلوٰۃ والسلام و ارزقنی محبتک
 اللهم ارزقنی حبک فی شرف و اجزائی
 نبی یحلاک و جمالت و جعلنی من

نحمدہ اے نفسی بجز بات ذاتک
 یا انیس من لا انیس لہ رب لا
 تدر فی فرد و انت خیر الوارثین
 پس در مسلی ہائے مستقبل قبلہ بہت یک
 بار اخی و جہت و جہی للذی فطر السموات
 و الارض حنیفاً و ما انا من المشرکین
 بخواند پس دو رکعت نماز اجمال اللہ
 تعالیٰ بگزارد۔ در رکعت اول بعد از فاتحہ
 آیتہ الکرسی و در رکعت دوم آمین الرسول
 تا آخر بخواند بعد فرغ سربزیدہ بند و این
 دعا بخواند اللہم کن لی انیساً فی خلوتی
 و معیناً فی وحدتی اللہم جعل خلوتی
 کھنہ مرجبۃ المشاہد تک و وفقتی
 لما تحب و ترضی اللہم اعوذ بک
 من سخطک و اسألتک رضاک اللہم
 جنبنی ان اعبد الاشیء اللہم اکشف
 الغطاء عن عینی و ارفع الغین عن
 قلبی حتیٰ شاہد جمال لا الہ الا انت
 پس دو گانہ ہائے مذکور بن بگزارد و یک
 دو گانہ بروح مادر و پدر گرفتات یافتہ
 باشند و الا سلامتی ایشان بگزارد و چہار
 رکعت بیک سلام نیز بگزارد و در ہر
 یکے رکعت بعد از فاتحہ پنجبار بار

المخلصین اللہم ارح نفسی بجز بات
 ذاتک یا انیس من لا انیس لہ رب لا
 تدر فی فرد و انت خیر الوارثین
 پھر مسلی پر قبلہ و کمر او اور آیتہ الکرسی
 اخی و جہت و جہی للذی فطر السموات
 و الارض حنیفاً و ما انا من المشرکین
 پھر دو رکعت نماز اجمال اللہ تعالیٰ پڑھے
 پہلی رکعت میں بعد اشہد کہ آیتہ الکرسی اور
 دوسری میں الحمد کے بعد من الرسول آخر
 سورۃ تک بعد فراغ سجدہ میں بے
 اوریہ و غا پڑھے اللہم کن لی انیساً فی
 خلوتی و معیناً فی وحدتی اللہم جعل
 خلوتی کھنہ مرجبۃ المشاہد تک
 و وفقتی لما تحب و ترضی اللہم اعوذ
 بک من سخطک و اسألتک رضاک اللہم
 جنبنی ان اعبد الاشیء اللہم اکشف
 الغطاء عن عینی و ارفع الغین عن
 قلبی حتیٰ شاہد جمال لا الہ الا انت
 پھر دو گانہ جن کا ذکر ہو چکات پڑھے
 اور ایک دو گانہ ماں باپ کی رحمت کو اگر
 وفات پا گئے ہوں پڑھے اور نہ ہو تو انکی
 سلامتی کیواسطے پڑھے اور چار رکعت
 ایک سلام سے اور پڑھے ہر رکعت

سورۃ خمدس و پنجگان بار معوذتین
 تاد پناہ حق تعالیٰ محفوظ ماند و پانصد
 بار یافتہ اس بگوید بعدہ در
 ذکر نفی و اثبات با ارادہ غامض
 غامض یعنی لا موجود مشغول
 شود و گاہ بذكر اسم ذات
 با ملکہ و مفہوم ملاحتہ و
 واسطہ مشغول ماند و چنانچہ یک لحظہ از ذکر نفی
 و اثبات تالی نہ اندر یکدیگر در حال وضو و
 اکل و تصور آن باشد مہتر موسیٰ علیہ السلام
 عنایت میں جلالہ مناجات کرد کہ الہی
 ہر وقت یاد کردن سے تو انم نہ کر
 در وقت در پانچانہ دوم حالت جہایت
 فرمان مستر ذکر فی فی کل حال یعنی
 یاد کن مراد رہ حالے پس درین وقت
 ہم از تصور خالی نباشد کما قالہ
 عائشہ رضی اللہ عنہا کان النبی صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم یذکر اللہ
 فی کل حال حیاتی یعنی ذکر پرورد
 ورع است یکے بداء دوم بہ زبان اول
 اعلا است و کہیں مرادست بحدیث
 قول تعالیٰ اذکی واللہ ذکی اکثیرا
 و آن است کہ فراموش نہ کنند

میں بعد سورۃ فاتحہ کے پچاس بار و تین
 اور پانچ پانچ دفعہ معوذتین پڑھنے تاکہ
 خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہے اور پانصد
 بار یافتہ کہے بعدہ ذکر نفی و اثبات
 ساتھ ارادہ غامض الخاص یعنی مرید
 کے مشغول ہو در کمال ذکر اسم ذات
 ساتھ ملکہ و مفہوم ملاحتہ کے اور
 واسطہ کے مشغول رہے چنانچہ یک لحظہ
 نفی و اثبات سے خالی نہ رہے یہاں تک کہ
 کیوقت اور کمال کیوقت سے اسے ہر
 مہتر موسیٰ علیہ السلام نے حضرت جلالہ
 مناجات کی کہ الہی میں سب وقت تم کو یاد کر
 سکتا ہوں مگر دو وقت ایک تو ہر روز
 وقت اور ایک جب غسل کی حاجت ہو حکم
 ہوا اذکر فی فی کل حال یعنی مجھے یاد کر
 حال میں تو اسوقت ہی تصور سے خالی نہ ہو
 جیسا فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یذکر
 اللہ علی کل حال حیاتی یعنی ذکر پرورد
 سے ہے ایک دل سے دوسرا زبان سے در
 پہلا اعلیٰ ہے اور حدیث تشریف میں ہی
 سے مراد ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 اذکی واللہ ذکی اکثیرا اور وہ یہ ہے

خدا سے تعلق رکھنے والے دلوں میں راسخی
 اور صحت و آسودگی کے لیے دعا گو
 ہوں کہ اگر وہ حالت میں ہو تو وہ خود پس ہونے
 کے لیے خود کو تہمت زد کر دے اور ان دنوں میں
 ان کے لیے دعا گو ہوں کہ وہ اس حالت میں رہیں
 یا نہ رہیں اور ان کی ہمت و قوت کے لیے دعا گو
 ہوں کہ وہ اس حالت میں رہیں یا نہ رہیں
 پس حالت میں رہیں یا نہ رہیں
 خود دہا کی حق تعالیٰ کا فی سبب دایں عین
 ذکر و ست پرانہ ذکر برائے کشف قبور
 وں جو بے مقصد و آید دو گانہ بروح آں
 بزرگوار و اکبر و سورہ فتح یاد باشد در
 دل کہت خواند دور دوم اخلاص والا نہ
 در ہر دور رکعت پنج بار اخلاص بخواند
 و بعد عقبہ را پشت دادہ بنشیند و یک بار
 آیتہ الکرسی پڑھے سورہ تہا کہ در وقت زیارت
 می خواند چنانچہ سورہ ملک و غیر ذالک بعد
 قل تو یہ پس از دوحہ یا زودہ بار سورہ اخلاص
 بخواند و ختم کند تکبیر بخواند و بعد ہفت
 کرت خود کند در آں تکبیر بخواند و آغاز
 در سستہ کند بعد از طاعت پایان رشادہ
 نمود و ہر پیرانہ پاک و سیدہ میت بنشیند
 و تکبیر یا رب بنشیند و یک بار و بعد

کہ فراموش نہ کرے خدا تعالیٰ کو یاد دہان
 اور صحت و آسودگی کے لیے دعا گو
 ہوں کہ اگر وہ حالت میں ہو تو وہ خود پس ہونے
 کے لیے خود کو تہمت زد کر دے اور ان دنوں میں
 ان کے لیے دعا گو ہوں کہ وہ اس حالت میں رہیں
 یا نہ رہیں اور ان کی ہمت و قوت کے لیے دعا گو
 ہوں کہ وہ اس حالت میں رہیں یا نہ رہیں
 پس حالت میں رہیں یا نہ رہیں
 خود دہا کی حق تعالیٰ کا فی سبب دایں عین
 ذکر و ست پرانہ ذکر برائے کشف قبور
 وں جو بے مقصد و آید دو گانہ بروح آں
 بزرگوار و اکبر و سورہ فتح یاد باشد در
 دل کہت خواند دور دوم اخلاص والا نہ
 در ہر دور رکعت پنج بار اخلاص بخواند
 و بعد عقبہ را پشت دادہ بنشیند و یک بار
 آیتہ الکرسی پڑھے سورہ تہا کہ در وقت زیارت
 می خواند چنانچہ سورہ ملک و غیر ذالک بعد
 قل تو یہ پس از دوحہ یا زودہ بار سورہ اخلاص
 بخواند و ختم کند تکبیر بخواند و بعد ہفت
 کرت خود کند در آں تکبیر بخواند و آغاز
 در سستہ کند بعد از طاعت پایان رشادہ
 نمود و ہر پیرانہ پاک و سیدہ میت بنشیند
 و تکبیر یا رب بنشیند و یک بار و بعد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در وقت

در طریقہ پختہ جگان چشت قدس اللہ سرہ

طریقہ سہروردیہ

اول طرف آسمان بگوید یا روح در دل ضرب
کند یا روح الروح مادام کہ انشراح
یابدین ذکر کند انشا اللہ تعالیٰ کشف قبور
و کشف ارواح حاصل آید و اما طریق ختم
نور جگان چشت قدس اللہ سرہ ہم کہ از
عبادت اور و شیخ نظام الدین نازنی رسیده
آنست کہ پس ہمیشہ پیش آید مرد بابت و نحو
کرده صفت زده و بقبلہ بنشیند اول دہ مرتبہ
درود بخواند بعد ازاں سید صد و شصت بار این
دعا را بجا و لا یحیی من اللہ الا الیہ بخواند
پس ازاں سید صد و شصت مرتبہ سورہ الم نشرح
خوانند پس باز دعا مذکور سید صد و شصت
بار بخوانند پس دہ مرتبہ درود بخوانند ختم تمام
کنند ویرا قدرے شیرینی فاختہ بنام خواجگان
چشت عموماً بخوانند و حاجت از خدا تعالیٰ
سوال نمایند ہمیں طور ہر روز بخواند باشد
انشا اللہ تعالیٰ در ایام معدود مقصود بحصول
انجام اما طریقہ سہروردیہ در دیار ہندوستان
از جہت مخدوم بہاؤ الدین زکریہ شائع شدہ
و خراسان از جہت شیخ نجیب الدین
بزرگ عشق و این فقیر را بہر یکے ازین
شعبہا ارتباط واقع است پس ارتباط
این فقیر با داند خرد است شیخ عبد الرحیم

اول طرف آسمان کہے۔ یا روح اور دل
میں ضرب کرے یا روح الروح جب تک کہ
انشراح پائے یہ ذکر کرے انشا اللہ تعالیٰ
کشف قبور و کشف ارواح حاصل ہوگا۔ اور
طریقہ ختم خواجگان چشت قدس اللہ سرہ ہم
کہ لعین اور و شیخ نظام الدین نازنی سے
اسطرح پہنچے ہے کہ جب کوئی حاجت پیش آئے
و نحو کرے و بقبلہ بیٹھے اول دس مرتبہ درود
شریف پڑھے۔ اسکے بعد تین سو ساٹھ بار یہ دعا
پڑھے۔ لا اعجز الایمانی من دیر الایمان
بعد اسکے تین سو ساٹھ بار دعا شریف پڑھے۔ پھر
تین سو ساٹھ دفعہ وہی دعا مذکور پڑھے۔ پھر
دس دفعہ درود شریف پڑھے۔ اور ختم تمام کرے
اور فتوروی شیرینی پختہ نام خواجگان چشت
کے نام سے پڑھے اور اپنی حاجت اللہ تعالیٰ
سے عرض کرے اسی طرح روز کرے انشا اللہ
چند یوم میں مقصد حاصل ہوگا۔

بیان طریقہ سہروردیہ۔ یہ طریقہ ملک ہندوستان
میں مخدوم بہاؤ الدین زکریہ کی جہت سے
شائع ہوا ہے۔ و خراسان میں شیخ نجیب الدین
بزرگ عشق کی جہت سے اور اس فقیر کو
ان دونوں شعبوں سے ارتباط ہے پس ارتباط
اس فقیر کو سید خرد است شیخ عبد الرحیم

قدس سرہ عن ایشیخ عظیمت ادلہ
 اکبر آبادی عن ابیہ عن جدہ عن
 ایشیخ عبد الحق بزرگت. لیسید عبد الوہاب
 بنواری عن لیسید صدر الدین راجہ
 محمد عن الخیر لیسید جلال الدین
 محمد و جہانیاں عن ایشیخ رکن الدین
 ابی الفتح عن ابیہ ایشیخ صدر الدین
 عن ابیہ ایشیخ بہاؤ الدین زکریا عن
 ایشیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی
 والیضاً ابن فقیر خرقہ از دست ابوطاہر
 مدنی پوشیدہ عن بیہ عن ایشیخ احمد
 نقاشی عن ایشیخ احمد الشناوی عن
 بیہ عن جدہ عن ایشیخ عبد الوہاب
 لشحروری و ہولبسہا من ید ایشیخ الاسلام
 زکریا بن محمد الانصاری و ارخی لہ
 الغدیریۃ بلباسہا من ید الشہاب احمد
 من نفیقہ علی ابن محمد الدعیاطی
 لشہیر بالزلیانی بلباسہ من ید الزین
 بن ابی بکر بن محمد الخوافی صاحب
 الوصایا القدسیۃ بلباسہا من ید ایشیخ
 نور الدین عبد الرحمن المصری بلباسہا من
 ید ایشیخ جمال الدین یوسف اکورانی بلباسہا
 من ایشیخین حاتم مدین شمشیری و حاتم الدین

سے انکو شیخ عظیمت الداکبر آبادی سے
 ان کو اپنے والد سے انکو اپنے دادا شیخ عبد العزیز
 سے انکو سید عبد الوہاب بنواری سے انکو سید
 صدر الدین راجہ قتال سے انکو اپنے بھائی سید
 جمال الدین محمد و جہانیاں سے انکو شیخ
 رکن الدین ابوالفتح سے ان کو اپنے والد شیخ
 صدر الدین سے ان کو اپنے والد شیخ بہاؤ الدین
 زکریا سے انکو شیخ الشیوخ شہاب الدین
 سہروردی سے اور ایضاً اس فقیر نے خرقہ
 شیخ ابوطاہر مدنی کے ہاتھ سے پہنا ہے۔
 انہوں نے شیخ احمد نقاشی سے انہوں نے شیخ
 احمد شناوی سے انہوں نے اپنے والد کے
 دادا شیخ عبد الوہاب شحروری سے انہوں
 نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ الاسلام زکریا بن
 محمد ازہار می کے وارثی لہ الغدیریۃ بلباسہ
 لہا شہاب احمد کے ہاتھ سے نفیقہ علی بن محمد
 و میاطی عرف ربانی سے انہوں نے ہاتھ سے
 ابوبکر بن محمد خوافی صاحب وصایا القدسیۃ
 کے انہوں نے ہاتھ سے شیخ نور الدین عبد الرحمن
 مصری سے انہوں نے شیخ جمال الدین یوسف
 کورانی کے انہوں نے شیخ حاتم الدین شمشیری
 اور حاتم الدین اصفہانی کے ہاتھ سے انہوں نے
 شیخ نور الدین عبد الحمید طنزی کے انہوں نے

شیخ بنی قاسم مکرکافی عن شیخ ابی
عثمان المغیری عن جی علی الکاتب عن
جی علی الرودی عن جی قاسم الجبیدی
بغدادی عن شیخ محمد بن محمد عن الفرغانی
شیخ شیوخ شیخ شهاب الدین مکرودی
نسبت خرقة را ابو القاسم جبیدی پیش
ثبات مکرودہ است و از جبید تا مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بصحبت نسبت
دادہ است نہ بحرقة اما شیخ محمد الدین
بغدادی در کتاب تحفة البرہ آورده
است کہ نسبت خرقة با متصل درست
ہے پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحديث
درست منسب فیض بنتی قول و الحق
ما قالہ السہروردی و ای فقیر او را دو اشغال
و اعمال طریقہ سہروردیہ اخذ کرد و در ضمن
عوارف المعارف عن الشیخ ابی طاہر
عن بیہ الشیخ ابراہیم انکروی عن احمد
القنقاشی عن احمد الشناوی عن
ابید عن جدہ عن الشیخ عبد الوہاب
نشر روی عن لڑین زکریا عن
الحافظ شہ ابی الدین احمد بن حجر
العسقلانی عن ابی الحسن بن ابی
محمد الدمشقی عن التقی سلیمان بن

شیخ ابو بکر ناسج سے انہوں نے خرقة پڑھائی
کرگانی سے انہوں نے شیخ ابو عثمان مغربی
سے انہوں نے ابو علی کاتب سے انہوں
نے ابو علی رودباری سے انہوں نے ابو القاسم
جبید بغدادی سے نفحات میں فرغانی سے نقل
ہے کہ شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین سہروردی
نے نسبت خرقة ابو القاسم جبید تک کی تو آگ
نہیں کی اور جبید سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تک صحبت سے نسبت دی ہے خرقة
سے نہیں دی مگر شیخ محمد الدین بغدادی
نے کتاب تحفة البرہ میں لکھا ہے کہ نسبت
خرقة متصل ہے پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تک حدیث درست متصل مفیض سے اتنی
میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو سہروردی نے
کہا ہے۔ اور اس فقیرت درد و غلیف و غفل
و اعمال طریقہ سہروردیہ کے اندکے ضمن
میں عوارف المعارف کے شیخ ابو طاہر
انہوں نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے
انہوں نے احمد قنقاشی سے انہوں نے احمد
شناوی سے انہوں نے اپنے والد سے
انہوں نے انکے دادا سے انہوں نے شیخ
عبد الوہاب شہرادی سے انہوں نے زکریا
زکریا سے انہوں نے حافظ شہر ابی الدین احمد

حزنة المقدسی عن الشیخ القدوة
الشیخ شهاب الدین عمر السہروردی
در ضمن وصایائے قدسیہ رسالہ
شیخ زین الخوافی بالسند المذکور
الی شیخ زین الدین دمیاط بکسر الدال
المہملۃ وقل بکسر الدال المہملۃ وسکون
المیم و تخفیف التختیۃ بلد مشہور
مصر کوران بضم الکاف العجمیۃ قبیلۃ
من الاکرا و نطنزی بفتح نون و طائے
مہملۃ و سکون نون و کسر زائے معجمہ
بز غش بضم بائے موحده و سکون
زائے معجمہ و ضم غین معجمہ و شین معجمہ
بضم غین مہملہ و ضم امیم مشدودہ و سکون داد و
تشدید یائی تختیہ کذا قال مد عبد الغفور و
فیہ نظر بل القابہ نظر تخفیف الیاء التختیۃ مثل
راہویہ مدویہ و غیرہما اخی فرج بفتح فاء فتح
رار مہملہ و جیم زنجانی بفتح زائے معجمہ
و سکون نون و فتح جیم و الف و نون
مکسورہ یائی نسبت و لفحات ابو العباس
نہاوندی را شاگرد جعفر خلدی گفتہ است
و دی شاگرد حبیب بغدادی است خلد بضم الخاء
محلہ بغدادی الشیخ زین الدین الخوافی فی
کتاب الوصایا نقد سی و منها اقمہ لوزعہ

بن حجر عسقلانی سے انہوں نے ابو الحسن بن و
المجد و مشقی سے انہوں نے تقی سیامان بن حمزہ
مقدسی سے انہوں نے شیخ پیشوا شیخ
شہاب الدین عمر سہروردی سے و وصایا
قدسیہ کے ضمن میں رسالہ شیخ زین خوافی کا
سند مذکور ہے شیخ زین الدین تک دمیاط
بکسرہ و ال مہملہ اور بعضوں نے کہا ذال
معجمہ اور سکون میم اور تخفیف یائی تختیۃ
شہر مشہور ہے۔ گورآن بفتح کاف عجمیہ ایک
قبیلہ ہے کردوں میں سے نطنزی بفتح نون
و طائے مہملہ و سکون و کسر زائی معجمہ بز غش
بضم بائے موحده و سکون زائی معجمہ و ضم غین
معجمہ و شین معجمہ و ضم غین مہملہ و ضم امیم مشدودہ
و سکون و او و تشدید یائی تختیۃ ایسا کہا ہے۔ مد
عبد الغفور نے اور اس میں کلامت بکسرہ خاف
تخفیف یائی تختیۃ کی ہے۔ مانند راہویہ مدویہ
و غیرہما کے اخی فرج بفتح فاء فتح رار مہملہ و جیم
زنجانی بفتح زائی معجمہ و سکون نون و فتح جیم
و الف و نون مکسورہ و یائی نسبت و لفحات
میں ابو العباس نہاوندی کو شاگرد جعفر خلدی
کا لکھا ہے۔ اور وہ شاگرد حبیب بغدادی کے
ہیں۔ خلد بضم خائی معجمہ ایک محلہ ہے بغداد میں
کہا ہے شیخ زین الدین خوافی نے کتاب وصایا

یہاں لکھا ہے
ہوئی کو گاہ کن
ہوں بخلاف
کتابوں پر
حالانہ پیش کردہ
بیرہ گاہ کا درشت
ایسا کردہ و سکون
کو اور زائی تمام
خلقت کو اس بات
کا کہ اللہ سے کوئی
موجود نہ ہو
میں کوئی نہ ہو
نیز کوئی شریک نہیں
اور اس بات کا کہ
محمد پرست ہند
اور پرست اولیائی
یہاں لکھا ہے
بفتح نون و جیم
کہ جہاں و جیم
ایسا کوئی نہ ہو
و زیم و جیم
فتح جیم و جیم
کوئی اور پرست

میرے غیر کے نام ہے اور مجھے صبح ہوئی اس حال میں کہ میں عملوں میں رہن ہوں۔ کوئی مجھ سے زیادہ صریح نہیں۔ ۲۔

لا وقت و نص فون کل وقت بما
 حوائجی با فاذا اطلع البصر صادق
 یبغی ن یجد در الشهادة و یقو لوا
 اللهم انی اصبحت اشهدک و
 اشهد حلت عرشک و ملائکک
 و انبیائک و رسالتک و جمیع خالقک
 بانک انت لا اله الا انت وحدک
 لا شریک لک وان محمد عبدک و
 رسولک المصطفی صلیت کا استیع
 فک ما کره و لا امدک نفع ما رجو
 یج کما بین غیرتی و بخت
 مر تھنا بتمنی فلا فقیر افقر منی
 لا یستغنی عنی و لا تسوئ صدیقی
 و لا یجعل مصیبتی فی دینی و دنیا و لا یجعلن
 اند نیا کبرھی و لا یبلغ علی و لا تسلط علی من
 لا یجوزی اللهم صل علی محمد و علی آل محمد و سلم
 ثم یقول اللهم ما اصبحت من نعمتک اذ یلحد
 من مخلقتک فمنک وحدک لا شریک لک
 فک الحمد و الشکر ثلث مراتم

قدسی میں رہنا، انتہا یعنی وہ اپنے اوقات
 کو ضبط کرتے ہیں۔ اور صرف کرتے ہیں۔ ہر
 وقت، اپنا جو وقت کے لائق ہو جب صبح
 صادق و تنوع ہوتی ہے۔ چاہیے کہ تجدید کے
 شہادت کی در کہیں اللہ صلیت اصبحت
 اشهدک و اشهد حلت عرشک و ملائکک
 و انبیائک و رسالتک و جمیع خالقک بانک
 انت لا اله الا انت وحدک لا شریک لک
 وان محمد عبدک و رسولک المصطفی صلیت
 کا استیع دفع ما کره و لا امدک نفع
 ما رجو یج کما بین غیرتی و بخت
 مر تھنا بتمنی فلا فقیر افقر منی
 لا یستغنی عنی و لا تسوئ صدیقی
 و لا یجعل مصیبتی فی دینی و دنیا و لا یجعلن
 اند نیا کبرھی و لا یبلغ علی و لا تسلط علی من
 لا یجوزی اللهم صل علی محمد و علی آل محمد و سلم
 پھر کہہ اللہ ما اصبحت من نعمتک اذ یلحد
 من مخلقتک فمنک وحدک لا شریک لک
 فک الحمد و الشکر تین مرتبہ کہے پھر کہیں

۱۰
 الیٰ نبیہ و
 انت ہمہ
 اور کسی پر تری
 فکرت علیہ
 تری ہادی ہوتی
 بہ تو لگانہ
 بہ کوئی تری
 شریک نہیں
 پس تری ہی
 و نہی علی محمد
 بہ در تری
 کو شکر ہے

۱۱
 الیٰ میرے دشمنوں کو مجھ پر خوش نہ کیجیو اور میرے دوست کو بھی رنجیدہ کیجیو اور مجھے کوئی دین دنیا
 کی مصیبت نہ دیجیو اور میرے بڑے مقصود دنیا نہ کیجیو اور نہ میرے مبلغ علم کو اور مجھ پر جسے کو تسلط نہ کیجیو
 جو مجھ پر ہے۔ کہے الیٰ محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سلام بھیجے۔

اللہ تعالیٰ حمد و ثناء کے ساتھ
الحمد حمد خوار و غبار کے ساتھ
حمد لا یتقوہ و لا یستغنی عنہ
حمد الاحقر و غفائہ و زلفہ و شرفہ
طرفہ عند کل عین و نفس کس نفس
للہ العزیز فی امر و یکنہ و رب
عمر کے سبحان اللہ و ہذا عار منقہ
و رضاء نفس و زلفہ عمر سے سرمد و گناہ
جستہ و سرمد و سرمد و سرمد و سرمد
سبحان اللہ و سبحان اللہ و سبحان اللہ
بیت و بیت و بیت و بیت و بیت و بیت
یمنی کرم و جہ و جہ و جہ و جہ و جہ
الکلام صفات ما بعدہ و ما قبلہ
و کما یحب و کما یحب و کما یحب و کما یحب
ربنا و عز جلالہ و کلا حوں و کلا حوں و کلا حوں
العلی العظیم اصناف ما بعدہ و کما یحب
خلقہ و کما یحب و کما یحب و کما یحب
لکرم و کلا حوں و کلا حوں و کلا حوں
و رکعت سنت نماز سے کلا حوں و کلا حوں

بقول اللہ تعالیٰ حمد و ثناء کے ساتھ
حمد حمد خوار و غبار کے ساتھ
حمد لا یتقوہ و لا یستغنی عنہ
حمد الاحقر و غفائہ و زلفہ و شرفہ
طرفہ عند کل عین و نفس کس نفس
للہ العزیز فی امر و یکنہ و رب
عمر کے سبحان اللہ و ہذا عار منقہ
و رضاء نفس و زلفہ عمر سے سرمد و گناہ
جستہ و سرمد و سرمد و سرمد و سرمد
سبحان اللہ و سبحان اللہ و سبحان اللہ
بیت و بیت و بیت و بیت و بیت و بیت
یمنی کرم و جہ و جہ و جہ و جہ و جہ
الکلام صفات ما بعدہ و ما قبلہ
و کما یحب و کما یحب و کما یحب و کما یحب
ربنا و عز جلالہ و کلا حوں و کلا حوں و کلا حوں
العلی العظیم اصناف ما بعدہ و کما یحب
خلقہ و کما یحب و کما یحب و کما یحب
لکرم و کلا حوں و کلا حوں و کلا حوں
و رکعت سنت نماز سے کلا حوں و کلا حوں

اللہ تعالیٰ حمد و ثناء کے ساتھ
الحمد حمد خوار و غبار کے ساتھ
حمد لا یتقوہ و لا یستغنی عنہ
حمد الاحقر و غفائہ و زلفہ و شرفہ
طرفہ عند کل عین و نفس کس نفس
للہ العزیز فی امر و یکنہ و رب
عمر کے سبحان اللہ و ہذا عار منقہ
و رضاء نفس و زلفہ عمر سے سرمد و گناہ
جستہ و سرمد و سرمد و سرمد و سرمد
سبحان اللہ و سبحان اللہ و سبحان اللہ
بیت و بیت و بیت و بیت و بیت و بیت
یمنی کرم و جہ و جہ و جہ و جہ و جہ
الکلام صفات ما بعدہ و ما قبلہ
و کما یحب و کما یحب و کما یحب و کما یحب
ربنا و عز جلالہ و کلا حوں و کلا حوں و کلا حوں
العلی العظیم اصناف ما بعدہ و کما یحب
خلقہ و کما یحب و کما یحب و کما یحب
لکرم و کلا حوں و کلا حوں و کلا حوں
و رکعت سنت نماز سے کلا حوں و کلا حوں

اللہ تعالیٰ حمد و ثناء کے ساتھ
الحمد حمد خوار و غبار کے ساتھ
حمد لا یتقوہ و لا یستغنی عنہ
حمد الاحقر و غفائہ و زلفہ و شرفہ
طرفہ عند کل عین و نفس کس نفس
للہ العزیز فی امر و یکنہ و رب
عمر کے سبحان اللہ و ہذا عار منقہ
و رضاء نفس و زلفہ عمر سے سرمد و گناہ
جستہ و سرمد و سرمد و سرمد و سرمد
سبحان اللہ و سبحان اللہ و سبحان اللہ
بیت و بیت و بیت و بیت و بیت و بیت
یمنی کرم و جہ و جہ و جہ و جہ و جہ
الکلام صفات ما بعدہ و ما قبلہ
و کما یحب و کما یحب و کما یحب و کما یحب
ربنا و عز جلالہ و کلا حوں و کلا حوں و کلا حوں
العلی العظیم اصناف ما بعدہ و کما یحب
خلقہ و کما یحب و کما یحب و کما یحب
لکرم و کلا حوں و کلا حوں و کلا حوں
و رکعت سنت نماز سے کلا حوں و کلا حوں

رکعتین یقرآن فی الارض بعد الفتحۃ
 قل یا ایہد کا فزونہ فی ثانیۃ قل
 حرادہ تم یقولو سبحان اللہ و بحمدہ
 سبحان اللہ و بحمدہ و بحمدہ و بحمدہ
 راتۃ مرتۃ او ما تیسر ثمر یصل علی النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم و تم ما تیسر ثمر یقر
 اللہ عا الما لورین السنتہ والقرض اسم
 فی سئل حمتہ من عندک تقدی
 بھ قبی و یجمع بھ امری و قلم بھ شعی
 و قلم بھ ہادی و تقنی بھ دینی و یحفظ
 بھ غایتی و ترفع بھ شادی و
 یتقض بھ و جہی و تزی بھ عملی و
 تلمھنی بھ ارشادی و نذر بھ الفنی و
 تحصن بھ من کل سر ذکرہ فی
 العوارف ثم یصلی الفرض بالجماعت ثم
 یقرۃ اوراد اللہ یقضم من الفوائد کلۃ
 معروفتی و یحفظ غایۃ الفاضل و یتعلم
 منہم ثم یقرۃ حزب معہود ثم
 یشغل ابن کبر الہی الا اللہ علی
 وجہ ارزی تفتن و کما قید لہ بان
 حرورہ لکر تاخذ بجمع فخر درج
 نحر و ف و یقول بہمت قویۃ بعبادہ
 واسۃ لفرق مہمہ و یخرج لاند من ذالک

میں ائمہ کے بعد قل یا ایہد الکفرون اور
 دوسری میں قل ہو اللہ یحقرہیں سبحان
 اللہ بحمدہ سبحان اللہ الاعظیم
 و بحمدہ استغفر اللہ یک سو دفعہ یا
 حبس قدر ہو سکے پھر درود پڑھیں سوال
 اللہ صلی اللہ علیہ علیہ وآلہ وسلم پڑھیں قدر ہو سکے
 پھر پڑھیں دعا مآثرہ درمیان سنت و
 فرض کے اللهم انی اسئلك رحمۃ من
 عندک تقدی بھ قبی و یجمع بھ امری
 و قلم بھ شعی و تقنی بھ دینی و یحفظ
 بھ غایتی و ترفع بھ شادی و
 یتقض بھ و جہی و تزی بھ عملی و
 تلمھنی بھ ارشادی و نذر بھ الفنی و
 تحصن بھ من کل سر اسکو عوارف
 میں ذکر کیا ہے پھر فرض جماعت سے
 پڑھتے ہیں فائدے ہوں رکھیۃ اور ۵۰
 مشہور ہیں و رفتہ ارگو یاد ہیں ان سے
 سیکھتے ہیں پھر سے حزب معمول پھر مشغول
 ہوا لا الہ الا اللہ کے ذکر سے جس طرح
 تلقین کیا ہے اور جیسا کہ دیا ہے اس
 سے کہ معرفت ذکر کے مخزنوں سے
 نکالے اور خوب ہمت سے کیے سر کو
 جھکائے اور پر نافع کے اوز و ماں سے

(۴۵)

بزرگ حلال کو
 اور نہ لگایا ہوں
 کیا ہو اور نہ
 و بھ شعی و تقنی
 بھ دینی و یحفظ
 بھ غایتی و ترفع
 بھ شادی و یتقض
 بھ و جہی و تزی
 بھ عملی و تلمھنی
 بھ ارشادی و نذر
 بھ الفنی و تحصن
 بھ من کل سر
 اسکو عوارف
 میں ذکر کیا ہے
 پھر فرض جماعت
 سے پڑھتے ہیں
 فائدے ہوں رکھیۃ
 اور ۵۰ مشہور
 ہیں و رفتہ ارگو
 یاد ہیں ان سے
 سیکھتے ہیں پھر
 سے حزب معمول
 پھر مشغول ہوا
 لا الہ الا اللہ کے
 ذکر سے جس طرح
 تلقین کیا ہے اور
 جیسا کہ دیا ہے اس
 سے کہ معرفت ذکر
 کے مخزنوں سے
 نکالے اور خوب
 ہمت سے کیے سر کو
 جھکائے اور پر
 نافع کے اوز و ماں
 سے

الموضع وهو محل ظهور النفس ما دأ
 الا لرحمن المنكب لا ین ناظرا
 بقنبہ الی کرباء اللہ وعظمتہ
 لتصفوا النفس ولیمیل راسہ
 الی جانب الایسر ویضرب الی اللہ
 بالشدة القوی علی القلب الحمی صنوبری
 لتشكل المودع فی الجانب الایسر تحت
 الذی الایسر بجانب عظمتہ الصدا
 بحیث تؤثر فی القلب وتصل
 حرارت ناز الذکر الی القلب و
 تدوب الشحمة التي فوق القلب
 ولربما رائحة مخصوصة حیر الاحترق
 والذوبان وتقع تدل النار لوز
 فی النار ووزن النار ووزن النار
 یجلی فاذا اثر ناره ووزنه فی جو
 القلب فی الدم الخلیط الذی
 فی ریس القلب وهو منبع حیوة
 الحیوانیة ومنه تقری ایضاً الدماء
 فی شراین الی الایسر لقصوف
 فی بنجار الذی یرکب الدم
 الساری فی الاعضاء وذاک بنجار
 هو الروح الحیوانی وهو النفس
 الانسانیة التي هی مرکب الروح

۱۔ اور وہی جگہ ہے ظہور نفس
 کی مینچھ کر اسے۔ لالہ کو دائیں
 موڑ دے تاکہ نظر کرتا ہوا دل سے
 اللہ کی کبر و عظمت کو تاکہ صاف ہووے
 نفس اور میں دے سر کو بائیں طرف اور
 الا اللہ کی ضرب خوب شدت سے قلب
 لحمی صنوبری پر کہ بائیں طرف بائیں پستان
 کے نیچے سینہ کے برابر ہے لگائے ایسی
 حیثیت سے کہ تلب میں اثر ہو اور ذکر کے
 آگ کی حرارت تلب کو پہنچے اور گہل جائے
 چربی جو دل پر ہے اور اس کی ایک خاص
 بو ہے۔ جانے کے وقت اور گہلنے کے وقت
 اور اس آگ کے پیچھے لوز ہے۔ تو ذکر کے
 لئے نار بھی ہے۔ لوز بھی ہے۔ اسکی نار خالی
 کر دیتی ہے اور اسکا نور آراستہ کر دیتا ہے تو جب اثر
 ہوتا ہے نار اور نور کا قلب کے درمیان یہ
 گاٹھے خون کے جو وسط قلب میں ہے اور وہ
 منبع ہے حیات حیوانیہ کا اور وہیں سے جاری
 ہیں نہریں خون کی شراین میں سب اعضا کی
 عرف تودہ نار لصف کرتی ہے بنجار لطیف
 میں جو مرکب کرتا ہے خون سرایت کر نوالے
 کو اعضا میں اور وہ بنجار ہے روح حیوانی ہے اور
 وہی نفس الانسانیہ جو مرکب ہے روح

الانسانی فاذا تصرف الذکر فی ذالک
 بنجارته وتصرفت فی انفس والنفس
 ساریة فی جمیع البدن فتخلیل اعضا
 البدن بتأثیر الذکر وتاثر النفس بتأثیر
 الذکر ونوره وکما قلنا ان ناره یحتلی
 ونوره یحتلی بتبدل ظلمات النفس
 بالانوار وتزول عنها الاخلاق
 المذمومة ویجلی بالاحلاق المحمودة
 فتیخلص القلب من ظلمات النفس
 ویتراد القلب نور علی نور فیتعد
 بفيضان النوار صفات الرب، لقالی
 وعلی قول من الملازمة تظہر نتیجہ
 وسیحی مزید بیان ان کم والزارہ
 واحوال تعلقات القلب واثار
 تعلقات ان شاء اللہ تعالیٰ و
 ینبغی ان یحضر النفس علی
 القلب ویجعلها لادلة دائرة
 یطبقها علی دائرة القلب لقوة
 وکیون بجانب الاثبات اکثر ملاحظة
 من بجانب النفی ونبوی المبتدئی
 بکلمة لا اله الا الله لا معبود غیر
 الله والمتوسط نبوی لا مطعون ولا
 مراد و لا مقصود الا الله واذا وجد

انسانی کا پس جس وقت لقرون کیا ذکر ہے
 اس بخار میں تو بیشک تصرف کیا نفس میں
 اور اسے بدن میں سرایت کے وقت ہو
 پس تحلیل ہوتے ہیں۔ غرض ہر ذکر
 کی تاثیر سے اور نفس متاثر ہوتا ہے ناز کرے
 اور نور ذکر سے اور جمیع اہم سے کہا ہے کہ
 اسکی نار خالی کرتی ہے اور اسے نزار آراستہ
 کرتا ہے بدل جاتی ہیں نفس کی تعلقات
 سے اور بری عاداتیں زائل ہو جاتی ہیں اور
 آراستہ ہو جاتا ہے۔ اچھے اخلاق سے لہذا میں
 ہو جاتا ہے۔ قلب ظلمات نفوس سے اور
 زیادہ ہوتا ہے۔ قلب کا نور علی نور پس
 مستعد ہو جاتا ہے۔ فیضان نور کا مستعد
 الہی کے اور بمقدار ملازمت کے نتیجہ ہوتا
 ہے۔ اور قریب آئیکہ زیادہ بیانی ذکر ہے اور
 اس کے انوار اور احوال تعلقات اور اخراجات
 کا انشاء اللہ تعالیٰ اور چاہئے کہ مانتے کرے
 نفس یعنی دم کو اوپر قلب کے اور الادب کے
 ہا کو ایک ایسا دائرہ کرے کہ قلب کے دائرہ
 پر پورا ہو جائے قوت سے اور اثبات کی
 جانب ملاحظہ زیادہ نفی کی جانب ملاحظہ
 سے اور نیت کرے مبتدی کلمہ لا اله الا الله
 لا معبود غیر اللہ اور متوسط یا مبتدی کلمہ لا

من میل الی کرامات العبادۃ و
 قالوا انہما حیض النرجال ثم ذاقوا
 قلبہما نور الوحدانیت المودعة
 فی ملامۃ ذکر الاله الاله وانکست
 ثلاث الاوار علی صفحات رکائات
 من جمیع الاقطار یرى الذاکر ان
 هذه المودعات کائنات حقیقة و
 انما فی مجازیت ممکنة شریفة اجسدة
 ویشترک فی وجود الحق الواجب
 الاذنی الابدی فی بیقولا الاله
 الاله وشیء لا موجود الا الاله
 ای الوجود الحقیقی الایزال بکبر کالہ
 الاله ویشترک معنی حقیقی جمیع
 کائنات الکائنات فی نظر شہودہ و
 ینظر نور التوحید و ہرنا من ال
 الاقدار متشبین من بعد ان شاء اللہ
 تغسل و بعض الذاکرین ہموس قول
 ملشائے یحصر لنفس علی القلب
 نومسور الشہر ردت النفس فی قلب
 ان لا یتفسد الذاکر و یضبط نفس
 حتی یحضر ہم بعد و ن مالت بالفساد
 کم انصطت فقد ختموا ذالک
 و لیس المراد من حضرة النفس ما لہموا

عیانیہ کی رغبت سے اور کہانیہ۔ کہ
 کرامات مردوں کا حیض ہے۔ پھر جب
 منور ہو جاتا ہے۔ قلب النور و حرا نیت
 سے جو امانت ہے ملازمت ذکر میں
 لا الہ الا اللہ کے اور منعکس ہوتے ہیں۔
 النور مخلوقات پر سب طرف سے تو دیکھتا
 ہے۔ ذکر کہ وجود امانت جو یہ ہیں۔ ان کی
 حقیقت نہیں یہ سب مجاز یہ ممکنہ غیر
 واجبہ میں اور مشاہدہ کرتا ہے وجود
 حق کا جو واجب الہی ابدی ہے تو اس
 حال میں کہ لا الہ الا اللہ اور نیت کرے
 لا موجود الا اللہ یعنی وجود حقیقی ہمیشہ تکرار
 کرتے۔ لا الہ الا اللہ کی اسی معنی سے بیان
 تک کہ مشتمل ہو جائے۔ مطلق کائنات
 کی اسکی نظر شہود میں اور ظاہر ہو نور توحید
 کا اور یہاں پاؤں پھیلنے کی جائے ہے۔
 سوا انشاء اللہ بعد میں بیان ہوگی اور بعض
 ذاکرین یہ سمجھتے ہیں۔ مشارع کے اس قول
 سے کہ حضرة النفس کرے قلب ہر وقت ہے
 وصول حرارت نفس کے قلب کی طرف
 کہ ذاکر سانس نہ لے اور سانس کو ضبط
 کیے یہاں تک کہ بعض گنتے ہیں۔ کہ
 سانس گنتے ضبط ہوئے۔ سو یہ انکو وہم

والمبین وحصل له الكمال في ترك الذكر
فإنه راقب المذکور وما لا يحيط به
ولا نظره تعاملا دائما عن جميع
جوانب خروجه ورجوعه ولا يحيط خرافة
مخاطباته بنظره تعالى فان في الحكمة
والله سبحانه منزه عن الجهة
ولا يمكن له ان يتوجه الى جهة
ما ولكن اذا لاحظ نظرته تعالى الى
عن جميع جوانب يصغر وجوده و
كلما يصغر وجوده يبيغ ذالك
النظر وهو ليس الى اجزاء حتى لا
يبقى له مفردون الى ربك يومئذ
مستقر ثم قد رفعت الجسب و
تلاشت الجهات بلا حظه
قرب الصفات ولا يحد ج الى
التكلفات فعوالم الارواح منزله
عن الجهات فيذكر قربته تعالى
بالمعنى والصفة ثم يترقى الى ما
فوق ذالك ثم اذا تحرك الحواطر
يدعو هذه الدعاء اللهم اني
اعوز بك من تفرقة القلب
اللهم اجعلني فارغ القلب بمجموع
الهمم بحيث لا يحظر في قلبي

آتی ہے پھر حجب آگے کر لیتا ہے اور قریب
ملینہ ہوا بقدر ایک بیڑہ کے پاس آگے
اور اسکو ماندگی ہوئی اور اسکو اسکو
اور مراقبہ کر کے مذکور کا اندر داخل کر کے
پہلے اللہ تعالیٰ کی نظر اپنی طرف اپنے وجود
کے ذرہ ذرہ کی طرف اور اپنے تئیں اللہ
تعالیٰ کی نظر میں خاطر کئے ہوئے ہوا ہے
کیونکہ یہ جہت میں ہے اور اللہ تعالیٰ
جہت سے منور ہے اور ممکن نہیں متوجہ
ہو کسی طرف لیکن جب وہ ذرہ کر کے نظر
اللہ تعالیٰ کی اسکی طرف سب جہتیں
صغیر معلوم ہو گا۔ وجود اپنا اور جہت صغیر
معلوم ہوا اپنا وجود پیچھے ہو گیا اسکی
وہ نظر اور وہ بھاگے گا کہ اسکی وجود کی
طرف یہاں تک کہ اسکی واسطہ باقی
نہیں رہنے کا کوئی محاذ نہ بھاگنے کا وہ ان
الی ربک يومئذ المستقر پھر جہت بھاگنے
جہت اور ناؤ دونیت ہونے لگے جہتیں تو
ملاحظہ کریگا۔ قرب صفات کو در تکلفات کی کچھ
حاجت نہیں رہنے کی اور عالم روح منزہ ہیں
جہتوں سے تو ادراک کریگا قرب اللہ تعالیٰ کا
ساتھ معنی اور صفات کے پیر ترقی کریگا اس
کے فوق کی طرف پھر جب حرکت کرے گا خدا سے یہ

سواک تحفظہ منہم ثم یصی رکعتی
 الاشرار یقرء فی الادوی بعد الفاتحة
 اللہ نور السموات والارض الی
 بکل شیء علیم و فی الثانیة اذن
 اللہ ان ترفع الی بغیر حساب ثم
 بذکر مرآت ویدی عو ثم لیشتغل
 بقراءة القرآن بالتامل والاحتفاظ
 والترتیل والاحتفاظ کاف یقرء
 علی اللہ وکان اللہ یتکلم مع حاضر
 القلب داعیا مصفیاً متادباً مخشعاً
 ویقرء مقدر حزب او حزبین
 ولا یكون فی قید الاکتار بل فی
 قید الاحتفاظ والاعتبار ضرب قاری
 القرآن والقرآن یتعنه کانه لا
 یصحی الحروف ولا یراعی الوقوف
 ولا یتعظ بمواعظ ولا یتفکر فی
 امثاله و مر اجرة ثمار ذفرع
 من التلاوة یصی صلاة الضحی
 رکعتین او اربعاً یقرء فیہا بعد
 الفاتحة والضحی واطم لشرح و
 فی الاربع ایاها والسورتن قبلہما
 الشمس واللیل یقتصر علی هذا
 المقدر ثم اذا کان محتاجاً الی

دعا پڑھے اللہم فی اعوذ بک من تفرق
 القلب اللہم اجعل فی قاری القلب مجموع
 اللہم بحیث لا یخاطر فی قلبی سواک پھر
 پڑھے نماز اشراق دو رکعت پہلی بی اچھے کے
 بعد اللہ نور السموات والارض بکل شیء
 علیم تک دوسری میں اذن اللہ ان ترفع
 بغیر حساب تک پھر کئی دفعہ ذکر کرے اور دعا
 مانگے پھر مشغول ہو تلاوت قرآن شریف سے
 فکر کے ساتھ اور نصیحت ماننے کے ساتھ اور
 ترتیل کیساتھ اور حفاظت و ادب کیساتھ
 اس طور کہ گویا اللہ تعالیٰ کے آگے پڑھ رہا
 ہوں اللہ سن رہا ہے قلب کو حاضر کر کے دعا
 کرتا ہوا اور صفا حال اور ادب کرتا ہوا اور
 خشوع کرتا ہوا اور پڑھے مقدار ایک سپارہ
 یا دو سپارہ کے اور بہت سا پڑھنے کا خیال نہ
 کرے بلکہ نصیحت و عبرت کا خیال رکھے کیونکہ
 بہت قرآن پڑھنے والے لیے ہیں کہ وہ
 قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن انکو لعنت کرتا ہے
 اسلئے کہ وہ حروف صحیح نہیں کرتے اور نہ وقوف
 کی رعایت کرتے ہیں اور نہ عبرت پکڑتے ہیں اور نہ
 اسکی مثالوں میں اور نہ ترجموں میں فکر کرتے ہیں
 پھر جب تلاوت سے فارغ ہو نماز چاشت
 پڑھے دو یا چار رکعتیں انہیں الحمد کے بعد

تغلب یم یخمد من النبیۃ و تخلد من
 من شوائب النفس و یحکم الذکر من
 علوم التي تقدم ذکرها صا تم
 اذا كان محتاجا لیب وان كان ذکیة بلا
 استخراج من کتاب والستة من
 ان سخطات دینا قدر ما یحتاج ان یملا
 لفتنوں و کائنات وما یفتخر به و یختران
 و یتقرب به فی السلاسل ان یعوذ باللہ
 من الخذلان و الخسران ثم قال
 فاذا فرغ من سبأ کل بدنیست
 التي تقدمت و بدنیست مذی
 ذکر و رتبه و ادب کما ذکرنا ینام
 قیلوله عونا علی قیام لیل فی اذا
 استیقظ قام و توضاء و صلی
 رکعتین شکر اللہ تعالیٰ لیشغل
 بالذکر الی ان تزدل الشمس و انزلت
 یصلی أربع رکعات تطوع بسنن
 و حدیث فبیکان و حنیفا کذا
 صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و آله وسلم یقرأ فیہما بعد الفاتحة
 براتیسر در خراب او اکثر او اقل و
 بن لم یحفظ القرآن یقرأ فی کل
 رکعة ثلاث مرات آیتہ کبریٰ ثم یصلی

و انشیء اللہ شریک سے اور جو چاہے پڑھے تو
 اور دو مرتبہ جو ان سے پہلے میں و شکر اللہ علیہ
 پڑھے الحمد کے بعد اور اس قدر پڑھ کرے جو رک
 اس سے حاجت رکھتے ہیں غم پرست نہایت
 خالص کریں اور نفس کی آلودگیوں سے پاک ہوں
 اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں سے وہ غم پرست نہایت
 ہو چکے ہیں و جو پوز کی زبان کہ قرآن و حدیث
 سے امداد میں ہیں ان سے اللہ تعالیٰ قدرت کی حاجت تو
 اور فضول اور زائد نہ ہو کہ اپنے ہمہ روی پر غور
 کرے اور اس سے بادشاہ کا تقرب حاصل کرے
 فعوذ باللہ من الخذلان و الخسران پھر کہ ہے
 کہ جب فارغ ہو جائے سے منیت سے اور
 اس وقت سے جب کا ذکر پہلے ہو چکا ہو تو سو ہے
 قیلولہ کرے کہ رات کو جاتے میں مدد ہے پھر جب
 جاگے اٹھے تو وضو کرے اور دو رکعتیں شکر اللہ
 کی پڑھے اور ذکر سے غفلت ہو یہاں تک کہ قیلولہ
 کو زوال ہو پھر جب آفتاب زائل ہو چکا کہتیں
 نفل یک سلام سے پڑھے خواہ شامی زہب
 ہو خواہ حنفی ہو اس طور سے پڑھے ہیں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان میں پڑھے
 بعد فاتحہ کے جو قدر ہو سکے یک یا دو یا
 زیادہ یا کم اور جو قرآن حفظ نہ ہو تو پھر رکعتیں
 میں فاتحہ کے بعد تین دفعہ آیتہ کبریٰ پھر پڑھے

سنة الظهر رجا ثم يصلي الفرض
بالجماعة ثم يصلي السنة ركعتين سنة
لجميع الركعتين مخربين ثم اذا كان في علم
معيشتي او مطالعة او كتابة يشتغل
يا الى العصر ثم يصلي سنة العصر رجا
ركعات ثم يصلي الفرض مع الجماعة ثم
ليقرأ الحزب المعروف من اذكار ثم
يشتغل بذكر لا اله الا الله كما ذكرنا في
وقت الخراب وان فرغ الشمس بعد
غربت ليشغل بالتسبيح والاستغفار ثم
يصلي المغرب بالجماعة ويصلي ركعتي
السنة ثم يصلي ركعتين لبقاء الايمان
ليقرأ في كل منهما لحد الفاتحة آية الكرسي
مرة وقل هو الله احد والمعوذتين كل
واحدة مرة ثم اذا سلم يصلي على النبي
صلى الله عليه وآله وسلم عشر مرات
ثم يردد بذكر الله تعالى ثلث مرات
اللهم في ستودعك ديني فاحفظه علي في
حياتي وعند ذاتي واجد هاتي ليشته الله
تعالى على ايمان ديانته من نزع ولجذلان
كذا اذا ناسيها ناسيها من الله سره ثم اذا كان
طالب علم يشتغل فيما بين العشاءين
بالمطالعة او التكرار ولا يتكلم في

۱۴

الحاجب الملت
مكتوبون بزر
پاس ایست
دین کی پس
حفاظت کر
ای کی مری
ذکر می
وقت مجسم
مستفاد
بجرب
و بکس

۱۵

حاجب سنت ظہر کی پھر فرض جو سنت کیسا تھ
پھر دو رکعتیں سنت پڑھے پھر دو رکعتیں
نفل پڑھے پھر جو اسکو کاروبار معاش کا
ہو یا مطالعہ کتاب کا ہو یا کتابت کرنی ہو
اس سے مشغول ہو عصر کی نماز تک پھر چار
سنتیں عصر کی پڑھے پھر فرض پڑھے حاجت
سے پھر اپنا وظیفہ معمولی اذکار میں سے پڑھے
پھر شہل ہو ذکر لا اله الا الله سے جیسے ہم ذکر
کر چکے ہیں غروب آفتاب تک اور جو پہلے فارغ
ہو جائے تو مشغول ہو تسبیح و استغفار سے
پھر مغرب کی نماز پڑھے پھر دو سنتیں پڑھے
پھر دو رکعتیں بخاریاں کیوں کہ پڑھے انہیں
الحمد کے بعد آیتہ الکرسی ایک ایک دفعہ دونوں
میں اور قل هو الله احد اور معوذتین بھی ایک
ایک دفعہ دونوں رکعتوں میں پھر سلام پھر کر
دس بار درود شریف پھر تین بار یہ دعا کہے
اللهم انی استودعک دینی فاحفظہ علی
فی حیاتی وعند ذاتی ولجذلاتی تاکہ
ثابت رکھے اسکے تئیں اللہ تعالیٰ اور پر ایمان
کے اور امن میں رکھے جان کنی اور عذاب و
رسوائی سے ایسا ہی افادہ فرمایا ہے۔ ہمارے
پیر قدس سرہ نے پھر جبکہ طالب علم ہو تو مطالعہ
میں مشغول ہو مغرب غشاء تک یا تکرا علم میں

هذا الوقت ذن كلام فيه يكدر
 القلب ويذهب بضارة الوقت
 فلا يصنف الى اخر مليل وكذا فيما بعد
 لعشاء اخر بيتهم البتة الا اذا عرض
 عارض شرعي فذا انك لا يصير
 اذا كان مقتصر على قدر الحاجة
 وان لم يكن طالب العلم فالاولى
 له الاشتغال به في العلم الا ان
 على الموصف الذي نعم فان الذكر في
 هذا الوقت يصنف قلبه على طبعه من
 امور لطيفة في النهار فتهربا باصفاء
 للحضور في ما يعمل بالليل ثم يصلي سنة
 عشاء اربع ثم يصلي الفرض بالجماعة
 ثم يصلي اربعاً سنة وان شاء رعتين
 ثم اعاد الى منزله يصلي اربع ركعات
 بسلام واحد لقراء بعد الفاتحة في
 الاولى آية الكرسي في الثانية من الرسول
 الى اخر وفي الثالثة اول سورة الحديد
 في اقليم بذات الصدور في الرابعة اخر
 سورة حشر من لو نزلنا ثم ليستغل بالذكر
 ويراعي الوظيفة على ما شاهد غني
 بقراء سورة الفاتحة ثلاث مرات
 ثم ليستغل بالذكر مع الفقراء ان

اور کلام نہ کرے اسوقت میں کہ اسوقت
 میں بات کرنے سے قلب مکر ہوتا ہے اور
 تردد مانگی وقت کی جاتی رہتی ہے تو صاف
 نہیں ہوتا قلب آخر شب تک اسی طرح
 نماز غن کے بعد بھی نہ باتیں کرے مگر شرعی
 عارضی سے کیونکہ اس سے نقصان نہیں اگر
 بقدر حاجت ہو اور جو طالب العلم نہ ہو تو اسکو
 بھی اولاً یہ کہ لا الہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو
 اسی طور سے جو سیکھتا ہے کیونکہ اسوقت ذکر
 قلب کو صاف کرتا ہے۔ امور طبعیہ سے جو
 دن میں گزرے ہیں۔ تو آمادہ ہو جائے صفا
 کیے تھو واسطے حضور کے جو عمل شب کو کرے گا
 پھر چار سنتیں عشاء کی پڑھے پھر دعائے
 فرض پڑھے پھر چار سنتیں اور چارے دو سنتیں
 پھر جب اپنے مکان کو پھر کر آئے چار رکعت
 پڑھے ایک سلام سے الحمد کے بعد پہلی میں
 آیتہ الکرسی اور دوسری میں انزل الرسول آخر
 سورۃ تک اور تیسری میں اول سورہ حدید
 علیم بذات الصدور تک اور چوتھی میں آخر
 سورہ حشر کا تو انزلنا سے پھر ذکر سے مشغول
 ہو اور نایت رکھے وظیفہ کی جیسا مشاہدہ
 کیا ہے۔ یعنی سورہ فاتحہ تین بار پڑھے پھر ذکر
 سے مشغول ہو ساتھ فقراء کے جو ہوں نہیں تو

کانت و لا وحده ثم اذ وجد قلبه
مختر و من نفس بربقه المذکور ثم
اذا حركت نحو انظر من عوان المذکور
و ليش تغل بالصلوة على النبي صلى
الله عليه وآله وسلم مائة مرة ثم ليصلي
على جبريل وميكائيل واسرافيل وعزرائيل
وحملات العرش والملائكة امقرمين و
على جميع الانبياء والمرسلين ثلاث
مرات على ما راى في مجالس الفقهاء
ثم يستغفر الله سبعين مرة يلاحظ
في استغفار فترارة وغفلة اليومية
والسابقة ثم يدعو وليقرا شيئا من
القرآن بوالديه ثم لشيخة ولا تاذة
ثم لا عذابة واخوانه وروح ارواح
المؤمنين والمومنات تكبر ثم يصلي على النبي
صلى الله عليه وآله وسلم على ما يرى من الفقهاء
ثم ذكر ان طالب العلم وكان الغفل شيئا
ميشغل بما مطالعة الى غلبة النوم وان
كان ساكنا ليشغل بذكر الله لا الله
الى غلبة النوم فاذا غلبة النوم لا يدر
الان كان دينه في تيقن ان ينام بشيئة
العون على العبادة والابقاء الحق النفس
حاضر بقلبته فاضرا الى نظر الله تعالى

اكيلا ذكر كرسه بغير وقت سرقا قلب
پائے اور نفس ملوان ہوا۔ قلبہ مذکور کرے
پھر جب خطرے حرکت کہے تو وہی دعا پڑھے
جسکا ذکر یہ ہو چکا ہے اور ایک سو مرتبہ درود
شریف پڑھے تو علی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر
درود شریف پڑھے۔ جبرائیل و میکائیل و اسرافیل
و عزرائیل حاملین عرش اور ملائکہ امقرمین
اور تمام انبیاء مرسلین پر تین مرتبہ حبیباً دیکھا
ہے مجاسوں میں فقرہ کے پھر شتر دفعہ استغفار
پڑھے اور خیال کرے اپنی سستی اور غفلت
روز کی یا پہلے پھر دعا مانگے اور کچھ پڑھے
قرآن شریف میں سے والدین اور پیر و استاد
اور اپنے یاروں اور بھائیوں کے واسطے اور
سب مومنین اور مومنات کی روح کو بخشے
ثواب تکبیر اور درود شریف پڑھے جیسے
دیکھا ہے فقرہ سے پھر جو ہو طالب علم
نیند کے غلبہ تک مطالعہ کرے اور جو سالک
ہو تو ذکر لا الہ الا اللہ سے مشغول ہو نیند
کے غلبہ تک اور جب نیند غلبہ کرے نیند
تو اسکو دفع نہ کرے نہیں تو بتجد کو ضرر کرے گی
سو رہے نیت کر کے عبادت پر مدد کی اور
نفس کے حق ادا کرے مکی حاضر ہوا دل سے اور
اللہ تعالیٰ کے نظر کرے کہ دیکھتا ہو اور اس سے

وإذا فتحنا وسورة الزمر وسورة الحديد
 اولى سورة شاء ثم يصلي بخير بين بسورة
 الملائك والمزمل ثم يصلي بخير بين بسورة
 طه تماما او بعضا ثم يوتر بسبح اسم وقل يا
 ايها الكفرون وقل هو الله احد وجميع
 في دعاء القنوت بين قول الحنفية الشافعية
 ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وآله وسلم ثم
 يشتغل بالذكر على ما تعلم الى السجدة الاولى
 وهو السدس ابقي من اليل ثم ليستغفر الله
 لنفسه ولوالديه وجميع المؤمنين والمؤمنات
 والمسلمين والمسلمات والاحياء منهم
 والاموات فيكون موديا به سدا
 الاستغفار جميع حقوق المؤمنين و
 المؤمنات ثم اذا قرب الصبح يدعوا بدعوات
 يليق باصحاب المحبة وادباب الرهم
 العلية فان ذلك الوقت وقت خاص
 يستجاب فيه الدعوات فيدعوا بما يلهم
 الله تعالى بمقتضى مقامه ويحترز
 طالب الحق في الادعية عن الطلبات
 الدنية بنيت عبد والدعاء لا مثقال مره
 اذ قال ادعوني استجب لكم ولتكن اظهرا
 الذلة والافتقار اذ قال بمقتضى
 كرمه وجوده على لسان نبيه

اور انا فتحنا اور سورة الزمر يا سور
 يا جون سی سورة چاہتے پھر اور دو
 رکعتیں پڑھے سورہ ملک اور سورہ
 مزمل پھر دو اور رکعت میں سورہ طہ
 تمام یا کسی قدر پھر وتر پڑھے سبح اسم
 اور قل یا ایہا الکفرون وقل هو اللہ در جمع کئے
 دعا قنوت میں حنفیہ و شافعیہ کا قول پھر درود
 شریف پڑھے پھر ذکر مشغول ہو جو جانتا ہے اور جو
 تک اور وہ پڑھتا ہے شب کا باقی ہر صغرت
 چاہتے اللہ سے اپنے لئے اور اپنے والدین
 اور جمیع مومنین و مومنات کے درمیں و مسلمات
 زندہ اور اموات کی واسطے تو ادا ہو جاتے ہیں
 اس استغفار سے جمیع حقوق مومنین و مومنات
 کے پھر جب صبح قریب ہو تو دعائے ایسی جو
 لائق ہو اصحاب محبت اور عالی ہمتوں کے
 کیونکہ یہ وقت وقت خاص دعا کے قبول
 کا ہوتا ہے تو دعا کرے وہ جو اللہ کی طرف
 سے الہام ہو موافق اپنے مقام کے اور طالب
 حق کو چاہیئے دعا میں بچے ایسی دعاؤں سے
 جو کمینہ میں بہت اور دعا لے سکے فرماں بجا لے
 کے واسطے کہ اُس نے فرمایا ہے ادعونی
 استجب لکم اور واسطے تمکن اور اپنی ذلت و
 محتاجی ظاہر کر نیو کیونکہ اُس نے اپنے کرم

صمد اللہ علیہ وآلہ وسلم من لم یسأل
 نذر من فضل غضب علیہ و
 لا شکر من و لطف کانت وجودہ و
 غذاء واف و جودا و لم ذل شیئاً
 و اسبغ علیہ نعمہ ظاہر و باطنہ
 من غیر استحقاق و کما سبقہ
 خدمت و طاعت فصول الان یمن
 علینا و فی الاشیء یمین غینا اللہ
 تعالیٰ بفضلہ و کرمہ و مکن
 مقتضی حکمت ان یتعبد بالطاعات
 و عبادات و اذکار و ارعیتہ و استغفار
 لیزید فی الفضلہ من فضله و من فہم
 علیہ اسرار صفات الازلیۃ الابدیۃ عشر
 ان الامور الاتی وقعت و تقع و فی جمیع
 انک ثبات و کلا و امر و اسوہ فی الاتی
 صمد رت فی انتعبدات ہی مقتضیات
 صفات الثابتہ لذات ازلا و ابد
 فلا یطلب الخیر و البرحان و اظہر
 التسلیم و الاذعان یصل لشار اللہ
 تعالیٰ الی مراتب کمال الایمان و الاحسان
 و لعل ذن ثم اذا طلع الصبح الصادق
 یفعل و یقول و یقدم و یرکع و یحمد و ینذر
 علی التوفیق۔

و بخشش کی راہ سے کہانت اپنے نبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک
 پر جو اللہ سے نہ سوال کرے اس
 شخص سے نذر غصہ ہوتا ہے اور نہیں
 تو اس کا لطف و کرم کافی ہے اور اس کی
 بخشش و غنا وافی ہو ہم کو دست کر دیا
 حالانکہ ہم کچھ بھی نہ تھے اور ہم پر بڑی
 نعمتیں ظاہر و باطن کی فراخ کیں ہمارا
 کچھ استحقاق نہ تھا نہ کوئی سبقہ خدمت
 و عبادت کا اب بھی اس کا ہم پر احسان ہے
 اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ بفضلہ و کرمہ
 لیکن اس کی حکمت کا مقتضیات ہے کہ اس کی
 طاعات و عبادات کریں اور ذکر اور دعائیں
 اور استغفار تاکہ ہم کو زیادہ کرے اپنے
 فضل سے اور جس پر ظاہر ہوئے اسرار
 اس کی صفات ازلیہ ابدیہ کے وہ پہچانتے ہیں
 کہ جو امور واقع ہوئے اور ہوتے ہیں اور جو کچھ
 تمام کائنات میں در جو جو امر اور نہی صادر
 ہوئے عبادت میں وہ مقتضیات ہے۔ آئی سفا
 کا جو اس کی ذات کی واسطے ہیں۔ ازلا و ابد
 تو وہ حجت اور برہان نہیں طلب کرتے تسلیم
 و یقین ظاہر کرتا ہے۔ انشاء اللہ مراتب الی
 ایمان و احسان و عرفان کو پہنچے گا۔ پھر جب صبح

انا طریقہ کبرویہ شریک او بسیار است شهر
 انما امروز در ترکستان و کشمیر غیره آن شعبه
 میر سید علی ہمدانی است و نادرترین آنها
 خرقہ کبرویہ است از جهت خواجہ نقشبند
 ابی عبد اللہ الفقیہ الحنفی قذافی من الشیخ
 ابی طاهر دھولیسرہا من ابی بلباس
 من الشیخ محمد نقشبندی بلباسہ لھا
 من الشیخ محمد اشناوی بلباسہ لھا
 من ابی من یلحد بلباسہ لھا
 من الشیخ عبد الوہاب الشعرادی
 بلباسہ لھا من الشیخ الاسلام
 ذہب الدین ذکریا بلباسہ لھا
 من الشمس محمد بن عمر الواسطی
 و محمد بن ابی العباس محمد الذہبی و
 محمد بن شہاب المثنوی و محمد بن عبد الرحمن
 شریقی و محمد بن محمد البردباری
 و محمد بن رضی بن علی بن سعید
 الخزازی و محمد بن بلاک و محمد بن
 محمد بن دی و محمد بن الشیخ نجم الدین اکبری
 درین سلسلہ شیعہ در بلادین بلباسہ شیعہ
 اکبر مکرری عن عثمان بن عثمان و عثمان بن عثمان
 سید غفر بن جعفر النضرانی
 از بل مدینہ مشرفہ من الشیخ

صادق ہوا کرے تو وہی کرے۔ در کبرویہ
 ذکر ہو چاہئے۔ انہوں نے ترقیت و ترقی
 کبرویہ کے شعبہ بہت میں انہوں نے مشہور
 ترکستان و کشمیر وغیرہ میں امیر سید علی ہمدانی
 کا شعبہ ہے۔ اور بہت نادر انہوں نے خرقہ کبرویہ
 ہے۔ خواجہ نقشبند کی بہت سے اس فکر
 نے یہ خرقہ پہنائے۔ شیخ ابو عثمان ہر کے ہاتھ
 سے اور انہوں نے اپنے باپ سے انہوں
 نے شیخ احمد قناتلی سے انہوں نے شیخ
 محمد شادی سے انہوں نے اپنے والد کے
 ہاتھ سے انہوں نے اپنے والد کے ہاتھ سے
 مشہور انہوں نے اپنے والد کے ہاتھ سے
 ذکر کیا ہے انہوں نے محمد بن عمر شادی
 سے انہوں نے ابو جہاں محمد ازہر سے
 انہوں نے شہاب و شمس سے انہوں نے عبد الرحمن
 شرقی سے انہوں نے محمد وودباری انہوں
 نے رضی مدین خلی بن سعید غفرانی سے ہو
 لانا مشہور ہیں۔ انہوں نے محمد بغدادی سے
 انہوں نے شیخ نجم الدین اکبری سے اور نیز
 شیخ ابو صاہر نے پہنا اپنے والد شیخ ابی سعید
 کردی سے انہوں نے عثمانی سے انہوں نے
 شادی سے انہوں نے سید غفر بن جعفر
 ہمدانی تریل مدینہ مشرفہ سے انہوں نے

تاج الدین عبد الرحمن بن مسعود
 نکاذرونی عن الحافظ نور الدین
 احمد الطائری قال بسقطات تبرکاً من
 المحقق الشریف السید علی الحرجانی
 وهو من خواجہ علاؤ الدین العطار
 سمرقندی وهو من خواجہ بہاؤ الدین
 محمد المشہور بنقشبند وهو من الشیخ
 سلطان الدین وهو من الشیخ احمد
 مولانا وهو من الشیخ بابا کمال الجیدی
 وهو من الشیخ المقتدی نجم الدین الکبری
 والیضاً اخذ عن الفقیر الطریقتی ولس
 الخرقۃ عن سید الشیخ عبد الرحیم
 عن السید عبد اللہ عن الشیخ آدم
 البندری عن الشیخ احمد السمرقندی عن
 الشیخ یعقوب الصرغی الکشمیری عن
 الشیخ حسین الخوارزمی عن الشیخ
 حاجی محمد بن صدیق الجوشانی عن
 الشیخ شاہ علی بید اوازی عن الشیخ
 رشید الدین محمد بید اوازی عن السید
 عبد اللہ برزیش آبادی عن الشیخ
 اسماعیل المختلانی عن الامیر سید علی
 محمدانی ثم الامیر السید علی محمدانی
 اخذ الطریقتی عن الشیخ شریف الدین

شیخ تاج الدین عبد الرحمن بن مسعود زرونی
 سے انہوں نے حافظ نور الدین احمد طائری
 سے کہا پہنا میں نے تبرکاً شریف سید
 علی حرجانی سے انہوں نے خواجہ علاؤ الدین
 عطار سمرقندی سے انہوں نے خواجہ
 بہاؤ الدین محمد مشہور نقشبندی انہوں نے
 شیخ سلطان الدین سے انہوں نے
 شیخ احمد مولانا سے انہوں نے شیخ
 بابا کمال جیدی سے انہوں نے شیخ
 مقتدی نجم الدین کبری سے اور نیز اس فقیر
 نے یہ طریق حاصل کیا اور خرقہ پہنا اپنے
 والد شیخ عبد الرحیم سے انہوں نے سید
 عبد اللہ سے انہوں نے شیخ آدم بندری
 سے انہوں نے شیخ احمد سمرقندی سے
 انہوں نے شیخ یعقوب صرغی کشمیری
 سے انہوں نے شیخ حسین خوارزمی سے
 انہوں نے شیخ حاجی محمد صدیق جوشانی
 سے انہوں نے شاہ علی بید اوازی سے
 انہوں نے شیخ رشید الدین محمد بید اوازی
 انہوں نے سید عبد اللہ برزیش آبادی سے
 انہوں نے شیخ اسماعیل مختلانی سے انہوں
 نے امیر سید علی محمدانی سے پھر امیر سید علی
 محمدانی نے حاصل کیا طریقتی شریف الدین

[illegible]

محمود بن حمید سندھ و دیوبند کے مشہور شیخ ہیں
 یعنی دکن کی سمت تھے۔ اور ان دونوں نے
 شیخ عبد اللہ بن ولید رحمہ اللہ بن عبد سمعان
 سے انہوں نے شیخ نور الدین حمید ارحمان
 کسرفنی سفر فرماتے، انہوں نے شیخ ابوالدین
 احمد جوزجانی سے اپنا نسب شیخ ابوالدین
 محمد اسماعیل سے انہوں نے شیخ محمد بن علی
 پھر شیخ مقتدا بن محمد بن علی بن ابوالعباس
 احمد بن عمر بن محمد خوارزمی خجوتی معروف
 کبری مشہور شیخ ولی بن محمد بن علی بن
 سے ہے ایک تو انور نے صحبت پائی
 اور خرقہ پہنا اور دوسرے کی طرف شیخ
 غلام بن یاسر سے انہوں نے شیخ ابو حنیفہ
 عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن
 نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے شیخ محمد بن
 محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن عویہ سے
 انہوں نے احمد بن یسار سے انہوں نے محمد بن
 سے انہوں نے ابو القاسم حمید بن سادہ سندھ
 مذکور کے اور دوسری جہت یہ کہ انور نے صحبت
 پائی اور اصل خرقہ پہنا اور طریقہ حاصل کیا شیخ سیف
 قسری کے انہوں نے بن ابی اکیس سے انہوں نے
 شیخ دؤد بن محمد بن خادم انصاری سے اور انہوں
 شیخ ابوالعباس بن ابی اکیس سے اور انہوں

وہو من شیخ ابی القاسم بن رمضان سے اور انہوں
 ہو من شیخ ابی یعقوب النمر جو ری و
 ہو من شیخ بن یعقوب سوسی و ہو من
 شیخ عبد الوہید بن زید و ہو من شیخ
 کبیل بن زید و ہو من سیدنا علی رضی
 اللہ عنہ و قدس الذرا اسرارہم و رحمنا
 ہم اہلین طاووس بند ابی طاووس تاجی
 المشہور کسری فی بفتح کاف و کسر سین
 حملة و فاء و نون معرب جو ریاں بضم
 جیم و سکون و او و رای تہلہ و یائے
 عجیبہ ابو جناب بفتح جیم و نشد یں
 نون و بی موحدة و خیر و قی بکسر خای
 معرب و سکون یائی تحتیہ و فتح و او
 و کسر قاف و قری بفتح قاف و سکون
 صاد و ہاء و سر رای عن ابی شیبہ بن عبد اللہ
 کبری خرق اصل از دست شیخ اسماعیل
 قصری پر نشدہ است صا در خرق اصل
 آلت کہ نہ از جهت تبارک بودہ باشد
 محسن بن زبیل بسکون لام و کسر کاف
 و سکون بار و ثناء تحتیہ کاتب حروف
 گوید و بفتح کبیل بجائے لام یافتہ می
 شود و نہر جو ری بفتح نون و سکون و او و فتح
 راہ مہملہ و ضم جیم و سکون و او و کسر راہ مہملہ

نے شیخ ابوالقاسم بن رمضان سے اور انہوں
 نے شیخ ابوالیعقوب النمر جو ری سے اور انہوں
 نے شیخ ابوالیعقوب سوسی سے اور انہوں نے
 شیخ عبد الوہید بن زید سے اور انہوں نے
 شیخ کبیل بن زید سے اور انہوں نے سیدنا
 علی سے رضی اللہ عنہ و قدس الذرا اسرارہم
 و رحمنا ہم اہلین طاووس نسبت طاووس
 تابعی مشہور ہیں کسری بفتح کاف و کسر سین
 مہملہ و فاء و نون ہے جو ریاں بضم جیم و
 سکون و او و رای مہملہ و یائے عجیبہ ہے
 ابوالجناب بفتح جیم و تشدید نون و یائے
 موحدة ہے یہ بخیر و قی بکسر خای معرب و سکون
 یائے تہلہ و فتح و کسر قاف ہے قصری
 بفتح قاف و سکون صا در مہملہ و کسر رائے
 مہملہ ہے شیخ ابی شیبہ بن عبد اللہ کبری نے خرقہ
 اصل شیخ اسماعیل قصری کے ہاتھ سے
 پہنچا ہے اور خرقہ اصل سے مراد یہ ہے
 کہ تبرک کی جہت سے نہ ہو محمد بن مالک
 یہ سکون لام و کسر کاف و سکون یائے
 مثناة تحتیہ و لام ہے کاتب حروف
 کہتا ہے یعنی سنخاں میں یا کبیل یعنی نون
 بجائے لام و ن کے لکھا ہوا ہے نہر جو ری
 بفتح نون و سکون و او و فتح راہ مہملہ و ضم جیم

دیارِ تختہ موسیٰ بواو میاں دوسین مہلہ
 اول مضموم و ثانی مکسور منسوب لبوس
 شہرے است بمغرب یا شہرے لبوس
 نام کہ در سے قبر انبیال پیغمبر است
 شیخ مجد الدین بغدادی در کتاب تحفۃ البرہ
 آورده است کہ نسبت خرقہ متصل رست
 بہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحديث درست
 متصل مستفیض و فرمودہ است کہ مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرقہ پوشانیدہ اولاد من
 علی اکرم اللہ وجہہ و تمام ای سلسلہ را ذکر
 کردہ است قلت والمحققون من اصحاب
 الحديث ينكرون هذا الاتصال من ابی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومع ذلک فلم
 یذالوینسوفہ ابی القاسم الجنید بغدادی
 ومن فی طبقۃ والدہ علم انبائی السید
 الوالد اجازۃ قال انبائی الشیخ عظمۃ اللہ
 الاکبر اجازۃ عن بیہ عن جدہ عن
 الشیخ عبد العزیز بن موسیٰ نہ قال
 منقول است از مولانا نور الحق ولدین جعفر
 نور اللہ مرقدہ کہ کیفیت اورا دو
 اوقات سلسلہ کامل المحقق الصمدانی
 علی الثانی امیر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ
 العزیز آنت کہ چوں سپیدی صبح صادق

دسکون داؤد کسر رائے مہلہ دیائے تختہ
 ہے موسیٰ بواو میاں دوسین مہلہ اول
 مضموم و ثانی مکسور نسبت ہے لبوس سے
 کہ ایک شہر ہے بمغرب میں یا وہ شہر لبوس نام
 کہ جس میں قبر ہے دانیال پیغمبر کی شیخ مجد الدین
 بغدادی نے کتاب تحفۃ البرہ میں لکھا ہے کہ خرقہ
 کی نسبت متصل ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 تک حدیث درست متصل مستفیض سے اور
 فرمایا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرقہ
 پہنایا امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کو اور تمام
 اس سلسلہ کا ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں اور محققین
 اہل حدیث نے انکار کیا ہے اس اتصال کا نبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور باوجود اسکے ہمیشہ
 نسبت اس سے کرتے ہیں ابوالقاسم جنید بغدادی
 تک اور جو اسکے طبقہ میں ہیں واللہ اعلم بخبر وی
 مجہد کو حضرت والدہ نے اجازت کی کہ خبر دی مجہد
 کو شیخ عظمۃ اللہ اکبر آبادی نے اجازت کی
 اپنے والد اُسکے واسطے شیخ عبد العزیز دہلوی
 سے کہ انہوں نے فرمایا کہ منقول ہے حضرت
 مولانا نور الحق والدین جعفر نور اللہ مرقدہ
 کہ کیفیت اورا دو اوقات کے سلسلہ کامل
 محقق صمدانی علی الثانی امیر سید علی ہمدانی قدس
 اللہ سرہ العزیز کی یہ ہے کہ جب صبح صادق

گناہ مانند دایں از وصایا کے مشایخ است۔
 ہر کہ مداومت نماید برکت و صفائی آں را
 مشاہدہ خواهد کرد۔ چوں صد بار بخواند اینما
 ای دعا را کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما از حضرت رسالت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم روایت می کند کہ میان سنت
 و فریضہ بامداد بخواند اللهم انی اشک
 رحمة تا آخر بخواند بعد از فریضہ
 نماز بامداد بگذارد چوں سلام و بعد
 باوراد فتحیہ بخواند مشغول شود کہ از
 تبرکات انعام سبب ہزار و چہار صد و بی
 کامل جمع شدہ است و فتح ہر یک ازان
 در کلمہ بودہ است ہر کہ از سر حضور
 ملازمت نماید برکت و صفائی آں مشاہدہ
 خواهد نمود و از ولایت ہزار و چہار صد
 ولی نصیب یابد و اللہ ولی التوفیق،
 اکنون اگر فضائل و خواص ایں اوراد گفتہ
 شد بطویل انجامد چہا کہ آن حضرت در
 مدت عمر خود معمورہ عالم را سہ نوبت
 سیر کردہ اند و ہزار چہار صد و بی کامل را
 یافتہ اند و چہار صد را از ایشان در یک
 مجلس منصفان محمد خدائے بندہ دیدہ اند
 و از ہر ولی در وقت دعا دعا و دعا و دعا

تسبیح پڑھے اسکا کوئی گناہ نہ ہے۔ اور یہ
 مشایخ کے وصایا میں سے ہے کہ جو کوئی اسے
 سو دفعہ ہمیشہ پڑھتا رہے۔ اس کی برکت اور
 صفائی مشاہدہ کرے گا۔ اینما اس دعا کو جو
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سنت
 رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
 کی ہے۔ کہ صبح کی سنتوں اور فرضوں کے
 درمیان پڑھے۔ اللهم انی اشک رحمة
 آخر تک پڑھ کر پھر فرض صبح کے پڑھے جب
 سلام پھیرے۔ اور ادفتحیہ پڑھنے میں مشغول
 ہو۔ کہ یک ہزار چار سو و بی کامل کے متبرک کلام
 سے جمع ہوا ہے۔ اور فتح ہر ایک کی ان میں
 سے یک کلمہ میں ہوئی ہے۔ جو حضوری کیساتھ
 اپنے پر لازم کرے۔ اسکی برکت اور صفائی
 مشاہدہ کرے گا۔ در ایک ہزار چار سو و بی کامل
 سے چھ پائے گا۔ واللہ ولی التوفیق۔ اب اگر
 فضائل اور خواص اس اوراد کے بیان کے
 جائیں تو بہت طویل ہو جائے۔ اصول سے
 کہ آن حضرت نے اپنی ساری عمر میں معمورہ
 عالم کی تین مرتبہ سیر کی ہے۔ اور چودہ سوا
 و بی کامل سے ملے ہیں۔ اور ان میں سے چار
 سو کو ایک مجلس میں سلطان محمد خدائے بندے
 نے دیکھا ہے۔ در ہر ولی سے رخصت کے

التماس نموده اند و آن رقعہ را بر جامہ
خود مرقع کرده اند و آن ادعیہ و ازکار
را کہ بے اختیار بر زبان ایشان
جاری می شد جمع ساخته اند این
وراد شدہ است منقول است از ہاں
حضرت کہ چون دوازدم بار بہ زیارت
کعبہ رفتیم مسجد اقصیٰ رسیدیم حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را وقعہ
دیدم کہ بجانب این درویش سے آیند
بر خاکسترم پیش رفتہ سلام بگفتیم
از آستین مبارک خود جزوی
بیرون آوردند و این درویش را فرمود کہ
خذ هذا الفتحیۃ یعنی بگمراہی فتحیہ را چون
ز دست مبارک حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم گرفتیم و نظر کردیم ہمیں اوراد
بودند بدین شارت و را در الفتحیہ نام کرہ
شد و اللہ اعادی الی صراط مستقیم
فذكر لا در در الفتحیۃ بتہ محاد و سجدت
بخط سیدی الوالد قدس سرہ ختم میر
سید علی ہمدانی اول نیم شب بخیزد و وضو
تازہ کند و دو رکعت نفل ادا نماید و در
ہر رکعت بعد فاتحہ یا نزدہ بار سورہ انشا
بعد از سلام ہزار بار بخواند بسم اللہ الرحمن الرحیم

وقت دعا اور رقعہ کی التماس کی ہے اور ان
رقعوں کو اپنے جامہ پر مرقع کیا ہے اور ان
دعاؤں کو اور ذکر و کتبے اختیار کی زبان پر
جاری ہوتے تھے جمع کیلبت یہ اوراد ہو گیا ہے
منقول ہے۔ انھیں حضرت سند کہ نسب بارہویں
دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا پھر اقصیٰ
میں پہنچا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کی طرف
تشریف لائے ہیں میں ٹھا اور آگے گیا اور
سلام کیا آپ نے اپنی آستین مبارک سے ایک
جزو نکالا اور اس درویش سے فرمایا کہ خذ
هذا الفتحیۃ یعنی اس فتحیہ کو لے جب میں
نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے دست مبارک سے درویش کی تہمتی اوراد
لیے۔ اس اشارہ سے ان کا نام فتحیہ
رکھا گیا۔ واللہ اعادی الی صراط مستقیم۔
پس ذکر اوراد فتحیہ کا تمام ہوا۔ اور حضرت
والد قدس سرہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا۔

طریق ختم میر سید علی ہمدانی اول ادھی رات
کو اپنے اور وضو تازہ کیے اور دو رکعت
نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد
پندرہ دفعہ سورہ اخلاص بعد سلام کے ہزار
دفعہ کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اسکے بعد ہزار

عن یان عن والدہ الشیخ جماعۃ الصویل
 النادی عن شریف ابی محمد الناجوری
 من القطب ابی محمد صالح عن قطب
 طریقۃ شیخ ابی سنان بن المغیر بن الرضا
 اخذہ عن ابی فقیہ طریقۃ را از شیخ ابی طاهر
 عن الشیخ احمد بن علی مکی عن السید محمد
 بن علی با علوی قلمیذ السید عبد اللہ بن
 علوی الحداد زہج اہل بیت عن السید عبد اللہ
 بن علوی الحداد و اولادہ فی طریقۃ
 ابی السید محمد بن علوی نزیذ مکتہ عن
 السید عبد اللہ بن علی صاحب الزمط
 عن الشیخ بن عبد اللہ العیدروس
 المتبوری احمد ابی عن و اولادہ السید
 عبد اللہ بن الشیخ عن عمہ السید ابی
 بکر العیدروس صاحب عدن عن
 ابی القطب السید عفیف الدین
 عبد اللہ العیدروس واللبیر الذی
 ینسب الی الشعب العیدروس
 عن عمہ السید عمر المحضار عن
 و اولادہ السید عبد الرحمن بن
 غفار شفاف عن ابی محمد بن علی
 دوحی الدوید عن ابی علی بن علوی
 عن ابی علوی بن محمد عن ابی محمد بن

نے ابو عبد اللہ عریاں سے انہوں نے اپنے والد
 شیخ جماعت طویل نادی سے انہوں نے شریف
 ابو محمد ناجوری سے انہوں نے قطب ابو
 محمد صالح سے انہوں نے قطب طریقۃ شیخ
 ابو محمد بن منیر بنی سے اور نیز طاهر سے یہ
 طریقہ اس فقیہ نے شیخ ابو طاهر سے انہوں نے
 شیخ احمد بن علی مکی سے انہوں نے سید عبد الرحمن
 بن علی با علوی شاگرد سید عبد اللہ بن علوی
 حداد اپنے داماد سے انہوں نے سید عبد اللہ
 بن علوی حداد سے اور انکی نسبت سے سید
 میں سے سید محمد بن علوی نے بلکہ کہ شرف
 انہوں نے سید عبد اللہ بن علی صاحب الزمط
 سے انہوں نے شیخ بن عبد اللہ العیدروس سے
 جسکی قبر احمد آباد میں ہے۔ انہوں نے اپنے والد
 سید عبد اللہ بن شیخ سے انہوں نے اپنے چچا سید
 ابو بکر عیدروس صاحب عدن سے انہوں نے
 اپنے والد قطب سید عفیف الدین عبد اللہ
 عیدروس سے اور وہ بزرگ جن کی طرف
 نسبت کیا جاتا ہے۔ شعبہ عیدروس انہوں
 نے اپنے چچا سید عمر محضار سے انہوں نے
 اپنے والد سید عبد الرحمن بن شفاف سے
 انہوں نے اپنے والد محمد بن علی مکی سے
 انہوں نے اپنے والد علی بن علوی سے انہوں نے

علی و محمد بن الی سادہ علوی عن
 الشیخ ابی مدین المغربی بواسطۃ
 رجالین الشیخ عبد اللہ الصالح
 المغربی والشیخ عبد الرحمن المقتد
 المغربی وکان الشیخ ابو مدین ارسل
 الشیخ عبد الرحمن یلبس الفقیہ المقتد
 محمد بن علی فمرق بکمة فارسل الشیخ
 عبد اللہ الی حضر موت فالبس
 الخرقۃ ثم الشیخ المقتدی ابو مدین
 شعیب بن حسن المغربی اخذ
 الطریقۃ ولبس الخرقۃ عن شیخ
 ابی یعز اس عن الشیخ علی بن حوزیم
 عن النقیہ الحافظ القاضی ابی بکر محمد
 بن عبد اللہ بن محمد المعاصر سے
 المعروف بابی بکر بن الحر بن الاندلسی
 الاشبیلی عن الامام حجتہ الاسلام
 ابی حامد محمد الغزالی عن امام الحرمین
 عبد الملک عن والده الشیخ ابی محمد عبد اللہ
 بن یوسف الجونی عن الشیخ العالم العارف
 یطالب امکی محمد بن علی بن عطیہ
 الحارثی عن ابی بکر دلف بن محمد الشبلی
 عن السید الطائفہ ابی القاسم حبیب البغدادی
 و محمد بن علی الفقیہ المقتد طریقۃ اخروی ہی

اپنے والد علوی بن محمد سے انہوں نے اپنے والد
 محمد بن علی سے کہ وہ جد میں آل سادہ با علوی کے
 انہوں نے شیخ ابو مدین مغربی سے بواسطہ دو
 شخصوں کے ایک شخص عبد اللہ صالح مغربی اور
 ایک شخص عبد الرحمن مقتدی مغربی اور شیخ
 ابو مدین نے بھیجا تھا شیخ عبد الرحمن کو کہ خرقہ
 پہنائے فقیہ مقتد محمد بن علی کو سودہ بیمار ہو گئے
 مکہ میں تو بھیجا شیخ عبد اللہ نے حضر موت کی طرف
 تو انکو خرقہ پہنایا پھر شیخ مقتدی ابو مدین شعیب
 بن حسن مغربی نے طریقہ اخذ کیا اور خرقہ پہنائے
 شیخ ابو یعز سے انہوں نے شیخ علی بن علی حوزیم
 سے انہوں نے فقیہ حافظ قاضی ابو بکر محمد بن
 عبد اللہ بن محمد معاصر سے عرف ابو بکر بن عربی
 اندلسی شیبلی سے انہوں نے امام حجتہ الاسلام
 ابو حامد محمد غزالی سے انہوں نے امام الحرمین
 عبد الملک سے انہوں نے اپنے والد شیخ
 امیر محمد عبد اللہ بن یوسف جوینی سے انہوں
 نے شیخ عالم عارف ابو طالب امکی محمد بن علی بن
 عطیہ حارثی سے انہوں نے ابو بکر دلف بن حجر
 شبلی سے انہوں نے سید طاائفہ ابو القاسم حبیب
 البغدادی سے اور محمد بن علی فقیہ مقتد کو دوسری
 جہت سے طریقہ کی کہ وہ آبائی و اجدادی ہے
 اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے طریقہ اخذ کیا اپنے

طریقتہ الالباء والجد وروحی انہ لخذ
عن ابیہ علی وهو لخذ عن والدہ
محمد صاحب مباط عن ابیہ علی خال
قسم عن ابیہ عنوی عن ابیہ محمد عن ابیہ
علوی عن ابیہ عبد اللہ عن والدہ المرزوق
فی اللہ احمد عن ابیہ عیسیٰ عن ابیہ محمد
عن ابیہ علی الحر لینی عن ابیہ الامام
جعفر الصادق وکن لک لابی مدین
طریقہ آخری ترجع الی النوری و
حی ان الشیخ ابامدین لخذ الطریقہ
عن الشیخ ابی لیثرا بنزور وهو عن
الشیخ ابی شعیب الیوب الساریہ بن
سعید الضہاجی وهو عن الشیخ
عبد الجلیل وهو عن الشیخ ابی الفضل
الجوهری وهو عن والدہ ابی عبد اللہ
الحسین الجوهری وهو عن الشیخ ابی
الحسین النوری المعروف بابن
البغوی رفیق الجنید وهو عن
السرمیة والیضا لبس الشیخ ابومدین
عن الامام ابی بکر الطرطوسی عن الشاشی
عن الشبل عن الجنید وکن لک الامام
حجتہ الاسلام طریقہ آخری من جرمتہ
ابی علی الفارمدی وکن لک لابی طالب الملکی

اپنے والد علی سے اور انہوں نے اپنے
والد محمد صاحب مباط سے انہوں نے
اپنے والد خال ح قسم سے انہوں نے اپنے
والد علوی سے انہوں نے اپنے والد عبد اللہ
سے انہوں نے اپنے والد مہاجر فی اللہ احمد
سے انہوں نے اپنے والد عیسیٰ سے انہوں نے
اپنے والد محمد سے انہوں نے اپنے والد علی
علینی سے انہوں نے اپنے والد امام جعفر
صادق سے اور اسی طرح ابومدین کا طریقہ
دوسرا ہے کہ رجوع ہوتا ہے نورانی طرقت
اور وہ یہ ہے کہ شیخ ابومدین نے اخذ طریقہ
کیا شیخ ابولعیز بنزور سے اور انہوں نے شیخ
ابوشعیب الیوب ساریہ بن سعید ضہاجی
سے انہوں نے شیخ عبد الجلیل سے انہوں
نے شیخ ابو الفضل جوہری سے انہوں نے اپنے
والد ابو عبد اللہ حسین جوہری سے انہوں نے
شیخ ابو حسین نوری عرف البغوی رفیق جنید
سے انہوں نے سمری سے اور نیز خرقہ پہنا
ابومدین نے امام ابو بکر طرطوسی سے انہوں
نے شاشی سے انہوں نے شبل سے انہوں
نے جنید سے اور اسی طرح امام حجتہ الاسلام کا
دوسرا طریقہ ہے جہت ابو علی فارمدی سے اور
اسی طرح ابوطالب ملکی کا طریقہ دوسرا ہے

طریقۃ اختری عما عینہا اخذت صاحب
الفتح قوت القلوب وھو ابو یوسف الطبرانی عن
ابی الحسن محمد بن ابی عبد اللہ محمد بن
سالم البصری عن سہل بن عبد اللہ
التستری والشیخ ابوطالب الکی
صاحب کتاب قوت القلوب قالوا لم
تصنیف فی الاسلام مثله فی دقایق
الطریقۃ قلت ہذا کتاب ہواصل
المشغوف وکلام اصنف فی السلوک
وہو قوت القلوب مثل
الصحیحۃ فی تہذیب البین والحوار
مستدرک کتاب قوت القلوب الی
اخذتہ اجازت عن الشیخ ابوطاہر
عن ابی یوسف محمد بن الشیخ محمد
بن العلاء البابی عن احمد بن عیسیٰ بن
جمیل عن سہیل بن علی بن ابی بکر القرظی
عن ابی یوسف جلال الدین سیوطی عن
الشہاب احمد بن الحجازی عن ابی سحاق
برحمان التنوخی عن ابی العباس محمد
بن ابی طالب الحجازی عن عبد العزیز
بن دلف عن ابی الفتح محمد بن یحییٰ البرقی
عن ابی علی محمد بن محمد بن عبد العزیز
المہدوی قال بخیرنا عمر بن ابی طالب

حسن پر اعتماد کیا ہے صاحب نفحات
نے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے اخذ کیا طریقہ
ابو الحسن محمد بن ابو عبد اللہ احمد بن سالم
بصری سے انہوں نے سہل بن عبد اللہ تستری
سے اور شیخ ابوطالب الکی ہیں۔ صاحب کتاب
قوت القلوب لوگوں نے کہہ ہے کہ کوئی
تصنیف اسلام میں اسکی مثل نہیں دقایق
طریقہ میں میں کہتا ہوں یہی کتاب قوت القلوب
ہے سوائے اسکے اور جو کتابیں سلوک
میں تصنیف ہوئیں اس سے نکالی گئیں۔
جیسے احیاء اور غنیۃ الطالبین اور عوارف
اور میری اسناد قوت القلوب کی یہ ہے
کہ میں نے حاصل کی اجازت شیخ ابوطاہر سے
انہوں نے شیخ احمد نخعی سے انہوں نے
شیخ محمد بن علاء البابی سے انہوں نے
احمد بن عیسیٰ بن جمیل کلبی سے انہوں نے
علی بن ابی بکر قرظی سے انہوں نے ابو یوسف
جلال الدین سیوطی سے انہوں نے شہاب احمد
بن محمد حجازی سے انہوں نے ابو اسحاق
برحمان تنوخی سے انہوں نے ابو العباس احمد
بن ابوطالب حجازی سے انہوں نے عبد العزیز
بن دلف سے انہوں نے ابو الفتح محمد بن یحییٰ
بروانی سے انہوں نے ابو علی محمد بن محمد بن

قال اخبرني والدي بو طالب المكي فذكره
مزید بن زئی مجملہ امیلہ لفتح الف
وکسر میم وسکون تحتیہ بعد ان لام
ست کذا ضبطنا اللغظتین عن ابی طاهر
مراغی بغین مجملہ وفتح میم نسبت لمرآة
شہر است بہ آذربایجان فاروث بوزن
قاروق آخر ان مثلثہ است قریہ است
در میان واسطہ لہریہ قال الیافعی فی
سنہ ۶۲۸ ان الزواوی نسبتہ الی
الزواوہ قبیلہ کبیرۃ ذات لبطون وانحاز
مسکنہا عمان ولسیقیہ انتمی۔ وھط
بفتح واو وسکون لا آخر ان طار مہملہ است
دیہہ ست نزدیک عدن۔ عدن بفتح تین
شہری ست از مین بر ساحل بحر عتیروس
بختیہ و مثناة زاساء شہر ست مشتق از
عترسہ بمعنی اخذ بعنف و شدت و آن لقب
شیخ عبداللہ است۔ ثم قیل عیدروس
فجعلت ثاء دالا و هو لعین مہملہ ثم
بیاء مثناة ساکنۃ وبدال مہملۃ فراء مضمون
فواو ساکنۃ فبین مہملۃ محضار بکسر المیم
وسکون الحاء المہملۃ وفتح الصاد المہملۃ
الخیرۃ راء مہملۃ لقب بالمحضار لبرعۃ
حضورہ عند الاستغاثة بہ سقا

عبداللہ بن زید مہمدی سے کہا خبر دی تم کو عمر بن
ابی طالب نے کہا خبر دی تم کو بزرگ والد
ابو طالب مکی نے پھر ذکر کیا مزید زامجملہ سے ہے
امیلہ بفتح الف کسر میم وسکون تحتیہ بعد اسکے لام
یہ اسی طور ضبط کئے ہیں ہم نے دونوں لفظ
ابو طاهر سے مراغی بغین مجملہ وفتح میم نسبت
ہے۔ مراغہ کی طرف وہ ایک شہر ہے۔ آذر
بہجان میں فاروث بوزن فاروق آخر میں
تا مثلثہ ایک قریہ ہے۔ در میان واسطہ
اور لہرہ کے کہ ہے یافعی نے سنہ ۶۲۸ میں
کہ زواوی نسبت ہے زواوہ کی طرف
وہ ایک بڑا قبیلہ ذات لبطون و انحاز
اور اسکا مسکن اعمال اولیسیقیہ ہے انتہی
و بطن بفتح واو وسکون لا آخر اسکے طار
مہملہ ایک گاؤں ہے نزدیک عدن کے
عدن ایک شہر ہے مین میں سے کنارہ پر دریا
کے عتیروس بختیہ اور مثناة شہر کے ناموں
میں سے مشتق ہے عترسہ بمعنی اخذ بعنف
و شدت کے اور وہ لقب شیخ عبداللہ کا ہے
پھر بولنے میں عیدروس تا وال ہو گئی ہے اور
وہ بعین مہملہ اور یا مثناة ساکنہ اور الی مہملہ
اور رائی مضموم پھر واو ساکن حاء مہملہ وفتح
ضاد مجملہ آخر اسکے رائے مہملہ لقب ہے

لسین مفتوحة فقاء مشددة
 مفتوحة اخره فاء لقب بالقات
 لمبالغة فی سر حال مولی الدویل
 یعنی صاحب الشہر کہنہ المقدم یعنی ہو
 مقدم الترتیبہ در مقبرہ تخت اوزیارت
 می کنند بعد ازاں سائر سادات را پس او
 را مقدم الترتیبہ گفتہ شد ابو مدین بفتح
 المیم وسکون الدال المہملہ و بفتح التحتیہ
 آخرہ ذون ابو یعزرا الفتحہ التحتانیہ
 والعین المہملہ والزاء المعجمہ حم بکسر
 حاء المہملہ وسکون الراء المہملہ وکسر
 الزاء المعجمہ آخرہ ضمیر الجمع المذکر
 معافری بفتح المیم والعین المہملہ وبعد
 الالف فاء مکسورة ثم راء مہملہ غزالہ
 بفتح الغین المعجمہ وتخفیف الزاء المعجمہ
 قریۃ من مضافات طوس جو مینی بضم
 الجیم والفتح الواو وسکون التحتیہ
 بعد ہا ذون قیاء النسبۃ لنسبۃ
 الی جوین فلحیۃ کبیرۃ من لواخی
 نیشاپور ابو طالب محمد بن عطیۃ الحارثی
 عطیت بفتح عین محملتو کسر طاء محملۃ
 ویاء مثناة تحتانیۃ حارثی بجاء وراء
 محملتین و تاء مثلثہ دلف بضم

بسبب جلدی حاضر ہونے کے وقت فریاد
 کے۔ سقان بسین مفتوح و قاف مشددة
 مفتوحہ آخر اسکے فالقب ہے۔ صیغہ
 مبالغہ سے یح سر حال کے مولی الدویلہ یعنی
 صاحب شہر کہنہ المقدم یعنی مقدم الترتیب مقبرہ
 میں پہلے انکی زیارت کرتے ہیں اسکے بعد باقی
 سادات کی پس اسلئے اسکو مقدم الترتیبہ
 کہتے ہیں ابو مدین بفتح میم وسکون دال مہملہ و
 فتح تحتیہ آخر اسکے ذون ابو یعزرا بفتح تحتیہ
 وعین مہملہ وزائے معجمہ حم بکسر حاء مہملہ
 وسکون راء مہملہ وکسر زائے معجمہ آخر جمع
 مذکر معافری بفتح میم وعین مہملہ وبعد الف فاء
 مکسورہ پھر راء مہملہ غزالہ بفتح غین معجمہ
 تخفیف زائے معجمہ ایک قریہ ہے مضافات
 طوس سے جو مینی بفتح جیم و بفتح واو وسکون
 تحتیہ اسکے بعد ذون اور یائے نسبت جوین
 ایک ناحیہ بڑا ہے۔ نیشاپور کے لواخی ہیں۔
 ابو طالب محمد بن عطیہ حارثی عطیہ بفتح
 عین مہملہ وکسر طاء مہملہ ویائے مثناة تحتیہ
 حارثی بحائے و راء مہملتین و تاء مثلثہ
 دلف بضم وال مہملہ و فتح لام آخرہ
 فاجدر بفتح جیم وسکون حاء مہملہ و فتح دال
 مہملہ و راء مہملہ شبلی بکسر شین معجمہ

المدال المہملہ وفتح الام آخرہ فاجد
بفتح جیم و سکون حاء مہملہ وفتح دال
مہملہ وراء مہملہ شبلی بکسر الشین المعج
و سکون الموحدة بعد حاء الام نسبت
الی شبلة قرية من قری -

اسر شنة بفتح المہملہ و سکون لہین
المہملہ و ضم الداء المہملہ و فتح الشین
المعج و فتح النون بعد حاء ساکنہ
بلدة عظيمة دراء سمرقند من بلاد ماوراء
النہر صاحب مرباطی مدینة ظفار القديمة
لانہ فطن بمہانی القاموس مرباط کحباب
بلد بساحل الهند خالع قسم اشتری
ارضنا عشرین الف دینار و سلمها قسم باہم
رضی بالبصرة کانت لاجلہ و عرس بها
نخلات ثم صادت قریة ثم انتقال منها الی
قرية اخرى فقیل لها خالع قسم عریض
مصغر اسم واری قریب المدینة المشرفة
نسب الیہا علی العریضی نقلنا ہذا السلسلة
العید روسیہ و ضبط اکثر ما فیہا من
الاسماء المہملہ عن النفاذات القدوسیہ
فی الخرق العید روسیة السید عبدالقادر
العید روسی و عن المشرق المر دودی
فی آل باعلوی السید محمد شبلی

و سکون موحدة بعد کے لام نسبت ہے
طرف شبلة کے جو ایک گاؤں ہے -
اسر و شنة بفتح لہین مہملہ و سکون
سین مہملہ و ضم رائے مہملہ و فتح شین
معج و فتح لوز بعد اس کے لائے ساکنہ
ایک بہت بڑا شہر ہے -

سمرقند کے اس طرف ماوراء النہر
کے شہروں میں سے صاحب مرباط یعنی
شہر ظفار قدیمیہ قاموس میں کہا ہے
مرباط پر وزن محراب ایک شہر ہے
کنارہ ہند کے خالع قسم نے خرید کی تھی
ایک زمین میں میں ہزار دینار کو اور قسم نے اس
کا نام وہی رکھا جو بصرہ میں اُس کے کہنے کے
لوگوں کے زمین کا تھا اور دلاں درخت لگائے
پھر وہ قریہ ہو گیا پھر منتقل ہوا اس سے
دوسرے قریہ کی طرف تو بولنے لگے خالع قسم
عریض مصغر نام ہے - ایک دادی کا
جو قریب مدینہ مشرفہ کے ہے - اس کی
طرف منسوب ہیں علی عریضی ہم نے نقل کیا
یہ سلسلہ عید روسیہ سید عبدالقادر عید
روس کا اور ضبط اسماء مہملہ کے فقرات
قدوسیہ سے خرقہ میں عید روسیہ سید عبدالقادر
کے اور مشروع مردودی کے پچ آل باعلوی کے

بفرقة الاحیاء و معتقده و المثل بما فیہ
 و ما فیہ من غل و راد و قاذ و مہم فی
 لفتائہ و ما فیہ من غل و راد و قاذ و مہم فی
 و مذہبہم فی المذہبہ مذہب اللہ فی
 و مذہبہم فی السلوات لقیام وانی
 الاحیاء و اللہ اعلم۔

ما تشریفة شاذلیہ پس این
 فقیر خرقہ پوشید از دست شیخ
 ابو طاهر از دالہ خود شیخ ابراہیم کردی
 و هو عن الشیخ احمد الشاذلی و
 هو عن الشیخ احمد الشاذلی و
 و هو عن جماعۃ منہم سیدی احمد
 بن قاسم علامہ و ابو الیاس سیدی
 حسن الانجیری و الشیخ ابراہیم بن
 سیدی محمد بن زین الدین کلہم اصحاب
 الشیخ الاسود کمال الدین اذہول و
 قاتل و اباد و لبس و منہ و هو صاحب
 العلایۃ محمد بن محمد بن الجزری و
 هو صاحب اخذ الخرقۃ عن التاج
 السبکی و هو صاحب و اخذ عن سیدی
 احمد بن شمس الدین الاسکندر سیدی صاحب
 الحکم و هو صاحب و اخذ عن سیدی
 ابی العباس المرششی و هو صاحب اخذ

ایک طبقہ کی وصیت کرتے آئے ہیں احیاء
 العلوم کے پڑھنے کی اور اسکے یاد کرنے کی
 پر عمل کرینی اور اسکے افکار کی موافقت
 اور انکا مذہب عقائد میں اہل سنت و جماعت
 سے اور فقہ میں انکا نام مذہب شافعی ہو گیا
 میں جو احیاء العلوم میں ہے اُس پر قیام کرنا
 ہے واللہ اعلم۔

طریقہ شاذلیہ کا اس فقیہ خرقہ پوش
 شیخ ابو طاهر کے انہوں نے اپنے والد شیخ ابراہیم
 کردی سے انہوں نے شیخ احمد شاذلی سے انہوں نے
 اخذ کیا ایک جماعت و کہ ان میں سے سیدی محمد
 بن قاسم علامہ دلی کبیر سیدی حسن
 الانجیری اور شیخ ابراہیم علقمی اور سیدی محمد بن
 زین الدین بن سب نے صحبت پائی ہے شیخ
 الاسلام کمال الدین طویل کی اور آداب یافتہ
 ہوئے ہیں۔ ان کے آداب سے اور خرقہ پہنا
 ہے۔ ان کے ہاتھ سے اور وہ صحبت میں رہت
 ہیں۔ علامہ محمد بن محمد جزری کے اور انہوں
 نے صحبت پائی ہے۔ اور اخذ خرقہ کیا
 ہے تاج سبکی سے اور انہوں نے سیدی بن
 عطاء اللہ اسکندری صاحب حکم سے اور انہوں نے
 سیدی ابو العباس مرششی سے اور انہوں نے
 قطب ابوالحسن شاذلی سے اور شیخ ابو طاهر

ولیس عن القطب ابی الحسن شاذلی
ولیس الشیخ ابوطاہر الخرقہ و
اخذ التلقین عن الشیخ السراج احمد
النخعی والشیخ عبد اللہ بن سالم الشیخ
علی المغربی عن الشیخ ابی عثمان
سعید بن ابراہیم الجزائری فیما لیس
الشیخ ابی طاہر خرقہ شیخہ بالکتابۃ و
الاجازۃ الشیخ محمد بن محمد بن سلیمان
المغربی نزلی مکتب طلب الشیخ ابراہیم
من الخرقۃ لا ولادہ فادسلہا الی المدینۃ
لہم وکتب لہم بالاجازۃ لما تسمی لہ
روایت ولم یجمع الشیخ ابی طاہر معہ
بلباسہ من یلی شیخہ ابی عثمان الجزائری
بلباسہ لہا من ابی عثمان المغربی
بلباسہ لہا من ابی طاہر الجزائری
بلباسہ لہا من ابی طاہر سیدی ابراہیم
التازی بلباسہ لہا من صالح بن موسی
الزواوی من ابی عبد اللہ الجزائری
بن مخلص یبسی عن علاء الدین وخلصانی
عن السید زین الدین ابی بکر السید ابی عبد اللہ
بن السید ابی الحسن الشاذلی واما من القطب ابی
الحسن الشاذلی ثم انقطعت عن الدین ابی الحسن علی بن
عبد اللہ بن عبد الجبار الشہید بالشاذلی اخذ

نے خرقہ پہنا اور خد متین کیا شیخ حرم شیخ
احمد نخعی سے اور شیخ عبد اللہ بن سالم سے اور
اور انہوں نے شیخ عیسیٰ مغربی سے انہوں
نے شیخ ابو عثمان سعید بن ابراہیم جزائری
سے اور نیز پہنایا ابوطاہر کو شیخ نے خرقہ
اپنے شیخ کا کتابت اور جازت کیا شیخ محمد
بن محمد بن سلیمان مغربی نزلی مکتب طلب
کیا تھا شیخ ابراہیم نے ان سے خرقہ اپنی زیاد
کہ اسلے انہوں نے خرقہ بھیجی ان کی اسلے
طرف مدینہ کے اور جازت کسی جن وقت صحیح
ہوئی یہ روایت در مجمع نہیں ہوئے شیخ
ابوطاہر ان سے خرقہ پہنے میں ان کے شیخ ابو عثمان
جزائری کے ہاتھ سے خرقہ پہنے کو ابو عثمان مغربی
سے انہوں نے پہنا ابو عباس احمد جی و خرق
سے انہوں نے ابو سالم سیدی بن تیم تازی
انہوں نے صالح بن موسی زواوی سے انہوں
نے ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن مخلص طیبی سے
انہوں نے شیخ علاء الدین مخلصانی سے انہوں
نے سید زین الدین ابی بکر اور سید ابو عبد اللہ بن
سید ابوالحسن شاذلی سے یہ قطب فور الدین
ابوالحسن علی ابن عبد اللہ بن عبد الجبار مشہور
شاذلی نے اخذ طریقہ کیا اور خرقہ پہنا اپنے شیخ
عبد السلام بن مشیش سے اور انہوں نے

الطریقتہ ولسن اسفرقتہ عن شیخہ
عبد السلام من مشیخ و هو عن السید
عبد الرحمن بن زیات مدنی و هو عن الشیخ
تقی الدین السوفی المعروف بالفقیہ مصری و
هو عن الشیخ فیہ بن زید و هو عن الشیخ ابی
الحسن بن و هو عن الشیخ قاسم الدین بن محمد
و هو عن الشیخ شمس الدین محمد و هو عن
الشیخ زین الدین محمد القزوینی و هو عن
الشیخ ابی اسحاق برہیم البصری و هو عن
الشیخ ابی القاسم المرغانی و هو عن الشیخ فتنہ
السعود و هو عن الشیخ سعید القزوینی
و هو عن الشیخ بنی محمد جابر و هو عن
السید اشرف الامام حسین بن علی و
هو عن ابی الامام مہدی المومنین علی
ابن ابی طالب و هو عن السید المرسلین
و شفیع المذنبین قائد الغر المحجلین محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و
فقیر حوزہ نجف خذ کرد از شیخ ابو طاهر
عن الشیخ محمد شفیع عن الشیخ محمد بن
المعلا عن سالم السنوری عن النجم
العبطی عن شمس الاسلام زکریا عن
الغریب عبد الرحیم بن قرات عن التاج
عبد الوہاب بن علی السبکی عن الشیخ

سید عبد الرحمن بن زیات مدنی سے انہوں نے
شیخ تقی الدین صوفی عرف بالفقیہ مصری اور
انہوں نے شیخ فخر الدین سے انہوں نے
شیخ ابوالحسن غنی سے انہوں نے شیخ
تاج الدین محمد سے انہوں نے شیخ شمس الدین
محمد سے انہوں نے شیخ زین الدین محمد
قزوینی سے انہوں نے شیخ ابوالاسحاق
ابراہیم بصری سے انہوں نے شیخ
ابوالقاسم مرونی سے انہوں نے شیخ
فتح المسعود سے انہوں نے شیخ سعید قزوینی
سے انہوں نے شیخ ابو محمد جابر سے انہوں
نے سید الشہید امام حسین بن علی سے انہوں
نے اپنے والد امام المومنین علی ابن ابی طالب
سے انہوں نے سید المرسلین شفیع المذنبین
قائد الغر المحجلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اور اس فقیر نے حزب البحر
اخذ کیا شیخ ابو طاهر سے انہوں نے شیخ
احمد غنوی سے انہوں نے شیخ محمد بن عبد
سے انہوں نے سالم سنوری سے
انہوں نے نجم عبطی سے انہوں نے
شیخ الاسلام زکریا سے انہوں نے غریب
عبد الرحیم بن قرات سے انہوں نے تاج
عبد الوہاب بن علی سبکی سے انہوں

التی عن ابن الکافی السبکی عن الشیخ
 احمد بن عطاء اللہ عن اکامہم الشیخ
 ابی العباس احمد بن عمر المرسی عن
 ابی الحسن الشاذلی وایضا عن حکم ابی
 عطاء راہمین سند الشیخ احمد بن عطاء
 وبنی الشیخ ابو طاهر قال اخبرنا
 الشیخ احمد بن النخعی قال اخبرنی الشیخ
 یحییٰ الشاذلی بتلقین عن الشیخ سعید
 الجزائری عن الشیخ سعید المقری
 عن ابی المکارم احمد بن محمد عن العارف
 بالله سیدی ابراہیم بقراءة اربع
 سورۃ من القرآن فی کل یوم وليلة
 وهي اقرب ما سمع ربک الذی یخلق وانا
 نزلناہ فی لیلۃ القدر واذ انزلت
 کدت کل زلزالہا وکایف قد لیس

طریقہ شطاریہ

وہ طریقہ شطاریہ دریں دیار ہمیں یکجہت است
 جہت شیخ محمد غوث گوالیہ و بحقیقت پشاور شیخ
 محمد غوث گوالیہ ہی چنداں ایں طریقہ شہرت
 نہ داشت و اول کسیکہ ایں طریقہ در ہندوستان
 زدے جاری شد عبداللہ شطاری است
 و اول کسیکہ ایں طریقہ ابتداء کرد شیخ خدا قلی

نے سید و برحق علی بن کافی سبکی سے
 انہوں نے شیخ احمد بن عطاء اللہ سے انہوں
 نے اکامہم ابی العباس احمد بن عمر مرسی
 سے ابی الحسن الشاذلی سے اور
 ایضا حکم ابی عطاء راہمین سند سے شیخ احمد
 بن عطاء اللہ سے اور محمد بن عطاء اللہ سے شیخ ابو طاهر
 نے کہا خبر دی ہم کو شیخ احمد بن عطاء اللہ نے کہا
 خبر دی مجھے شیخ یحییٰ شاذلی نے اس کی
 تلقین کی شیخ سعید جزائری نے انہوں
 سے شیخ سعید مقری سے انہوں نے ولی
 کال احمد بن محمد سے انہوں نے عارف باللہ سید
 ابراہیم سے و ایضا پڑھنے چار سو مرتبہ قرآن کے
 ہمیشہ شب و روز میں اور وہ یہ ہیں۔ اقرب ما سمع
 ربک الذی یخلق۔ انا نزلنا فی لیلۃ القدر
 اذا نزلت الانہی زلزالہا و کایف قد لیس

طریقہ شطاریہ

وہ طریقہ شطاریہ کی اس ملک میں بھی یکجہت
 ہے۔ شیخ محمد غوث گوالیہ ہی سے اور فی الحقیقت
 شیخ محمد غوث گوالیہ سے پہلے پھر اس طریقہ کی
 شہرت تھی اور ہندوستان میں جو پہلے ہوا عبداللہ
 شطاری سے ہوا اور جس نے پہلے یہ طریقہ جاری
 کیا وہ شیخ خدا قلی داوراہ النہری ہیں بغرض اس

بادری است بالجملہ این فقیر خرقہ از دست
 پندہ کردی پندہ شید و ایشان بعل آچہ در جہان
 خرم بہت بازت زاند عن بیہ الشیخہ برہم
 کردی عن الشیخہ سہار عن شتائی عن
 الشیخہ بہر شذوی و عن سید صیغہ
 عن الشیخہ و بہر الدین العلوی
 عن الشیخہ فہم عن غوث گوالیری
 عن الشیخہ ابوطاہر عن الشیخہ
 عن سید میر کلان عن
 الشیخہ سندی البرہان پوری
 عن الشیخہ لشکر فہم عن الشیخہ فہم غوث
 عن الشیخہ فہم غوث صاحب الجواہر الخمسہ
 فاشی الطریقۃ استشاریہ بغزھا عن
 الشیخہ ضرور عن الشیخہ حدیثہ اللہ مست
 عن الشیخہ فہم عن الشیخہ محمد قاضی عن
 الشیخہ عبد اللہ شطاری عن الشیخہ محمد عارف
 عن الشیخہ محمد زاشق عن الشیخہ خد اقلی
 ماوراء النہری عن بن الحسن الخرقانی عن
 بنی المقفر توری الطوسی عن الشیخہ ابی یزید
 الحشقی عن الشیخہ محمد امجدی تاقن من روایت
 الشیخہ ابی یزید البسطامی تاقن من روایت
 سیدنا الامام جعفر الصادق بسندہ السابق
 ابی نقور سفرچ چوں بہ لا پور رسید و دست

فقیر نے خرقہ شیخہ برہم کیا اور ہاتھ سے
 پہنا اور انہوں نے سید میر کلان سے روایت دی
 جو جواہر خمسہ میں ہے اپنے دربار میں کرم کردی
 سے انہوں نے شیخ احمد شتائی سے روایت دی انہوں
 نے شیخ احمد شتائی سے انہوں نے سید
 صیغہ اللہ سے انہوں نے شیخ بہر الدین علوی
 گجراتی سے انہوں نے شیخ محمد غوث گوالیری سے
 اور نیز پندہ پندہ شیخ ابوطاہر نے شیخ احمد غلی
 سے انہوں نے سید میر کلان سے انہوں نے
 شیخ سندی برہان پوری سے انہوں نے
 شیخ لشکر محمد سے انہوں نے شیخ محمد غوث سہار
 پھر شیخ محمد غوث گوالیری صاحب جواہر خمسہ اور
 رواج دینے والے طریقہ شطاریہ کے نے
 اخذ کیا طریقہ شیخ ظہور سے انہوں نے شیخ
 ہدایت اللہ مست سرائی سے انہوں نے شیخ محمد قاضی سے
 انہوں نے شیخ عبد اللہ شطاری سے انہوں نے
 شیخ محمد عارف سے انہوں نے شیخ محمد فہم شتائی سے
 انہوں نے شیخ خد توری ماوراء النہری سے
 انہوں نے ابی الحسن خرقانی سے انہوں نے ابی یزید
 ترک طوسی سے انہوں نے شیخ ابی یزید عشقی
 سے انہوں نے شیخ محمد امجدی تاقن سے انہوں نے تلقین
 پانی روحانیت کر شیخ ابی یزید شتائی سے انہوں
 نے تلقین پانی روحانیت کر سیدنا امام جعفر صادق

بوس شیخ محمد سعید لاہوری یافت ایشان اجازت
دعائی سیفی دادند بل اجازتہ جمیع اعمال
جواہر خمسہ و سند خود بیان کردند و ایشان
دریں زمانیکہ از اعیان مشائخ طریقہ
احسنیہ و شطاریہ بودند و چوں کہ
را اجازت مے دادند اورا دعوت
رجعت مے شد۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ

سند قال الشیخ امیر النقا
حاجی محمد سعید اللاہوری اخذ
الطریقۃ شطاریہ و اعمال الجواہر
الخمسہ من السیفی و غیرہ عن
الشیخ محمد اشرف اللاہوری عن
الشیخ عبد الملک عن الشیخ البایزید
الثانی عن الشیخ و حیدر الدین الجرجانی
عن الشیخ محمد غوث گوالیری و ایضاً من
فقیرا اجازت طریقہ شطاریہ حاصل شد
از حضرت والد بزرگوار قدس سرہ عن شیعہ
لال میرٹھی عن الشاہ پیر میرٹھی بسند
الاحضار فی الان و حدیث فی کتاب احسن بدیع
اداء عن البید ابراہیم الابرہی عن الشیخ
بھار الدین الشطاری انہ قال بدانکہ
ذکر مشرب شطاریہ اسم ذات بہ بان یا دل
گوید و ملاحظہ اسما و صفات کند یعنی سمیع و

سند دعائی سیفی و جواہر خمسہ

مے بموجب سند سابق کے اور نیز یہ فقیر جی کے مفر
میں جو بلا ہو پہنچا اور دست بوسی شیخ محمد سعید
لاہوری کی حاصل کی۔ انہوں نے دعائی سیفی
کی اجازت بلکہ اجازت جمیع اعمال جواہر خمسہ کے
بیان کی اور یہ اس زمانہ میں بہت بڑے مشائخ
طریقہ احسنیہ و شطاریہ کہتے تھے۔ اور جب کسی کو
اجازت دیتے تھے اسکو دعوت کی رجعت نہ
ہوتی تھی۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

سند کہا ہے شیخ معترفہ حاجی محمد سعید
نے کہ میں نے اخذ کیا طریقہ شطاریہ و اعمال
جواہر خمسہ سیفی و غیرہ شیخ محمد اشرف لاہوری
سے انہوں نے شیخ عبد الملک سے
انہوں نے شیخ بابزید ثانی سے انہوں
نے شیخ و حیدر الدین گرجانی سے انہوں نے
شیخ محمد غوث گوالیری سے اور نیز اس
فقیر کو اجازت طریقہ شطاریہ کی حاصل ہوئی
حضرت والد بزرگوار قدس سرہ سے انکو شیخ
لال میرٹھی سے انکو شاہ پیر میرٹھی سے
کی سند اسوقت مجھے یاد نہیں میں نے کتب
عزیزہ میں پائی معلوم ہوتی ہے سعید ابراہیم
ایرجی سے انکو شیخ بہاؤ الدین شطاری سے
کہ انہوں نے کہا ہے۔ کہ جان لینا چاہیے کہ
ذکر مشرب شطاریہ کا اسم ذات ہے زبان

جسیر و علیم در خیال آورد و بزرخ یعنی صورت
و اسطیثش نظر دارد و مد کشد و شد کند و از
زیر ناف آغاز کند و مفہوم ملاحظہ
یعنی شنو و بینا و داننا و دل قرار
دہد و در یک دم بگوید از اول دم تا
آخر دم این در غیر محار بہ کبیر است
قائم و در محل بہ کبیر اگر در یک دم و دود
بار و زیادہ بگوید پس بہتر است۔
چون درین صفات استقرار یافت صفات
دیگر تلقین کند کہ آن صفات را نبات
گویند۔ یعنی سمیع۔ بصیر۔ علیم۔ شنو۔
دائم۔ بینا۔ داننا۔ قائم۔ حاضر۔ ناظر۔ شاید
چون مدت درین شغل استقامت مے
فرمایند۔ یعنی قادر۔ قادر۔ حی۔ قیوم
ظاہر۔ باطن۔ رؤف۔ نور۔ ہادی
و بدیع و باقی و عروج و نزول۔
در ہر ذکر سے واسعی شرط است۔ چون
زمانے بدین شغل استقامت
گرفتہ باشد بعدہ ملفوظات تلقین کند
یعنی العلی الاعلی العظیم الاعظم الکبیر
الاکبر القریب الاقرب اللطیف اللطف
نکریم الاکرم النور الانور العلیم الاعلم۔
بعد از آن بہ محار بہ کبیر شغل کند کہ دم

پا دل میں کہے۔ اور ملاحظہ اسرار صفات
کا کرے۔ یعنی سمیع۔ بصیر۔ علیم۔ خیال میں
لائے اور بزرخ یعنی صورت واسطے کی پیش
نظر رکھے۔ اور مد کھینچے و شد کرے اور زیر
ناف سے شروع کرے اور معنی ملاحظہ کرے
یعنی سننے وانا اور دیکھنے دال اور جاننے واما
دل میں قرار دے اور ایک دم میں ایک دفعہ
کہے۔ دم کے اول سے دم کے آخر تک میں
اور یہ جب ہے کہ محار بہ کبیر نہ ہو۔ اور جو محار بہ
کبیر ہو۔ تو دوسو دفعہ اور زیادہ کہے تو اور اچھا
ہے۔ جب صفات قرار پا جائیں تو اور صفات
تلقین کرے کہ ان صفات کو نبات کہتے ہیں۔
یعنی سمیع۔ بصیر۔ علیم۔ شنو۔ بینا۔ داننا۔ قائم۔
قائم۔ حاضر۔ شاید ہے۔ جب ایک مدت اس
شغل میں مستقیم ہو جائے۔ تو فرماتے ہیں۔ یعنی
قادر۔ واحد۔ حی۔ قیوم۔ ظاہر۔ باطن۔ رؤف۔
نور۔ ہادی۔ بدیع۔ باقی۔ عروج۔ نزول۔ ہر ذکر
و اسم میں شرط ہے۔ جب ایک مدت اس میں
مستقیم ہو جائے تو ملفوظات تلقین فرمائیں
یعنی العلی الاعلی العظیم الاعظم الکبیر
الاکبر القریب الاقرب اللطیف اللطف
الکریم الاکرم النور الانور العلیم الاعلم۔
اسکے بعد محار بہ کبیر کا شغل کرے کہ دم روک

حکیم

آن رست کہ بر ستم شہ مورہ بہ نشینی
 الا انکم نظر سو سہ آسمان داری و چشم
 فراز کردہ بر ہیئت شفق تصور کنی کہ روحم از
 قالب بیرون رست و ز سہادت گزشت
 و بمعانہ حق تو نے مشغول شد اگر کے
 برین استقامت یا بہ رشتہ سبز ہید
 یک جانب رشتہ بار کے ہفتہ آسمان باشد
 دو جانب رشتہ وردل او باشد و اسی مرتبہ
 طریق است و مشغولی کہ مشائخ می گویند ہمیں است
 و درین واسطہ درست نیست ۔

بیان سجمہ

وما سجمہ قنادانی حد السید عمر ابن بنت
 الشیخ عبد اللہ البصری المکی قنادانی
 ہاجدی الشیخ عبد اللہ ذاولدایہا
 شیخ محمد بن محمد بن سلیمان المغربی
 وقال ذاولدایہا ابو عثمان اعجز لری
 عن ابی عثمان مقبری عن سیدی احمد
 حنی عن سیدی ابراہیم التازی عن بی
 الفتح الراعی عن ابی العباس محمد بن
 ابی بکر الرداد عن محمد الدین محمد بن
 یعقوب بن محمد الفیروز آبادی النخوی
 عن جمال الدین یوسف بن محمد الدمیری

اسمیں مشغول اور وہ یہ ہے کہ اسی مورہ سے
 مگر نظر آسمان کی طرف کرے اور چشم
 اونچی کرے اسی طرح جیسے مرتبہ وقت ہر
 خیال کرے کہ میری روح غالب ہے اسی
 آسمانوں سے گذر گئی و حقیقتاً اس کے ساتھ ہی
 مشغول ہوئے اگر کسی کو اس پر متانت ہے
 ہو کی تو ایک دور اسے چاہیے کہ اسے
 سالوین آسمان پر ہوگا و دوسرا اس کے
 اور ایک اعلیٰ مرتبہ اور مشغولی ہو مشائخ کہتے ہیں
 یہی ہے اور اسمیں واسطہ درست نہیں ۔

تبیح کی سند

وہ مجہودی سید عمر شیخ عبد اللہ البصری
 کے نوٹ سے کہ مجہودی میر سید الشیخ
 عبد اللہ ذاولدایہ کے بیٹا محمد بن
 بن سلیمان مغربی سے روایت کیا ہے
 ابو عثمان جزائری سے کہ ابی عثمان
 سے انکو سید احمد بن مقبری سے
 تازی سے انکو ابو الفتح الراعی سے
 ابو العباس احمد بن ابی بکر الرداد
 مجہود الدین محمد بن یعقوب بن محمد
 لغوی سے انکو جمال الدین یوسف بن
 دمیری سے انکو جمال الدین یوسف بن محمد

۱۔ لا تفتح سبحة فتنی فی حذاشی
 ۲۔ مستعملہ فی البدایات ما کان ترکہ
 ۳۔ بدایات انما تصب انی انکر اولہ لقلبی
 ۴۔ ویری ولسانی قال الشیخ ابو العباس
 ۵۔ رد او تبیین من قول حسن بصری اسلمت
 ۶۔ منت موجودۃ متخذۃ فی عمرہ الصحابة
 ۷۔ انون حذاشی کذا مستعملہ فی البدایات
 ۸۔ و بدایت حسن من غیر شاک کانت
 ۹۔ مع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 ۱۰۔ والہ وسلم فانہ وادلسنتین بقیا
 ۱۱۔ من خلافتہ عمر و رائے عثمان
 ۱۲۔ عن ابی اعلیٰ و رضی اللہ عنہم
 ۱۳۔ و حضرت یوم الدار فی قضیۃ
 ۱۴۔ عثمان و عمرہ اربع عشرۃ سنۃ
 ۱۵۔ و روی عن عثمان و علی و عمران بن
 ۱۶۔ حصین و معقل بن یسار و ابی بکرۃ و
 ۱۷۔ موسیٰ و ابن عباس و جابر بن عبد اللہ
 ۱۸۔ رضی اللہ عنہم۔

ہر قسم کی اسلامی و بزرگان عظام کی
 تصنیف شدہ
کتابیں خریدیے
 مکتب خانہ علویہ منویریہ ڈھکٹ روڈ لاہور

ہاتھ میں تیر بھی ہوئے سول کی
 حسب طرح تم نے مجھ سے نہیں لے کر
 دیکھا اپنے استاد حسن بصری کو
 ہاتھ میں تسبیح تھی میں نے کہا اسے سنت
 آپ باوجود ایسی عظمت شان اور ایسی
 عبادت کی اور ابھی آپ کے ہاتھ میں
 انہوں نے کہا کہ میں ایک ایسی شے
 ابتدا میں اسکا استعمال کرتے تھے
 نہایت میں بھی نہ ترک کیا میں
 ہوں اس امر کو کہ ذکر یا شکر کرنا
 اور زبان سے شیخ ابو العباس
 حسن بصری کے قول سے شکر پروردگار
 متخذ تھے اصحابہ کے غلبہ میں جو
 شے ہے کہ ہم ابتدا میں کیا کرتے تھے
 حسن بصری کی بیشک علی بن عثمان
 علیہ السلام کیساتھ کیونکہ
 دو برس خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہونے لگے
 اور انہوں نے دیکھا حضرت عثمان و علی و عمر رضی اللہ
 عنہم کو اور جب حاضر ہوئے یوم الدار کو حضرت عثمان
 رضی اللہ عنہ کے قضیہ میں ترائی عمر چھ برس تھی اور
 انہوں نے حدیث کی روایت کی ہے عثمان و علی
 و عمر بن حصین و معقل بن یسار و ابوبکر و ابو موسیٰ
 و ابن عباس و ابن جابر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہم سے

وہی شخص کہ اپنے رب سے ہر شے کے لئے دعا کرتا ہے
اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے

دلائل الخیرات

فانہو تابیہ شیخ ابو یوسف عن الشیخ جلیل
عن سید عبد الرحمن بن زید عن الشیخ
ابن الجوزی عن ابیہ عن ابن حجر دحرج
عن ابی حیدر عن احمد بن محمد بن السید
المشرف عن محمد بن سلیمان الخیرزی
رحمۃ اللہ علیہ واما

فانہو تابیہ شیخ ابو یوسف عن الشیخ جلیل
عن سید عبد الرحمن بن زید عن الشیخ
ابن الجوزی عن ابیہ عن ابن حجر دحرج
عن ابی حیدر عن احمد بن محمد بن السید
المشرف عن محمد بن سلیمان الخیرزی
رحمۃ اللہ علیہ واما
فانہو تابیہ شیخ ابو یوسف عن الشیخ جلیل
عن سید عبد الرحمن بن زید عن الشیخ
ابن الجوزی عن ابیہ عن ابن حجر دحرج
عن ابی حیدر عن احمد بن محمد بن السید
المشرف عن محمد بن سلیمان الخیرزی
رحمۃ اللہ علیہ واما
فانہو تابیہ شیخ ابو یوسف عن الشیخ جلیل
عن سید عبد الرحمن بن زید عن الشیخ
ابن الجوزی عن ابیہ عن ابن حجر دحرج
عن ابی حیدر عن احمد بن محمد بن السید
المشرف عن محمد بن سلیمان الخیرزی
رحمۃ اللہ علیہ واما

وہی شخص کہ اپنے رب سے ہر شے کے لئے دعا کرتا ہے
اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے

دلائل الخیرات

اور وہی شخص کہ اپنے رب سے ہر شے کے لئے دعا کرتا ہے
اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے
اور وہی شخص کہ اپنے رب سے ہر شے کے لئے دعا کرتا ہے
اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے
اور وہی شخص کہ اپنے رب سے ہر شے کے لئے دعا کرتا ہے
اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے

اور وہی شخص کہ اپنے رب سے ہر شے کے لئے دعا کرتا ہے
اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے
اور وہی شخص کہ اپنے رب سے ہر شے کے لئے دعا کرتا ہے
اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے
اور وہی شخص کہ اپنے رب سے ہر شے کے لئے دعا کرتا ہے
اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے
اور وہی شخص کہ اپنے رب سے ہر شے کے لئے دعا کرتا ہے
اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے
اور وہی شخص کہ اپنے رب سے ہر شے کے لئے دعا کرتا ہے
اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے
اور وہی شخص کہ اپنے رب سے ہر شے کے لئے دعا کرتا ہے
اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے

أُورَادُ قَبِيْلَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم خدا بخواننده بر زبان

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَالَمِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

آید زشتی بخواهم از خدا بزرگ - خداست که نیست معبود برین جزو خداوند

الْقَيُّومُ وَاللَّوْبُ الْأَمِينُ وَأَمَّا الْكُفُوفُ فَلَا يَكُونُ

قائم درنده بحدی بود باز میگردد بسوی او و موال - کفار از دست قبول تویم

السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأَشْهُامُ حَيْثُ

سلامت نموده و از دست سلامتی مخلوقات - و تو خواهد گردید سرزمین

رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدِغْ أَذُنَ الْكَاذِبِ تَبَارَكَ تَبَارَكَ تَبَارَكَ

است پروردگار ما حق و دروغ را - است که نیست بیدار است فرو بردن دروغ

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اللَّهُمَّ لَكَ الْوَحْدَانِيَّةُ

ای صاحب بزرگی و فضل الهی تراست حمد و ستایش تو که

تَعْمَلُكَ وَيَكْفِي مَزِيدَ كَرَمِكَ أَحْمَدُكَ بِجَمِيلَةٍ

بهمه نعمت هستی تو و برای کند زیادی کریمه هستی تو حمد میکنم ترا بشانم حمد و ستایش تو

عَمَّا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَحْلَمْ وَحْدَانِيَّةُ جَمِيلَةٍ زَعِيمَةٍ

آنچه دانستم از آن و آنچه ندانم و تراست حمد و ستایش تو نعمتبخاستی تو آنچه

عَلَيْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَعَلَى كُلِّ حَالٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ

دالته ام از آنها و آنچه ندانته ام . و بر همه حال پناه میگیرم خدا

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

از شیطان رانده شده . الله نیست معبودی جز او که زنده است و قائم دارد

لَا تَأْخُذُكَ سَنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي

نمی گیرد از راه پیچی و نه خواب و راه نیست آنچه در آسمانهاست و آنچه در

الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ

زمین است کیست آن که شفاعت کند نزد او مگر بجهت آن که داند

مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ

آنچه پیش دست ایشان است و آنچه پس پشت ایشان است و نه نمی گیرند مردمان چیزی را

عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

معلومات او را آنچه داند خواسته است خدا گرفته است کرسی و آسمان و زمین را

وَلَا يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ قُدُّ

و نمی سازد او را نگهبانی آن هر دو و اوست برتر بزرگ منزه و بزرگ است خدا

سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۳۳ بار جمیع مرتبه ها را ۳۳ بار بزرگ است ۳۳ بار بزرگ است معبود جز خدا نیست

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى

که یکتا است نیست شریکی او را او است ملک و او است ستایش و او است بر

كُلُّ شَيْءٍ قَدِيرٌ بِرُوحِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

بهر پیروزا دور دور نیست معبودی بر حق جز خداست تعالی که بادشاه زور آور است نیست معبودی بر

إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْغَنِيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

حق چنانکه است و دور است غالب بر همه چیز نیست معبودی جز خداست تعالی که غالب است غالب آفرنده نیست

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَرِيمُ السَّامِيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَبِيرُ السَّمِيعُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

معبود است بر حق جز خداست تعالی که کریم است پوشنده گناهان نیست معبودی بر حق جز خداست تعالی که بزرگ و فانی است

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُ الْيَلِّ وَالنَّهَارِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمُتَعَبِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

نیست معبودی بر حق جز خداست تعالی که آفرنده شب و روز است نیست معبودی بر حق جز خداست تعالی که پرستنده نیست

بِكُلِّ مَكَانٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَذْكُورُ بِكُلِّ لِسَانٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

است در هر جا نیست معبودی بر حق جز خداست تعالی که مکرر شده است بهر زبان نیست معبودی بر حق

إِلَّا اللَّهُ الْمَعْرُوفُ بِكُلِّ أَحْسَانٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كُلُّ يَوْمٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

جز خداست که شناخته شده است بهر نیکی با نیست معبودی بر حق جز خداست تعالی که روزی روزی

هُوَ فِي شَأْنٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِيْمَانًا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

در یک کار است نیست معبودی بر حق جز خداست تعالی در هر یک که ایمان است بجز خداست تعالی در هر یک

مَنْ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَانَةٌ مَنِ عِنْدَ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

از خدا ایمنی است نیست معبودی بر حق جز خداست تعالی در هر یک که امانت است از خداست تعالی نیست معبودی بر حق جز خداست تعالی

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

و نیست پندارن از گزاه و نه قدرت بر نیکی مگر تو یکتا خدا نیست معبودی بر حق جز خداست تعالی منزه بر نیکی مگر او را

اَلشَّوْكَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَأْسُ الْمَسَارِكِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

نوبه کنندگان است نسبت معبودی بر حق سرافراز است که رحمت کننده بچارگان است نسبت معبودی بر حق جز خداوندی

هَدَى الْمُتَّبِعِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَلِيلُ الْخَائِرِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

که راه دهنده است که راه دهنده است نسبت معبودی بر حق جز خداوندی که راه دهنده است نسبت معبودی بر حق

إِلَّا اللَّهُ أَمَانُ الْخَائِفِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ غِيَاثُ الْمُسْتَغِيثِينَ

جز خداوندی ایمن کننده و ترساندگان است نسبت معبودی بر حق جز خداوندی که فریاد در سر فریادخواهان است

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَيْرُ النَّاصِرِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَيْرُ الْحَافِظِينَ

نسبت معبودی بر حق جز خداوندی که بهترین یاری کننده گان است نسبت معبودی بر حق جز خداوندی که بهترین محافظ کنندگان است

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَيْرُ الْوَارِثِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَيْرُ الْمُرَكِّبِينَ

نسبت معبودی بر حق جز خداوندی که بهترین وارثان است نسبت معبودی بر حق جز خداوندی که بهترین مرکبان است

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ

نسبت معبودی بر حق جز خداوندی که بهترین روزی دهنده گان است نسبت معبودی بر حق جز خداوندی که بهترین گشایندگان است

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَيْرُ الْخَافِرِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَيْرُ الرَّحِمِينَ

نسبت معبودی بر حق جز خداوندی که بهترین خفا کننده گان است نسبت معبودی بر حق جز خداوندی که بهترین رحمیان است

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَوَعْدُهُ وَنَصْرُهُ وَاعْتِزُّ بِهِ

نسبت معبودی بر حق جز خداوندی که یگانه است و راست است و وعده خود را و یاری کرد به بنده خود را و طلب کرد لشکر خود را

وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ وَلَا تَشَى بَعْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

و شکست داد و یگانگی را و تنه و هیچ چیز نماند پس او نسبت معبودی بر حق جز خداوندی

أَهْلُ النِّعَمِ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا

که صاحب نعمتها است و مراد راست فضل و عطا و مراد راست ستایش و ثناء نیست مهور که در

اللَّهُ عَدُّ خَلْقِهِ زِينَةُ عَرْشِهِ رِضَاءُ نَفْسِهِ مَدَادُ كِمَائِهِ لَا إِلَهَ

خداست یعنی بتماز نعمات و بوزن عرش و بمقدار خوشنودی ذات و مقتدری کلمات است نیست مهور که در

إِلَّا اللَّهُ صَاحِبُ الْوَحْدَانِيَّةِ الْفَرْدَانِيَّةِ الْقَدِيمَةِ الْأَزَلِيَّةِ

جز خداست که صاحب یکی است در ذات و صفات الوحدیت و صمدیت قدیمیت و ازلیت

الْأَبَدِيَّةِ لَيْسَ لَهُ ضِدٌّ وَلَا نِدٌّ وَلَا يُشَبَّهُ وَلَا شَرِيكَ لَا إِلَهَ

و ابدیت نیست ادرا فی لفظ و نه همسر و نه مانع و نه نابر نیست مهور که در

إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ لَهُ الْحَمْدُ بِحَيْثُ وَهَبَتْ

جز خداست که یک است نیست شریک ادرا و ادراست ملک و ادراست ستایش زنده در در دیرانه

وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بَيْدُ الْخَيْرِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَإِلَيْهِ

و اوست زنده نمرگ نمی میرد بید است نیکی و اوست بر همه چیز توانا و بر همه دست

الْبَصِيرُ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

بازگشاینده اوست بخشن از همه و اوست آخری از همه و اوست آشکارا و اوست پوشیده و اوست بر همه چیز

عَلِيمٌ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ حَسْبُنا اللَّهُ وَنِعْمَ

دان نیست مهور مانند و همه چیز و اوست شنوا بینا کفایت کننده ما را خداوند و چه بی

الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ سُبْحَانَكَ يَا مَنْ يُرِيدُ

کسی که بخواهد کند از هر خواهش خداوند نیست و یک یاری دهنده و طلبم آمرزش از ترا اسم پروردگارا

إِلَيْكَ الْحَيُّ وَاللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا مَا أَعْطَيْتَ وَلَا تُمْسِكْ لَهَا مَنَعَتَ

لبوتے گشت باز گشت ایلی نیست باز دارندہ آن چیر را کہ تو بخش و نیست دهندہ آن چہ را کہ زادی

ولا رادنا قضيت ولا ينفع ذا الجِدِّ منك الجِدُّ سبحان ربي

دیسب از سرانده که نو کبر رانزی دایج موده کند صاحب بخت را از تو کت ایوان است پر درد کجور من که

الْعَلِيُّ الْأَعْلَى الْوَهَّابُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى الْوَهَّابِ

لبنه خراب برتر بخشنده ۵ پاک نیست بردار من کم بهد امت مرتز بخشنده ۵

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ لَوْ هَابَ يَا وَهَّابُ بِهَذَا

پاک است۔ جو دروغ گار من کہ بنده است۔ بر من۔ صاحب کرم بخشندہ۔ لے لیر بنده۔ پستی فو

مَا عِبَادَتِكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْتُكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ

برپایه حق پرستی تو پاک بن تو فنا صمیم مرا من صد عقیق تو

سُبْحَانَكَ مَا ذَكَرْنَاكَ حَقًّا ذَكَرَكَ سُبْحَانَكَ مَا أَشْرَفْنَاكَ حَقًّا

پاک بستی تو ... بد کردگار ترا حق ... دلزدن تو ... یک بستی تو ... شکر کردار تو ... حق

شَكَرْتُكَ يَا سَيِّدَ الْاَبَدِيَّ الْاَبَدِ سَيِّدَ الْاَبَدِ الْوَحِيدِ

تسکیر کردن تو یا که است خدا تعالی که جبار دانی است جاودان ما که است خدا تعالی که بیک است

الاحد - سبحان الله الفرد الصمد سبحن الله رافع السموات

در معائنات دیکنا پاک است خدا که یکتا است بے نیاز پاک است خدا بختی که بلند مارنده است و دست

عَبْدُ اللَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا

ہے ستون پاک است خدا مغانی کہ نہ گرفت زن و نہ فرزند

سُبْحَانَ الَّذِي لَمْ يُولَدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يُولَدْ

پاک است خداوند تعالی که نه زائیده و نه زائیده شد و نه زاده است او بیست و یکم کس است

الْمَلِكِ الْقَدُّوسِ سُبْحَانَ ذِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ

با تاجی که پاک است از عیوب پاک است صاحب عالم پاک است

ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْهِبَةِ وَالْجَلَالِ الْجَبَلِ

صاحب عزت و عظمت و قدرت و هیبت و جلال و جلال

وَالْكَمَالِ وَالْبَقَاءِ وَالْتَّكْوَنَ وَالْضِّيَاءِ وَالْإِبْرَاقِ وَالْإِكْبَادِ

و بی نقصی و بی تنگی و ستایش و خوبی و نورانی و بی نقصی و بی نقصی

وَالْبِرُّوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي بِنَامُوتِ سُبْحَانَ

و بی رگی صفات پاک است با تاجی که زنده است خواب نمی برد و بی نقصی

قُدُّوسٍ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ

از بر خشنود و در است و پروردگار فرشته گان و روح است پاک است و ستایش

لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ

خداوند است و نیست معبودی جز خداوند تعالی و خداوند تعالی بزرگ است و بیست و یکم کس است

الْعَظِيمِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

بزرگترین و حق و پادشاه و حقیقتی که نیست معبودی جز تو

يَا اللَّهُ يَا حَمْدُ يَا حَمْدُ يَا حَمْدُ يَا حَمْدُ يَا حَمْدُ

ای خداوند ای ستایش ای ستایش ای ستایش ای ستایش ای ستایش

يَا فَخْرٍ مَنْ يَسْتَرْزِقُ يَا حَبِيبُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا بَارِقُ يَا بَارِقُ يَا فَخْرُ

ای فخر من ای عزیز ای دوست ای باریک ای باریک ای فخر

يَا غَفَّارُ يَا قَهَّارُ يَا وَهَّابُ يَا رَافِقُ يَا فَتَّاحُ يَا حَلِيمُ يَا عَزِيزُ

ای بخشنده ای بابر ای دهنده ای رفیق ای گشاینده ای بخشنده ای عزیز

يَا بَالِغُ يَا خَافِضُ يَا رَافِعُ يَا مُعِزُّ يَا مُدْلِسُ يَا سَمِيعُ يَا لَاحِظُ

ای بزرگو ای فروزنده ای برافزاینده ای عزیز ای پنهان کننده ای شنونده ای ناظر

يَا حَكَمُ يَا عَدْلُ يَا طَيْفُ يَا خَيْرُ يَا حَلِيمُ يَا مُتَعَلِّمُ يَا شَفِيعُ

ای حکمت دهنده ای عدل ای طیف ای خیر ای بخشنده ای آموزگار ای شافع

يَا شَكُورُ يَا عَزِيزُ يَا كَبِيرُ يَا حَرِيصُ يَا حَسِيبُ يَا جَلِيلُ

ای شاکر ای عزیز ای بزرگوار ای حریص ای حسابگر ای جلیل

يَا كَرِيمُ يَا رَقِيبُ يَا حَسِيبُ يَا وَاسِعُ يَا حَكِيمُ يَا وَدودُ يَا جَبَدُ

ای بزرگو ای مراقب ای حسابگر ای وسیع ای حکیم ای ودود ای جبار

يَا بَاعِثُ يَا شَرِيفُ يَا حَقُّ يَا وَدِيلُ يَا قَوِيُّ يَا مُتِينُ يَا وَرِي

ای برانگیزنده ای شریف ای حق ای وکیل ای قوی ای پابدار ای وارث

يَا هَمِيدُ يَا شَهِيدُ يَا مُبْدِيُ يَا مُعِيدُ يَا حَيُّ يَا قَدِيمُ يَا نَحْتُ

ای ستوده ای شهادت دهنده ای آفریننده ای بازگرداننده ای زنده ای قدیم ای نجات دهنده

يَا قَيُّوْمُ يَا وَجِدُ يَا هَاجِدُ يَا وَجِدُ يَا أَحَدُ يَا حَمِيدُ يَا قَادِرُ

ای زنده کننده ای وجود ای هاجد ای وجود ای واحد ای حمید ای قادر

يَا مُنْتَقِلُ يَا مُنْقِلُ يَا مُوَحِّدُ يَا قَوْلُ يَا خَيْرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَارِئُ

یا منقلب یا منقلب یا موحد یا قوی یا خیر یا ظاهر یا باری

يَا شَقِيحُ يَا بَرُّ يَا ثَنَابُ يَا مَنَعُ يَا مُنْقِمُ يَا عَشُو

یا شقیق یا بر یا ثناب یا منعم یا منقم یا عشو

يَا مُنْقِلُ يَا ذِي الْجَلَالِ الْاَكْرَمِ يَا رَبُّ يَا مُنْقِطُ يَا جَارِعُ

یا منقلب یا ذی الجلال الاکرم یا رب یا منقط یا جارع

يَا مُعْطِي يَا مَنِي يَا مَالِعُ يَا ضَرُّ يَا نَافِعُ يَا نُورُ

یا معطی یا منی یا مالع یا ضرر یا نافع یا نور

يَا شَرِيفُ يَا رَاحُ يَا رَقِي يَا وَرِثُ يَا تَبِيلُ يَا حَبِيبُ يَا حَرِيقُ

یا شریف یا راح یا رقی یا ورث یا تبیل یا حبیب یا حریق

يَا سَتُّ يَا مَنْ تَقْدِسُ عَنِ الْأَشْبَابِ ذَاتُهُ وَتَنْزِعُهُ عَنِ الْقَبِيلَةِ

یا ست یا من تقدس عن الاشباب ذاته و تنزعه عن القبيلة

يَا مُنْقِلُ يَا مَنِي دَلَّتْ عَلَى وَحْدَانِيَّتِي تَهْنِئَتُكَ

یا منقلب یا منی دلالت علی وحدانیت منی تهنئتك

يَا سُبُوحٌ يَا مَنِي وَجَدَ لَمْ يَجِدْ قَوْلُهُ وَمَوْجُودٌ لَمْ يَجِدْ

یا سبحان یا منی وجد لم يجد قوله وموجود لم يجد

يَا مَنْ هُوَ بِالْبَرِّ مَعْرُوفٌ وَبِالْإِحْسَانِ مَوْصُوفٌ

یا من هو بالبر معروف وبالحسان موصوف

مَعْرِفٍ بِهَا وَتُوصَفُ بِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ قَدَرٍ

آیت الله العظمیٰ الخراسانی قدس سره و غفر له

حَلَمَاءٍ مِنْ نَحْنٍ يَنْتِلُهُ شَيْءٌ وَهُمْ أَلْسِنَتُهُمُ الْبَيْسُ

اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ

رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ ذَرِنَا لِلْإِثْمِ الَّذِينَ ذُنُوبًا شَرًّا مِنْ دُنُوبِهِمْ يَفْعَلُونَ ۝

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَزِرُ شَيْئًا مِنْ أَوْنِكُمْ لِأَنْتُمْ بِأَعْيُنِكُمْ حَوْرٌ عَلَى سَبِيلِكُمْ وَأَنْتُمْ تَسْرِقُونَ

شَاءَ بِعِلَّتِكَ لَبِيتَ كَيْبَاشْتَدَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَدَ

شأنك وتقدس اسماءك وعظم شأنك

فَعَلَا مَا شَاءَ نَفْسُهُ وَخَلَّى مَكَانَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخَوَيْهِ ۚ وَكَانَ مُعْتَدِلًا

نہ نہ نہ یہی اپنے فی فرید جہان : : : : : آگے کی خبر بد سبہ رقت : : : : : آگاہ با شہ مسوئے شا

تَجَسَّيْرُ الْأُمُورِ كُلِّ شَيْءٍ هَذَا إِلَّا وَجْهَهُ لَكَ تَحْكُمُ وَإِلَيْهِ

بازاری در شهر - نمبر - مناسبت - مکر - دولت - مراد است - مسعود

تَرْجِعُونَ فَيُكْفِيكُمْ اللَّهُ وَهُوَ الشَّامِعُ الْعَلِيمُ حَسْبُنَا

فهرست کتب س د باشد که کتب گفته را از تعدادی از کتب اعداد را برت نشان ب ی ه م ت

اللَّهُ وَكَفَى سَمِعَ اللَّهُ مِنْ دَعَائِي يَا وَرَاءَ اللَّهِ الْمُنْتَهَى مِنْ

حدایغائی در آن می نمود است و اینست که بر کسی را که در آن گزیده می شود حدی تعیین می شود

أَعْتَصِمَ بِاللَّهِ فَقَدِ ابْتِغَى سُبْحَانَ مَنْ لَمْ يَزَلْ يَافِئُهُ

بشمک زد بجزائے تقاید نجیب بانست پاک بخت انکه، تسمیه است رد در محراب

وَلَا يَزَالُ كَرِيماً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

و کسب خود نمایند باو و کرم نیست به ذوق زندان و به و برادر نیست بهر که از او جدا سازد

الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمُبْدِي

لہذا درت فہم اسے زان خود بہت بعد کج خلقی نہ تھیں کہ مسدود رک میں فیہ یجوز ہر زندہ ہے ہاں ۔ مسلمانہ

الْعَدِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْقُدُّوسُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاسِعُ

بلکہ امت پر ہے جو کہ برحق رہا اور کہ ایک در تشریف امت خلیفہ برحق عز خدا تعالیٰ انہما علیہ السلام

الحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

ما کتبت معک ۳۰ حرفه سوار که در آنجا بودیم و من استنیت معی و بقیه عظاما که مسا است و این

سُبْحَانَ اللَّهِ تَبَارَكَ اللَّهُ تَعَالَى لَسَبْعُ رَّبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

١٠٠

وَأَحْمَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

بسمه ستاوردن را از همه عالم است نیست معبودی جز خداوندی که بی شریک است و بی نیاز

لَهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ صَدَقَ قَوْلُهُ تَرَاهِيَا قِيَوْمًا ابْدَأُ

اورا خداوندی که بی نیاز می گانه و تو را می بیند و تو را می بیند و تو را می بیند

لَمْ يَتَّخِذْ صُحْبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمَلِكَةِ وَ

نگرفت و نه زن و نه فرزند را و نه شریکی در پادشاهی

لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ كَذِبُ تَكْبِيرِ اللَّهُ أَكْبَرُ حَسْبُنَا اللَّهُ

و نیست او را که از او بزرگتر است و نه از او بزرگتر است و نه از او بزرگتر است

لَدِينَنَا حَسْبُنَا اللَّهُ لَدُنْيَانَا حَسْبُنَا اللَّهُ لَمَّا أَهْمَنَا حَسْبُنَا اللَّهُ

در کار ما خداوند ما را در دنیا ما را خداوند ما را در دنیا ما را خداوند ما را در دنیا

لَمَنْ بَغَى عَلَيْنَا حَسْبُنَا اللَّهُ لَمَنْ حَسِبْنَا اللَّهُ لَمَنْ

برای آنکه بر ما خشم کند ما را خداوند ما را خداوند ما را خداوند

كَادَنَا بِسُوءِ حَسْبُنَا اللَّهُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبُنَا اللَّهُ عِنْدَ الْقَبْرِ

مگر ما را به بدی ما را خداوند ما را خداوند ما را خداوند

حَسْبُنَا اللَّهُ عِنْدَ الْمَسَائِلِ حَسْبُنَا اللَّهُ عِنْدَ الْخُصَائِلِ حَسْبُنَا

بسمه است ما را خداوند ما را خداوند ما را خداوند

بسمه است ما را خداوند ما را خداوند ما را خداوند

اللَّهُ عِنْدَ الْحَسَنِ حَسْبُنَا اللَّهُ عِنْدَ الْبَرِّ حَسْبُنَا اللَّهُ عِنْدَ الْغَنَةِ

خدا قار وقت حسب بسند است را خدا تعالی وقت تر از و بسند را خدا تعالی

وَاللَّهُ عِنْدَ الْحَسَنِ حَسْبُنَا اللَّهُ عِنْدَ الْبَرِّ حَسْبُنَا اللَّهُ عِنْدَ الْغَنَةِ

و در و زح بنده است را خدا تعالی وقت دیدار بسند است را خدا تعالی آن که نیست معبودی بر حق جز خداوند

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ إِلَيْهِ أُنِيبُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَظَّمَ اللَّهُ

بر دست تکیه کردم و بسوی او باز میگردد نیست معبودی بر حق جز خدا تعالی یا آنکه است خدا تعالی چه بزرگ است خدا تعالی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

نیست معبودی بر حق جز خدا تعالی پاک است خدا تعالی چه بزرگ است خدا تعالی پاک است خدا تعالی چه بزرگ است خدا تعالی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَدِّثْ لَنَا عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ حَقًّا اللَّهُمَّ صَلِّ

بیسیم معبودی بر حق جز خدا تعالی که یک است نیست شریکی را او را محمد رسول صلی الله علیه و سلم مراده خداست بر حق الهی رحمت که در دست

عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا ذَكَرَهُ الَّذِينَ أَلْفَرُونِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا غُفِلَ

محمد سرگرم که یاد کند او را یاد کنند کان در رحمت بخاست بر محمد بر رحمت در دست

عَنْ ذِكْرِ الْغُفْلُونَ رَضِينَا بِاللَّهِ تَعَالَى رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا

از ذکر و غافلان را منی تدبیم بخدا تعالی به پروردگار بودنش در اسلام بر دین بودنش

وَمُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَرَسُولًا وَقَرَأَ الْقُرْآنَ

و به محمد صلی الله علیه و سلم و رسول و قرآن را بخواند

وَبِالْحَبِيبَةِ قَيْدَهُ وَالصَّلَاةِ فَرِيضَةً وَبِالْمُؤْمِنِينَ إِخْوَانًا

و به حبیب و قید و نماز و بر مؤمنان و برادر بودنش

وَكَلَّمَ مِنْ شَرِّهَا خَلْقَ بِسْمِ اللَّهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ وَبِسْمِ اللَّهِ يَبْتَغِي مَرْضَى

همه از بدن آخر آفریده بنام خدا که بهترین نامهاست بنام خدا که بزرگوارترین است

وَرَبِّ الْمَسَارِقِ اللَّهُمَّ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ أَسْمَةٌ شَيْءٍ مِنَ الْمَرْبِ

و به دور و کور آسمان خاتم خدا که هزار می رساند با تو ای زیباترین

وَلَا يَشْكُرُ لَهُ وَهُوَ الْغَنِيُّ الْعَلِيمُ الْحَمِيدُ الَّذِي لَا يَمُوتُ

دوره در کتب و ادوات مذکور و فیض و تبارش مرا امید از دست که

مَا أَفَاتَنَا وَإِلَيْهِ الْمَبْعَثُ وَالنَّشُورُ أَصْبَحَ الْمَلِكُ إِلَهُ الْعِزَّةِ

از آنکه میرزا در سوخته دست را نجات نداد در پراهنه تنه می خورد و می افتد تمام کتب از آن نجات یافتند

والعظيم والكبير والحي والقيوم السلام ازل البرهان لله الا اكرم

مذاهب و فرائض و عبادات و اخلاق و حقوق و واجبات و غیره

وَالْحَبَابُ لِلَّهِ إِنَّكَ أَتَمُّ الْغَارِ لِلَّهِ مَا سَكَرَ فِيهِمَا لِلَّهِ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

دستور العمل در این کتاب است که در هر یک از اینها

صَبَّحَ كُلِّ فِطْرَةٍ الْإِسْلَامِ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ عَلَى رِزْنَيْنِ

[illegible]

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَلِكِ أَيْدِيْنَا أَمِيرٍ خَنْدَقِ مَسْلَمٍ وَمُ

مستطاب و درم و در شریک خود که ابراهیم خلیفه است که قیمت مایل به حق و خود

کاز من شریکین صلوات الله علیک انبیاءه رسوله حمزه عرشه

مجلسه اول

وَجِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

و بجزین حضرت جبرائیل علیہ السلام و آلہ و اصحابہ علیہم السلام

السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

سلام و رحمت خدا و بركات او و برکت او و سلام و رحمت خدا

رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ الصَّلَاةُ

رسول خدا رحمت خدا و سلام و رحمت خدا و برکت خدا و سلام و رحمت خدا

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيلَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

و سلام و رحمت خدا و برکت خدا و رحمت خدا و سلام و رحمت خدا و برکت خدا

نَبِيَّ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللَّهِ الصَّلَاةُ

پی نبی خدا رحمت خدا و سلام و رحمت خدا و برکت خدا و سلام و رحمت خدا

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

و سلام و رحمت خدا و برکت خدا و رحمت خدا و سلام و رحمت خدا و برکت خدا

عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللَّهُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

بر تو باد ای آنکه برگزیده او را خدا رحمت خدا و سلام و رحمت خدا و برکت خدا

يَا مَنْ أَرْسَلَهُ اللَّهُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

ای آنکه با عقلت گردانیده امت او را خدا رحمت خدا و سلام و رحمت خدا و برکت خدا

مَنْ زَيَّنَّهُ اللَّهُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

آراسته امت او را خدا رحمت خدا و سلام و رحمت خدا و برکت خدا و سلام و رحمت خدا

مَنْ شَرَّفَهُ اللَّهُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ

آنکه شرف داده امت او را خدا رحمت خدا و سلام و رحمت خدا و برکت خدا و سلام و رحمت خدا

تُرْمَدُ اللَّهُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ عَشِيْرُهُ

زورگ کرده است اورا خدا انبیا رحمت خدا و سلام بر تو باد است آنکه عشت کز ایزده است

اللَّهُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ

او را خدا بعالی رحمت خدا و سلام بر تو باد اے پسر رحمت برسان است خدا

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمَامَ الْمُتَّقِينَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

و سلام بر تو باد اے پیشوائے پیغمبران رحمت خدا و سلام

عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

بر تو باد اے ختم پیغمبران رحمت خدا و سلام

يَا شَفِيعَ الْمُذْنِبِينَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

اے شفاعت کننده گنہگاران رحمت خدا و سلام بر تو باد اے

رَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَمَلَائِكَتُهُ

فرستاده پروردگار همه عالم درود بفرستاده خدا و فرستادگان او

أَنْبِيَآئِهِ وَرُسُلِهِ وَحَمَلَةَ عَرْشِهِ وَجِبْرِيلَ خَلْقِهِ

پیغمبران او و فرستادگان او و بارندگان عرش او و جبرئیل خلاقه

عَلَيْ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ عَلَيْهِ

بر ما محمد و آل محمد و بران او بر دست

وَالسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اللَّهُمَّ

و رحمت خدا و برکات بفرستاده او ای خدا

صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِينَ وَفَصِّلْ عَلَى

رحم کن بر ما محمد و در پیشین و رحمت کن بر

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْآخِرِينَ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا

مهر ما محمد در پینیان در محنت کن بر مهر

مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَائِكَةِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَصَلِّ

محمد در گروه برترین تا روز قیامت در رحمت

عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَحِينٍ وَصَلِّ

کس بر مهر ما محمد در هر وقت و زمان در رحمت کن

عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى مَلَائِكَتِكَ

بر تمامی پنبیه ان و رسولان و فرشتگان خود

الْمُقَرَّبِينَ وَعَلَى عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَعَلَى

که مقرب بارگاه تواند و بر بندگمان خود نیوکاران بر

أَهْلِ طَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ وَأَرْحَمَنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ

فرمان بر ولدان خود همه در رحمت کن بر ما با ایشان بر رحمت خود

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ای مهربان مهربانان

تَبَامُ شُدُّ أَوْرَادِ فَخِيَّةٍ مُتَرَدِّمٍ

نَاشِرُ

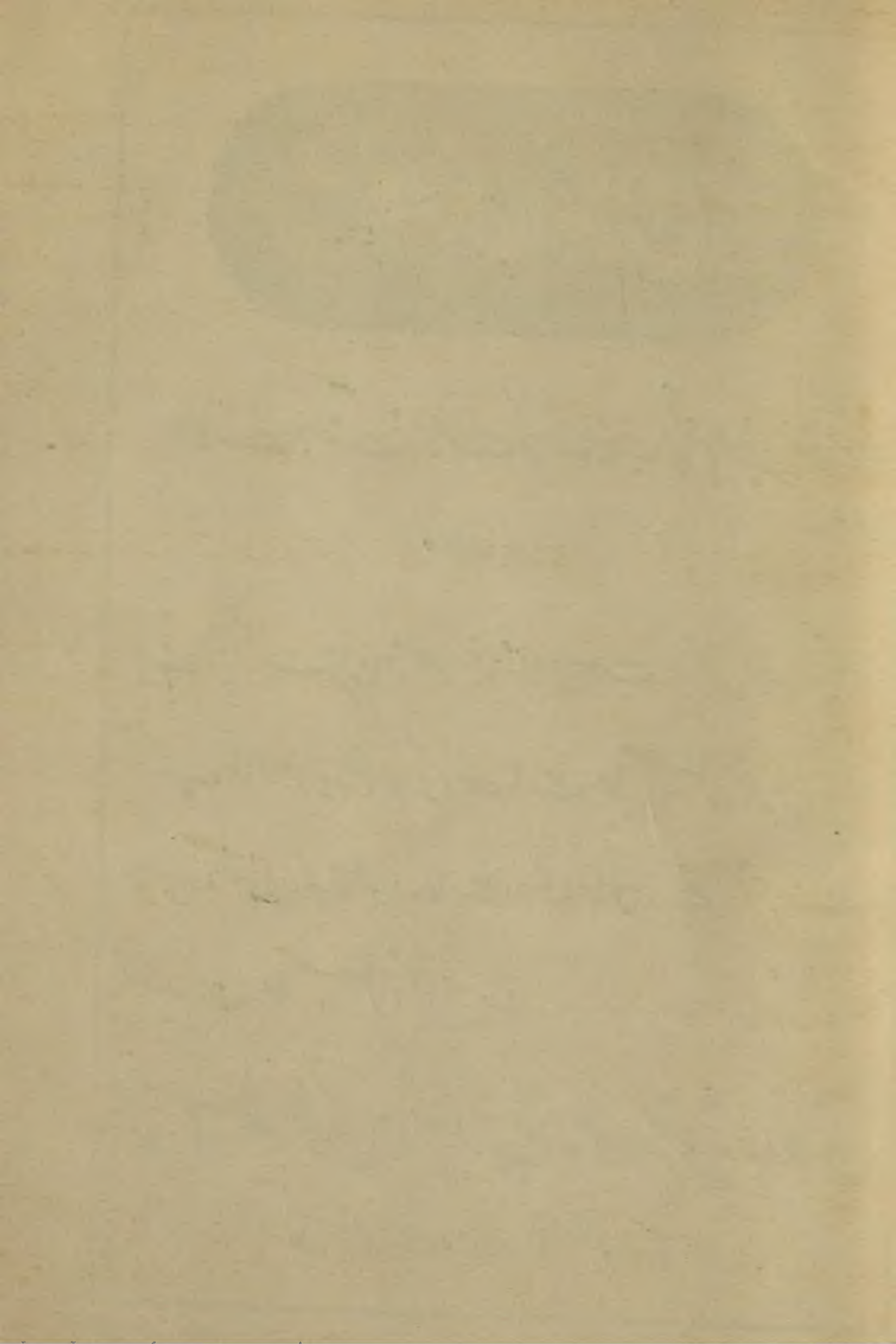
کتابخانه علوی رضویہ مسجد نوری خفیه بکوت روڈ لاہل پور

اپنے مرطالعہ کیلئے قابل قدر اور نایاب کتابیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
الدولت مکتبہ مجلد	پچیسے	صہبات اکبری مجلد	پچیسے
تحفۃ الاحباب مسند یسار ثوب	۰	البرزخ اردو مجلد	۰
شلال حبیب الرحمن مجلد	۰	تاریخ خفا سیوطی اردو	۰
محبوب نفقہ	۰	الانسان کامل اردو	۰
فتاویٰ رضویہ جلد دوم	زیر طبع	سفینۃ الاولیاء	۰
حدیقہ خشمش	۰	نزهت خاطر الفاطمہ علی قاری	۰
الطیب بیان	۰	خزینۃ الاسرار اردو	۰
سوانح کریم	۵۰	حکمت الاسرار اردو	۰
تقدیس وکیل	زیر طبع	مقاصد الصالحین اردو	۵۰
سیرت رسول عربی	۰	حکایات الصالحین	۰
تفسیر بنوی پنجابی ۱۲ جلد	۰	انوار الاصفیاء	۰
ہمارا اسلام یعنی گھر کا	۵۰	مشق رقاصی مکمل پردہ جلد	۰
مولوی مجلد	۰	جامع و صلاحت	۰
مکتوبات مہربانی مجدد دنیا فی	۰	خبر اخبار اردو	۰
جلد حصہ اول فارسی	۰	بیات بیات رشیدہ جلد	۰
" دوم "	۰	خزینۃ المعارف	۰
" سوم "	۰	تذکرہ اولیاء ہند و پاکستان	۰

مسلنے کا پتہ

کتاب خانہ علویہ رضویہ مسیحی نور می حنفیہ حکومت داروین



ضروری اعلان

علمائے اہلسنت و جماعت کی تصانیف بہرسم عربی فارسی اردو

مطبوعہ

ہندوستان و مصر و شام و بیروت حاصل کرنے کیلئے

کتاب خانہ علویہ رضویہ کی خدمات حاصل کریں،

طالب علموں کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔ فہرست

مفت حاصل کریں۔

محمد اسلم علوی ناظم کتاب خانہ علویہ رضویہ مسجد نوئی حنفیہ

ڈجکوٹ روڈ۔ لاہور

